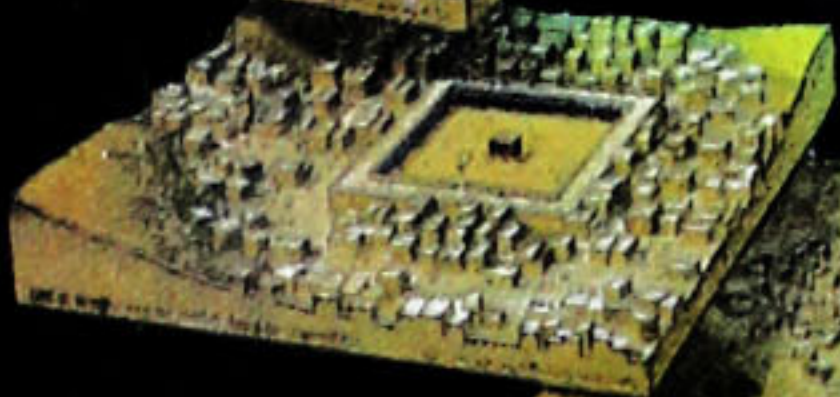
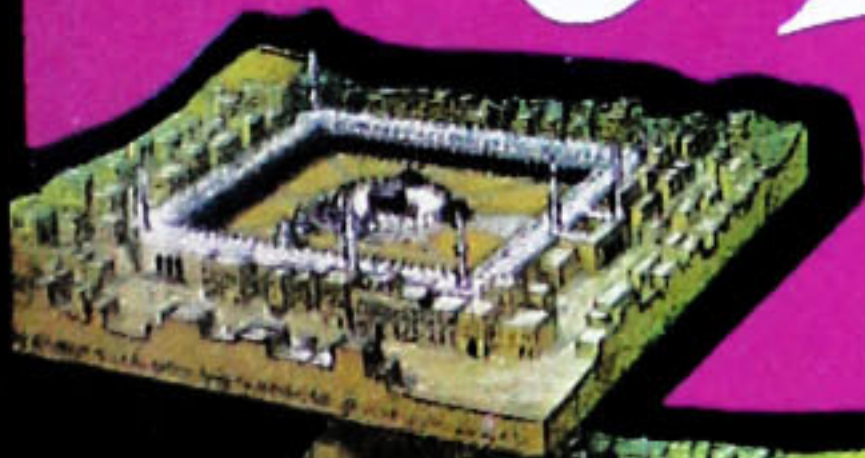




# ذوقِ دعا



تالیف  
پیڑ پریقت حضرت علامہ الحاج  
مدظلہ العالی  
حسب  
شاہ صاحب  
جامعہ فریدیہ ساہیوال

4313

الناشر: مکتبہ نظامیہ © جامعہ فریدیہ ساہیوال



خاموش فریاد رنج و غم ساکتوں



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ادْعُونِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ

# ذوق

تحریر:

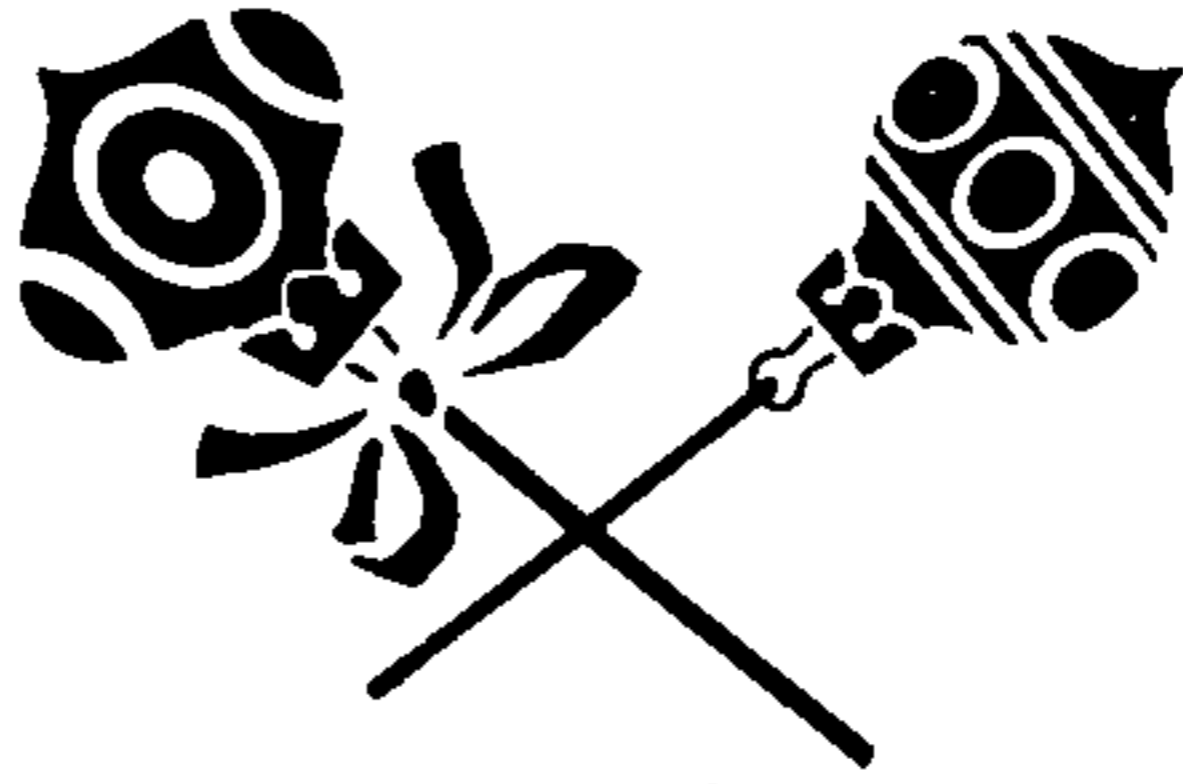
مولانا ابوالنصر منظور احمد شاہ صاحب  
بانی و شیخ الحدیث  
جامعہ قریدیہ ساہیوال

مکتبہ نظامیہ جامعہ قریدیہ ساہیوال

87629

## جمہد حقوق محفوظ ہیں

*	ذوقِ دُعا	نام کتاب
	حضرت علامہ ابوالنصر منظور احمد شاہ صاحب	تالیف
	مولانا ڈاکٹر سعید احمد صاحب اسحاق فریدی	پروف ریڈنگ
	$\frac{18 \times 23}{8}$	سائز
	۲۲۴ صفحات	ضخامت
	عبدالجبار طارق خوشنویس	کتابت
	فریدی پریس لیاقت چوک ساہیوال فولڈ ۴۲۶۸۵	مطبوعہ



ناشر

## مکتبہ نظامیہ جامعہ فریدی ساہیوال

روپے

\*

قیمت

# سببِ تالیف

زیر نظر کتاب ذوقِ دعا تالیف کرنے کا باعث یہ بنا غالباً  
۱۹۶۰ء سے حرمین شریفین کی حاضری کا میرے لئے دروازہ کھلا اور  
آج تک مسلسل کھلا آ رہا ہے۔ واللہ الحمد

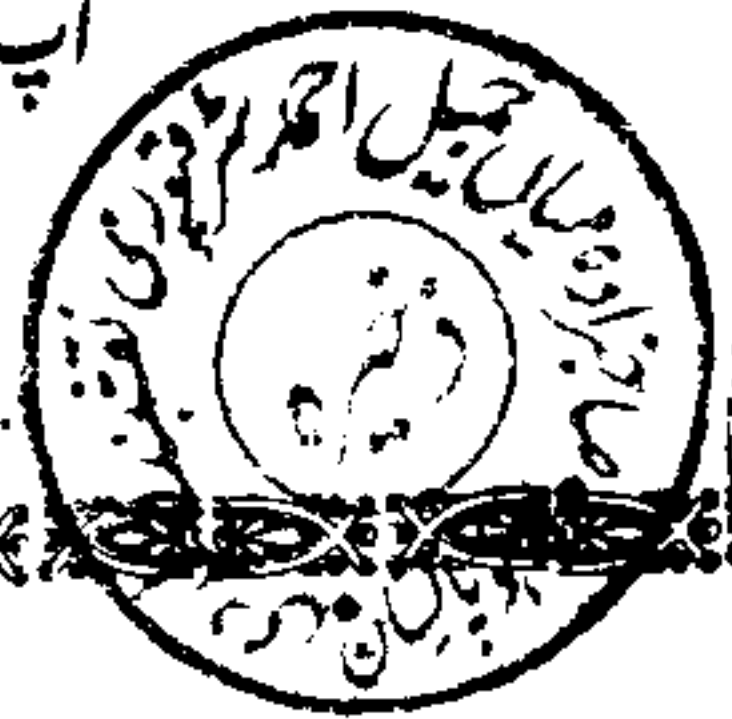
اسی وقت سے سعودی عرب کے مشہور معلم عمر اکبر مرحوم نے مجھے  
میدانِ عرفات میں اپنی جگہ دعا کروانے کا فریضہ سپرد کیا جسے میں نے عظیم  
سعادت سمجھ کر قبول کیا۔ اس سلسلہ دعا نے خاصہ عروج حاصل کیا۔ حج  
کے موقع پر متحدہ عرب ریاستوں سے آنے والے پاکستانی ہمارے خیمہ  
ہی میں آتے۔ پھر یہی سلسلہ دعا جامعہ فریدیہ کے سالانہ اجتماع کے  
موقع پر شروع ہو گیا جو آج تک اجتماعی دعا کے عنوان سے جاری ہے۔  
یہاں تک کہ یہ سلسلہ دعا جامعہ کے سالانہ اجتماع کا نشان بن گیا۔

ایک موقع پر عزیز بیٹے مولانا پیر منظر فریدی شاہ نے توجہ دلائی کہ  
دعا کے عنوان پر کتاب لکھ دی جائے، تو بہت اچھا لگا، چنانچہ ان کے  
اس درخواست پر قلم اٹھایا اور دعا کے سلسلہ میں اپنے خیالات و نظریات  
تحریر کر دیئے جو مدیہ ناظرین ہیں۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

آپ کی دعا کا طالب

ابوالنصر منظور احمد



## فہرست مضامین

صفحہ	عنوان	نمبر شمار	صفحہ	عنوان	نمبر شمار
۵۳	دعا سے خدا کا خوف پیدا ہوتا ہے۔	۱۴	۱۲	ضرورتِ دعا	۱
۵۶	سلام و رضا کا تحفہ	۱۵	۱۴	دعا اور وعدہ خداوندی	۲
۶۰	دعا میں روزِ ناصیب ہوتا ہے	۱۶	۱۸	دعا سے سنت پر عمل ہوتا ہے۔	۳
۶۳	خدا سے شرف ہم کلامی	۱۷	۱۹	دعا سے تکبر لوٹتا ہے	۴
۶۴	دعا سے فاصلہ کم ہو جاتا ہے	۱۸	۲۳	دعا سے عجز پیدا ہوتا ہے	۵
۶۵	دعا خدا سے امیدوں کا منظر ہے۔	۱۹	۳۰	دعا سے توکل پیدا ہوتا ہے	۶
۶۸	انبیاء اولیاء کا ساتھ	۲۰	۳۲	دعا سے صبر نصیب ہوتا ہے	۷
۶۹	کوئی دعا ضائع نہیں ہوتی	۲۱	۳۵	دعا یادِ الہی کا بہترین نمونہ ہے۔	۸
۶۹	آدابِ دعا	۲۲	۴۱	دعا سے قربِ خدا ملتا ہے	۹
۷۰	دعا میں میاں نہ روی اختیار کی جائے۔	۲۳	۴۳	دعا سے محبتِ الہی پیدا ہوتی ہے۔	۱۰
۷۰	دعا جس زبان میں بھی کرنی جائے۔	۲۴	۴۷	خالق و مخلوق کی محبت کا فرق	۱۱
۷۱	دعا سے پہلے طہارِ ضروری ہے	۲۵	۵۱	جھوٹا دعویٰ	۱۲
۷۱	عاقبت میں بھی دعا کی جائے۔	۲۶	۵۲	اونٹ سے نصیحت حاصل کرو۔	۱۳

صفحہ	عنوان	نمبر شمار	صفحہ	عنوان	نمبر شمار
۸۱	یا ارحم الراحمین کے نام سے دعا کی جائے	۲۰	۷۲	دعا میں مایوسی نہ ہو	۲۷
۸۲	دعا کے اول آخر درود شریف پڑھا جائے	۲۱	۷۳	دعا قبول ہونے میں جلدی نہ کرے	۲۸
۸۳	دعا سے پہلے صدفہ دیا جائے	۲۲	۷۳	دعا یقین کیساتھ مانگی جائے	۲۹
۸۳	دعا سوتوح سمجھ کر کی جائے	۲۳	۷۴	دعا میں والدین شامل کئے جائیں	۳۰
۸۴	دعا غفلت سے کرنا بے ادبی ہے	۲۴	۷۴	دعا میں حاضرین آمین کہیں	۳۱
۸۵	دعا ٹھوس ارادہ سے کی جائے	۲۵	۷۵	دعا میں توجہ نہ بٹے	۳۲
۸۵	دعا کے بغیر روحانی دولت کا فقدان	۲۶	۷۵	دعا میں آہ و زاری کی جائے	۳۳
۸۶	خدا کا ساتھ	۲۷	۷۶	دعا میں سوال بار بار کیا جائے	۳۴
۸۷	دعا نہ مانگنے پر نارا سنگی	۲۸	۷۷	دعا کھلے ہاتھوں سے مانگی جائے	۳۵
۸۷	دعا سے رزق میں فراخی	۲۹	۷۷	دین و دنیا دونوں کے لئے دعا کی جائے	۳۶
۸۸	دعا و بلا کا مقابلہ	۵۰	۷۸	دعا عمل صالحہ کے وسیلہ سے کی جائے	۳۷
۸۸	اللہ کے حضور دعا کا مقام	۵۱	۷۹	دعا انبیاء و اولیاء کے وسیلہ سے کی جائے	۳۸
۸۹	دعا نوز ہے	۵۲	۸۰	دعا شکرستہ دلی سے کی جائے	۳۹



صفحہ	عنوان	نمبر شمار	صفحہ	عنوان	نمبر شمار
۱۰۱	حجرِ اسود	۶۵	۹۱	جنسے اوقات میں دے دعا	
۱۰۲	میزابِ رحمت	۶۶		قبولے ہوتے ہے۔	
۱۰۲	عظیم کعبہ	۶۷	۹۱	ختم قرآن شریف کی دعا	۵۳
۱۰۳	مقامِ ابراہیم	۶۸	۹۱	شبِ قدر کی دعا	۵۴
۱۰۴	چشمہ زمزم	۶۹	۹۲	ماہِ رمضان المبارک میں دعا	۵۵
۱۰۵	رکنِ یحییٰ	۷۰	۹۲	مرغ کے اذان کے	۵۶
۱۰۶	صفا و مروہ	۷۱		وقت دعا	
۱۰۶	عرفات	۷۲	۹۳	اذان اور خُنگ کے وقت	۵۷
۱۰۷	مزدلفہ	۷۳		دعا	
۱۰۷	مشعر حرام	۷۴	۹۴	جموعہ کے دن دعا	۵۸
۱۰۸	منیٰ شریف	۷۵	۹۴	رات کے لمحہ میں دعا	۵۹
۱۰۸	ولادت گاہِ مصطفیٰ	۷۶	۹۵	رات کے آخری حصہ و	۶۰
	صلی اللہ علیہ وسلم			فرضوں کے بعد دعا	
۱۰۹	مواجہہ شریف	۷۷	۹۵	سجدہ میں کی جائیوالی	۶۱
۱۱۰	منبر شریف	۷۸		دعا	
۱۱۱	مسجد نبوی کے مقدس	۷۹	۹۶	زمزم پینے کے بعد دعا	۶۲
	ستون		۹۹	جنسے مقامات پر دعا	
۱۱۱	ستونِ خانہ	۸۰		قبولے ہوتے ہے۔	
۱۱۲	ستونِ عائشہ رضی اللہ عنہا	۸۱	۹۹	المسجد الحرام	۶۳
۱۱۴	ستونِ ابی لہابہ رضی اللہ عنہ	۸۲	۱۰۰	ملتمزم شریف	۶۴

صفحہ	عنوان	نمبر شمار	صفحہ	عنوان	نمبر شمار
۱۳۵	غیبت ہے کیا؟	۹۹	۱۱۴	ستون سرسید	۸۳
۱۳۶	حکمت الہی بھی رکاوٹ بن جاتی ہے۔	۱۰۰	۱۱۴	ستون حرس	۸۴
۱۳۶	پیار بھی رکاوٹ بن جاتا ہے	۱۰۱	۱۱۵	ستون وفد	۸۵
۱۳۷	کچھ مزید رکاوٹیں	۱۰۲	۱۱۵	ستون تہجد	۸۶
۱۴۱	گناہ کی دعا نہ کی جائے	۱۰۳	۱۱۶	ستون جبریل	۸۷
۱۴۱	لغو اور بے فائدہ دعا نہ کی جائے	۱۰۴	۱۱۶	مسجد اجابہ شریف	۸۸
۱۴۲	موت کی دعا نہ کی جائے	۱۰۵	۱۱۷	مسجد الفتح شریف	۸۹
۱۴۲	بد دعا نہ کی جائے	۱۰۶	۱۱۸	مسجد قبا شریف	۹۰
۱۴۵	کسی مسلمان پر لعنت نہ کی جائے۔	۱۰۷	۱۱۹	مساجد و مقاماتِ متبرکہ	۹۱
۱۴۷	کافر کے لئے معفرت کی دعا نہ کی جائے۔	۱۰۸	۱۲۱	کلماتِ قبولیت	۹۲
۱۴۸	اولاد پر بد دعا نہ کی جائے	۱۰۹	۱۲۵	رزقِ حرام قبولِ دعا میں رکاوٹ ہے۔	۹۳
۱۴۹	دعا کو محدود نہ کیا جائے	۱۱۰	۱۲۹	حق تلفی قبولِ دعا میں رکاوٹ ہے۔	۹۴
۱۵۱	مستجاب الدعوات لوگ	۱۱۱	۱۳۰	بے نیازی کا مظاہرہ	۹۵
۱۵۶	دعا کے بغیر عطا	۱۱۲	۱۳۱	غیبت قبولِ دعا میں رکاوٹ ہے۔	۹۶
۱۵۷	دعا نہ مانگنا بھی مقام ہے۔	۱۱۳	۱۳۳	غیبت سے عذابِ قبر ہوتا ہے۔	۹۷
			۱۳۴	تھے میں جما ہوا خون نکلا	۹۸

صفحہ	عنوان	نمبر شمار	صفحہ	عنوان	نمبر شمار
۱۴۰	ظالموں کی بستی سے	۱۳۰	۱۵۸	دعا تقدیر کو بدل دیتی ہے	۱۱۴
	بیخ نکلنے کی دعا		۱۴۰	بندوں سے مانگنا ذلت ہے	۱۱۵
۱۴۱	کوٹا، سیول، درگزر کی دعا	۱۳۱	۱۴۱	سوال کرنے کی اجازت	۱۱۶
۱۴۱	ظالموں سے بچنے کی دعا	۱۳۲	۱۴۲	چند قرآن سے دعائیں	
۱۴۲	صالح عمل اور بخشش	۱۳۳	۱۴۲	قبولِ خدمات کی دعا	۱۱۷
	کی دعا		۱۴۲	بعثتِ نبوی کی دعا	۱۱۸
۱۴۲	شرح صد کی دعا	۱۳۴	۱۴۵	اہل مکہ کے امن سے اور	۱۱۹
۱۴۳	اصنافِ علم کی دعا	۱۳۵		رزق کی دعا	
۱۴۳	اولاد کی دعا	۱۳۶	۱۴۵	تابع فرمان رہنے کی دعا	۱۲۰
۱۴۳	شیاطین سے پناہ کی دعا	۱۳۷	۱۴۶	دین و دنیا کی جامع دعا	۱۲۱
۱۴۴	جہنم سے پناہ کی دعا	۱۳۸	۱۴۶	صبر استقامت کی دعا	۱۲۲
۱۴۴	اہل خانہ سے سکون کی دعا	۱۳۹	۱۴۷	معافی بخشش اور	۱۲۳
۱۴۴	حصولِ عزت کی دعا	۱۴۰		رحم کی دعا	
۱۴۵	قیامت کی رسوائی سے پناہ	۱۴۱	۱۴۷	ہدایت پر رہنے کی دعا	۱۲۴
	کی دعا		۱۴۸	گناہوں کی معافی کی دعا	۱۲۵
۱۴۵	ظالموں پر فتح کی دعا	۱۴۲	۱۴۸	صالح اولاد کی دعا	۱۲۶
۱۴۶	شکر گزار بننے کی دعا	۱۴۳	۱۴۹	حق کیساتھ چلنے کی دعا	۱۲۷
۱۴۶	بدلہ لینے کی دعا	۱۴۴	۱۴۹	ثابت قدمی کی دعا	۱۲۸
۱۴۶	نورِ ایمان کی دعا	۱۴۵	۱۵۰	نیکوں کے ساتھ خاتمہ	۱۲۹
۱۴۷	مرحومین و رثا کی دعا	۱۴۶		کی دعا	

صفحہ	عنوان	نمبر شمار	صفحہ	عنوان	نمبر شمار
۱۸۲	زہریلے جانوروں سے بچنے کی دعا	۱۴۰	۱۷۷	جادو اور حسد سے بچنے کی دعا	۱۲۷
۱۸۲	بلاؤں سے حفاظت کی دعا	۱۴۱	۱۷۸	موسمہ کے شر سے بچنے کی دعا	۱۲۸
۱۸۵	تنگدستی سے بچنے کی دعا	۱۴۲	۱۷۹	صحت یابی کی دعا	۱۲۹
۱۸۵	افضل ترین دعا	۱۴۳	۱۷۹	انوار الہیہ سے دُھلی زبان کے دعائیں	۱۳۰
۱۸۵	بیت الخلاء جانیکی دعا	۱۴۴	۱۷۹	صبح کی دعا	۱۵۰
۱۸۶	وضو کے دوران کی دعا	۱۴۵	۱۷۹	شام کی دعا	۱۵۱
۱۸۶	غروب آفتاب کی دعا	۱۴۶	۱۸۰	سوتے وقت کی دعا	۱۵۲
۱۸۷	مسجد میں داخل ہونے کی دعا	۱۴۷	۱۸۱	پُرمی خواب آئے تو یہ دعا پڑھی جائے	۱۵۳
۱۸۷	مسجد سے نکلنے کی دعا	۱۴۸	۱۸۱	سوتے ہوئے ڈرنے کی دعا	۱۵۴
۱۸۸	غم دور کرنے کی دعا	۱۴۹	۱۸۱	سو کر اٹھنے کی دعا	۱۵۵
۱۸۸	فوراً بخشش کی دعا	۱۵۰	۱۸۲	خدا کے ذمہ میں جانے کی دعا	۱۵۶
۱۸۹	فرضوں کے بعد محبوب دعا	۱۵۱	۱۸۲	آفات سے حفاظت کی دعا	۱۵۷
۱۸۹	سمندر کی جھاگ کے برابر گناہ معاف	۱۵۲	۱۸۳	عموں سے نجات کی دعا	۱۵۸
۱۸۹	فالج سے نجات کی دعا	۱۵۳	۱۸۳	شہادت کی موت	۱۵۹
۱۹۰	نماز چاشت کے بعد کی دعا	۱۵۴			
۱۹۰	تنگی سے نجات کی دعا	۱۵۵			

صفحہ	عنوان	نمبر شمار	صفحہ	عنوان	نمبر شمار
۱۹۹	میاں بیوی کے ملنے کی دعا	۱۹۴	۱۹۱	گھر سے نکلنے کی دعا	۱۷۶
۱۹۹	بارش کی دعا	۱۹۵	۱۹۱	گھر میں داخل ہونے کی دعا	۱۷۷
۲۰۰	پریشانیوں سے نجات کی دعا	۱۹۶	۱۹۲	سفر پر روانگی کی دعا	۱۷۸
۲۰۱	شدید بارش سے پناہ کی دعا	۱۹۷	۱۹۲	سوار ہونے کی دعا	۱۷۹
۲۰۱	آفاتِ سماوی سے بچنے کی دعا	۱۹۸	۱۹۳	کسی کو رخصت کرنے کی دعا	۱۸۰
۲۰۱	حل مشکلات کی دعا	۱۹۹	۱۹۳	بحری سفر کی دعا	۱۸۱
۲۰۲	مصیبت زدہ کو دیکھ کر یہ دعا پڑھی جائے	۲۰۰	۱۹۴	کھانے کے بعد کی دعا	۱۸۲
۲۰۲	بیماری سے شفا کی دعا	۲۰۱	۱۹۴	کھانا کھلانے والے کے لئے دعا	۱۸۳
۲۰۳	قرض سے نجات کی دعا	۲۰۲	۱۹۵	پانی پینے کے بعد کی دعا	۱۸۴
۲۰۴	تہجد کے وقت کی دعا	۲۰۳	۱۹۵	علم نافع کی دعا	۱۸۵
۲۰۴	وضو کے بعد کی دعا	۲۰۴	۱۹۴	چاند دیکھنے کی دعا	۱۸۶
۲۰۴	دعاے نور	۲۰۵	۱۹۴	روزہ رکھنے کی دعا	۱۸۷
۲۰۵	حاجت پوری ہونے کی دعا	۲۰۶	۱۹۴	روزہ افطار کی دعا	۱۸۸
۲۰۵	تکلیف سے بچنے کی دعا	۲۰۷	۱۹۷	شب قدر کی دعا	۱۸۹
۲۰۴	سیدہ فاطمہ الزہرا کی دعا	۲۰۸	۱۹۷	آئینہ دیکھنے کی دعا	۱۹۰
			۱۹۸	نیالہاس پہننے کی دعا	۱۹۱
			۱۹۸	مخمل ختم ہونے کی دعا	۱۹۲
			۱۹۹	بیوی گھرانے کی دعا	۱۹۳

صفحہ	عنوان	نمبر شمار	صفحہ	عنوان	نمبر شمار
۲۱۲	۱ دعیہ دیارِ پاک		۲۰۶	نیند نہ آئے تو یہ دعا پڑھے	۲۰۹
۲۱۲	گھر میں پڑھنے کی دعا	۲۲۳	۲۰۷	اذانِ ختم ہونے پر دعا	۲۱۰
۲۱۲	گھر سے باہر نکلنے وقت کی دعا	۲۲۴	۲۰۷	خدا کے غضب سے بچنے کی دعا	۲۱۱
۲۱۵	گھر والوں کیلئے دعا	۲۲۵	۲۰۸	دس درجے بلند ہوئی دعا	۲۱۲
۲۱۵	دوست اجاب سے رخصت ہوتے وقت دعا	۲۲۶	۲۰۸	سفر سے واپسی کی دعا	۲۱۳
۲۱۶	ریل جہاز یا کسی اور سواری پر سوار ہونے کی دعا	۲۲۷	۲۰۹	طواف کی دعا	۲۱۴
۲۱۶	بحری جہاز میں سوار ہونے کی دعا	۲۲۸	۲۰۹	جانکشی کی شدت سے بچنے کی دعا	۲۱۵
۲۱۷	مسجد حرام میں داخل ہوتے وقت دعا	۲۲۹	۲۱۰	بد نظری سے بچنے کی دعا	۲۱۶
۲۱۸	خانہ کعبہ پر نظر پڑتے وقت دعا	۲۳۰	۲۱۰	کسی بستی شہر میں داخل ہونے کی دعا	۲۱۷
۲۱۹	عمرہ کیلئے احرام باندھنے کی نیت	۲۳۱	۲۱۱	کسی بھی مصیبت پر یہ دعا پڑھی جائے	۲۱۸
۲۲۰	تلبیہ	۲۳۲	۲۱۲	زخم یا پھوڑا پھنسی پر یہ دعا پڑھی جائے	۲۱۹
۲۲۰	تلبیہ کے بعد کی دعا	۲۳۳	۲۱۲	کسی بھی بیماری پر یہ دعا پڑھی جائے	۲۲۰
۲۲۱	حدودِ حرم کی دعا	۲۳۴	۲۱۲	بیماری پر یہ دعا پڑھی جائے	۲۲۱
۲۲۱	شہر مکہ پر نظر پڑتے ہی پڑھنے کی دعا	۲۳۵	۲۱۳	بخار سے شفا کی دعا	۲۲۲
۲۲۲	مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ روانگی کی دعا	۲۳۶	۲۱۳	جھلے کی شفا کی دعا	۲۲۳
۲۲۳	مسجد نبوی میں داخل ہوتے وقت دعا	۲۳۷			
۲۲۴	حرم نبوی میں حاضری کی دعا	۲۳۸			



## ضرورتِ دُعا

پریشانیوں، دکھوں، بیماریوں کی تاریخ بھی انسانی تاریخ سے ملتی جلتی دکھائی دیتی ہے۔ ان تکالیف میں علاجِ معالجہ، ان سے نجات کے لئے بھاگ دوڑ اور چارہ جوئی بھی اسی وقت سے ہی تاریخ میں ثابت ہے۔ ہم نے اپنے مصائب دور کرنے کے لئے ظاہری اسباب کو بڑی اہمیت دے رکھی ہے۔ بیماری لاحق ہوتی ہے تو طبیوں، ڈاکٹروں سے رجوع کرتے ہیں۔ کاروباری پریشانی میں کاروباری حضرات سے رابطہ کرتے ہیں۔ مقدمات کی صورت میں وکلاء اور عدالتوں سے چارہ جوئی کرتے ہیں۔ سیاسی گتھیاں سلجھانے کے لئے سیاسی وابستگیوں کا کام میں لاتے ہیں۔ مگر اس طرف توجہ نہیں کہ اپنی مشکلات کے حل، مصائب سے نجات، بیماریوں سے شفا، مظالم سے امن کے لئے اپنے ربِ قدوس جل مجدہ سے رابطہ کریں جس نے ہمیں نیست سے ہست کیا۔ مجبوری اور معدوری سے طاقتور انسان بنایا۔ عقل و فکر، عقل و دانش ایسی نعمتوں سے نوازا۔

بندے کا خدا سے بہترین رابطہ دُعا ہے جسے اپنانا چاہیے جیسے مادی طور پر بندہ اللہ تعالیٰ کا محتاج ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ اسے پیدا نہ کرتا

تو یہ وجود میں نہ آتا۔ اسی طرح انسان روحانی طور پر اللہ تعالیٰ کے رحمت کا زبردست محتاج ہے۔ اس رحمت کے حصول کا حسین طریقہ دعا ہے۔ ہم میں یہ زبردست کوتاہی ہے کہ اسباب پر تو نظر رکھتے ہیں مگر ان اسباب میں تاثیر پیدا کرنے والی ذات کو نظر انداز کرتے ہیں تو جہالت نہیں تو اور کیا ہے؟ سردیوں میں آگ سے استفادہ کرتے ہیں مگر یہ محسوس جاتے ہیں کہ یہ فائدہ دراصل آگ میں تاثیر پیدا کرنے والی ذات نے دیا ہے اس لئے کہ یہ ضروری نہیں کہ آگ سے گرمی ملے یا آگ جلانے اگر یہ قاعدہ لازمی ہوتا تو جناب خلیل علیہ السلام پر آگ گلزار نہ بنتی۔ پانی سے پیاس بجھاتے ہیں مگر وہ ذات جس نے پانی کے اندر پیاس بجھانے کی تاثیر پیدا کی اسے محسوس جاتے ہیں۔ چھری سے پھل کاٹنے کا فائدہ تو اٹھاتے ہیں اور چھری پر ہی نظر جمائے رہ جاتے ہیں وہ ذات جس نے چھری میں کاٹنے کی تاثیر پیدا کی اس کا احساس ہی نہیں۔ اگر چھری بذاتِ خود کوئی شے ہوتی تو حضرت اسماعیل علیہ السلام کے حلق پر چل کر ذبح کر دیتی مگر ایسا نہیں ہوا۔ یہ تیز چھری ایک رنگٹا بھی نہ کاٹ سکی۔ جب یہ حقیقت واضح ہو گئی تو پھر کیوں نہ ہم اپنے مسائل کے حل کے لئے سببِ حقیقی پر نگاہ ڈالیں اسی کی طرف متوجہ ہوں اسی کے بن کر رہیں رغبت الی اللہ کا نام ہی دعا ہے۔

ہر شخص اپنی پریشانی میں طاقتور پناہ ڈھونڈتا ہے۔ بیماری میں بہتر معالج کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے۔ دکھ میں اعلیٰ نغمگسار کا متلاشی ہوتا ہے۔ اب آپ خود اندازہ کریں کہ ربِ قدوس سے زیادہ کون طاقت والا ہے۔ اس سے زیادہ بندہ کے ساتھ مہربان کون ہو سکتا ہے جس نے



بچپن سے موت تک قدم قدم پر سنبھالا دیا۔ چاہیے کہ اسی سے رابطہ ہو۔ اگرچہ تمام عبادات اسی تک پہنچنے کا راستہ ہیں مگر فوری اور موثر رابطہ دعا ہے جسے ہمیشہ اور ہر حال میں اپنانا چاہیے۔

غلطی کا احساس، بھول پرندامت، معذرت اور معافی کا انداز بھی انسانی تاریخ سے وابستہ ہے۔ ہمارے بابا آدم علیہ السلام بھول گئے قرآن مقدس نے فرمایا "فَنَسِيَ آدَمُ" آدم بھول گئے تو احساس پیدا ہوا۔ بارگاہِ قدس سے معذرت چاہی۔ انسانیت کی یہ پہلی بھول ہے، پہلا احساس ہے، پہلی ہی ندامت ہے، پہلی ہی معذرت ہے، پہلی ہی دعا ہے "رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنفُسَنَا" اے اللہ ہم نے اپنی جانوں پر زیادتی کر لی۔ ذاتِ قدوس جل مجدہ کی طرف متوجہ ہونا، رغبت کرنا ہی دعا ہے۔ صاحبِ تاج العروس نے دعا کے معنی ہی یہ کہے ہیں "الرَّغْبَةُ إِلَى اللَّهِ" رب قدوس جل مجدہ کا یہ بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے خود ازراہِ کرم اپنے بندے کو اپنے قریب ہونے کے لئے دعاؤں کا راستہ بتا دیا۔

اس مبارک عنوان پر بہت سی کتب لکھی جا چکی ہیں۔ "الحسن بالحسن" مولفہ علامہ جزری۔ "القول البدیع" علامہ سخاوی۔ "العلم الطیب" امام سیوطی۔ "الازکار" علامہ نووی۔ اللہ تعالیٰ جل مجدہ کا بے حد ممنون ہوں کہ مجھے بھی اس مقدس و مبارک عنوان پر قلم چلانے کی توفیق سے نوازا۔ اللہ اطمینان میری زندگی کا یہ پہلا موقع ہے کہ ۱۹۹۵ء کے رمضان المبارک میں تین رسالے لکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ درد و سلام توہین رسالت کی سزا، فضائل دعا۔ فضائل دعا کا عنوان بڑا نازک

ہے اور اہم بھی۔ اس عنوان کا نام اگر یہ رکھ دیا جائے تو بھی کوئی  
مضائقہ نہیں: خدا سے گفتگو۔ اس تحریر سے میرا مدعا بس یہی ہے  
اَللّٰہِیْ اَنْتَ مَقْصُوْدِیْ وَرِضَاکَ مَطْلُوْبِیْ اے اللہ تو میرا

مقصود ہے تیری رضا میرا مطلوب ہے۔

ہمیشہ عقلمند آدمی اپنی زندگی کے مسائل کو عبور کرنے کے لئے دنیا  
میں کسی محسن کا متلاشی ہوتا ہے اور اس سے اپنے تعلقات قائم کرنے سے  
پہلے مختلف ذرائع سے معلوم کرتا ہے کہ اس سے وابستگی نقصان دہ تو نہ  
ہوگی۔ پھر جب کبھی مطمئن ہو جاتا ہے تو راہ و رسم پیدا کرتا ہے۔ کیوں نہ  
ہو ہم ایسی ذاتِ والا صفات سے رابطہ کریں جس کا پیار، جس کی محبت  
ہر طرح کے شک و شبہ سے بالاتر ہے۔ جس رابطہ میں نقصان کا تصور  
تک نہیں۔ جو میرے رابطہ سے پہلے بھی مجھ پر مہربان ہے، میرا رب ہے  
میرا پروردگار ہے، میرا خالق ہے۔ اس سے رابطہ بھی عبارات سے ہے  
مگر دعا کا رابطہ عظیم رابطہ ہے جو اس کی ذات سے وصال کے ہم معنی  
ہے۔

مجھے اپنی پستی کی شرم ہے تیری رفعتوں کا خیال ہے  
مگر اپنے دل سے میں کیا کہوں اے پھر بھی شوقِ وصال ہے  
وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ جیبہ، محمد و آلہ و صحبہ وسلم



# دُعا و وعدہ خداوندی

ربِّ قدوس جل مجدہ فرماتا ہے۔

أَجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ۔ (سورۃ البقرہ)

پکارنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں جب مجھے پکارے۔

دوسری جگہ پر اسی وعدہ کو اس طرح ارشاد فرمایا گیا۔

أَدْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ۔ مجھ سے دعا مانگو میں قبول کروں گا۔

یاد رہے یہ وعدہ میرا، آپ کا یا کسی دوسرے تیسرے شخص کا

نہیں یہ وعدہ ربِّ قدوس جل مجدہ کا ہے جس کے وعدوں میں کوئی

تبدل و تغیر ممکن نہیں۔ حقوق و معاملات کا درستی اور ان کی بہتر ادائیگی

ایضاً عہد پر موقوف ہے۔ مفرداتِ راغب میں اس کے معنی یہ بھی بتائے

گئے ہیں کہ کسی کے عہد و پیمان کے ایضاً کی تاکید کرنا۔ ذمہ داری سے او

امان کو بھی عہد کہتے ہیں۔ وفاداری کے معنی میں بھی عہد آتا ہے۔ ربِّ

قدوس کا بندے سے وعدہ اس سے کہیں زیادہ کالات کو اپنے اندر

سموئے ہوئے ہے۔ وعدہ کی تکمیل، عہد کی پابندی صفاتِ الہیہ میں

سے ایک صفت ہے۔

اپنے بارے میں ربِّ قدوس خود ارشاد فرماتا ہے۔

لَا يَخْلِفُ الْبَيْعَاتُ وہ وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔ اگر وہ

دعا قبول کرنے کا وعدہ نہ بھی فرماتا تو بھی ہم بندوں پر لازم تھا کہ ہم

مانگتے رہتے اب جب کہ اس نے اپنی شانِ رحیمی سے قبولیت کا وعدہ فرما

لیا ہے تو چاہیے کہ اس سے مانگیں، بار بار مانگیں، جو چاہیں مانگیں۔ اس طرح سے اس کی ذات سے رابطہ ہوگا اور یہ رابطہ دعا سے ہے۔ بلکہ اسی آیت مبارکہ میں دوسرا حکم یہ دعا گیا ہے "فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي" چاہیے کہ میرا حکم مانیں۔ نتیجہ یوں واضح ہوتا ہے "میرے بندو! جب میں تمہاری دعا قبول کرتا ہوں تو تمہیں بھی چاہیے کہ میرا حکم مانو۔" ربِ قدوس جل مجدہ نے دعائے مانگنے والوں کو متکبر فرمایا اور جہنم میں داخل کرنے کی وعید دی۔ ارشاد ہوتا ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ

ذَٰ خَيْرِينَ۔

جو لوگ میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں عنقریب ذلیل ہو کر جہنم میں جاؤ گے۔

اس آیت کریمہ میں عبادت سے مراد دعا ہے۔ معلوم ہوا ربِ قدوس جل مجدہ دعائے مانگنے والے پر ناراض ہوتا ہے اور دعائے مانگنے والے سے مروت فرماتا ہے۔

اسی عنوان کو قرآن مقدس نے دوسری جگہ پر اس طرح بیان فرمایا ہے۔

فَلَوْلَا إِذْ جَاءَهُمْ بَأْسُنَا تَضَرَّعُوا وَلَكِنْ قَسَتْ

فُلُوجُهُمْ

ایسا کیوں نہ ہوا جب ان پر ہمارا عذاب آیا تو وہ (ہمارے حضور) گڑ گڑا کر (معافی چاہتے) لیکن وہ پتھر دل ہو گئے۔

اس ارشادِ مبارک پر غور کریں کہ دعائے مانگنے پر سخت انداز اختیار فرمایا گیا ہے۔ ان لوگوں کو پتھر دل فرمایا گیا جو عجز و انکساری سے

بارگاہ میں حاضر نہ ہوئے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم

## دُعائے سنت پر عمل ہوتا ہے

دُعائے مانگنے میں پہلا فائدہ یہ ہے کہ تمام انبیاء اور خصوصاً سید الانبیاء علیہم السلام کی سنت پر عمل ہو جاتا ہے۔ انبیاء علیہم السلام کی متعدد دُعائوں کا ذکر قرآن مقدس نے فرمایا ہے۔ الفاظ مقدسہ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا، رَبِّ سے شروع ہونے والی دُعائیں قرآن مقدس میں ایک سو سے زائد مقامات پر موجود ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ مبارکہ کو دیکھا جائے تو دُعائوں کے انبار نظر آتے ہیں۔ اسی کتاب کے آخر میں قرآن مقدس میں وارد اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلنے والی مشہور مشہور دُعائیں نقل کر دی گئی ہیں تاکہ عنوان دعا سے وابستہ باذوق احباب استفادہ کر سکیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی کے مبارک لمحات میں قدم قدم پر دُعائوں کے انوار بکھرے نظر آتے ہیں۔ ادنیٰ ماثرہ پر غور کیا جائے تو محسوس ہوتا ہے کہ دین اسلام ہے ہی دُعائوں کا مذہب۔ سونے کی دعا۔ جلگے کی دعا۔ کام شروع کرنے کی دعا۔ اختتام کی دعا۔ جنگ پر جانے کی دعا۔ واپس آنے کی دعا۔ کثرت سے دعا کی ترغیب دینے میں فلسفہ یہ نظر آتا ہے کہ ربِّ قدوس چاہتا ہے میرے بندے میری طرف ہی زیادہ سے زیادہ متوجہ رہیں۔ خدائے قدوس چاہتا ہے میرے بندے مجھ سے مانگتے رہیں اور

میں دیتا رہوں۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم

## دُعائے تکبر ٹوٹتا ہے

دُعائیں دوسرا فائدہ یہ ہے کہ عزور و تکبر ٹوٹتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جل مجدہ تکبر سے نفرت فرماتا ہے جبکہ عجز کو پسند کرتا ہے۔ متکبر کے متعلق فرمایا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُتَكَبِّرِينَ اللہ متکبرین سے محبت نہیں فرماتا

دُعائے تکبر ٹوٹنے کا بہترین ہتھیار ہے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ

كِبْرًا وَكَذَلِكَ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ جس کے دل

میں رائی کے برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

○ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا۔ ربِّ قدوس جل مجدہ فرماتا ہے بڑائی میری چادر ہے جو

کوئی اس سلسلہ میں مجھ سے جھگڑا کرے گا اسے دوزخ میں ڈال دوں گا

○ ابو سلمہ بن عبد الرحمن فرماتے ہیں سیدنا عبد اللہ ابن عمر کو مروہ پر

روتے دیکھا تو وجہ دریافت کی گئی۔ آپ نے فرمایا مجھے حضور اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ فرمان رُلا رہا ہے "آپ نے فرمایا جس کے

دل میں رائی کے برابر بھی تکبر ہوگا جہنم میں ڈالا جائے گا"

○ حضرت ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے

بارگاہ میں عرض کی گئی حضور فلاں شخص بڑا متکبر ہے تو آپ نے

فرمایا کیا اس کے پیچھے موت نہیں۔

○ سیدنا نوح علیہ السلام نے بیٹوں کو وصیت فرمائی بٹو تکبر نہ کرنا اور لا الہ الا اللہ کا وظیفہ پڑھتے رہنا۔ اگر زمین و آسمان کی ہر چیز ایک پلڑے میں رکھ دی جائے اور یہ وظیفہ دوسرے میں تو اس کا وزن بھاری ہوگا۔ نیز فرمایا "سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ" کو پڑھتے رہنا اس سے ہر چیز کو رزق دیا جاتا ہے۔

○ امام محمد غزالی علیہ الرحمہ نے اس عنوان کے تحت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا ارشاد نقل کیا ہے "وہ شخص خوش قسمت ہے جسے اللہ تعالیٰ اپنی کتاب سکھادے اور وہ متکبر ہو کر نہ مرے۔"

○ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخرت میں سب سے زیادہ محبوب وہ ہوگا جس کے اخلاق عمدہ ہوں گے اور سب سے زیادہ باعثِ غضب وہ ہوگا جو متکبر ہوگا۔

○ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن متکبر لوگوں کو چیونٹیوں کی شکل میں اٹھایا جائے گا۔ سبھی انہیں روندتے ہوئے گزریں گے۔ ان پر ذلت سوار ہوگی جہنم میں داخل ہوں گے۔ دوزخوں کی پیپ خون انہیں کھلائے پلائے جائیں گے۔

○ وصلى الله تعالى على حبيبه محمد وآله وصحبه وسلم محمد بن واسع نے بلال بن ابی بردہ کے واسطے سے اس روایت کو نقل کیا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ کی ایک وادی کو مہیب کہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو یہی منظور ہے کہ اس میں متکبر اور سرکش لوگ رہیں۔

○ حضرت وہیب سے مروی ہے جب اللہ تعالیٰ نے جنت عدن کو پیدا فرمایا تو اس کی طرف دیکھ کر ارشاد فرمایا تو سرکش اور متکبر پر حرام ہے۔

○ حضرت حسن فرماتے ہیں حیرت ہے آدمی پر روزانہ کئی بار اپنے ہاتھ سے اپنی غلاظت صاف کرتا ہے۔ استنجا کرتا ہے پھر بھی متکبر و سرکش رہتا ہے۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ جیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم محمد بن حسین ابن علی فرماتے ہیں۔ آدمی میں جس قدر تکبر بڑھتا ہے اسی قدر اس کی عقل میں کمی آتی ہے۔

○ حضرت نعمان بن بشیر فرماتے ہیں۔ آدمی کو پھنسانے کے لئے شیطان کے پاس بہت سے پھندے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ خدا کی دی ہوئی نعمتوں پر وہ تکبر کرتا ہے اور بندوں پر سرکشی۔

○ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص جو تکبر و غرور سے اکرٹ کر چلتا ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے نظرِ محبت سے نہیں دیکھے گا۔

○ زید بن اسلم کہتے ہیں میں ایک دن عبد اللہ ابن عمر کے ہاں گیا تو ان کے سامنے سے عبد اللہ بن واقد نیا لباس پہنے فخر و غرور کے ساتھ چل رہے تھے تو آپ نے فرمایا اے لوط کے اپنی چادر اونچی کر۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اکرٹ کر چلنے اور چادر کو کھینٹنے والے کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن محبت کی نظر سے نہیں دیکھے گا۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ جیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم



○ ابو بکر یذلی کہتے ہیں ہم ایک دن حسن بصری علیہ الرحمہ کے ہاں حاضر تھے کہ ابنِ استم فاخرانہ لباس پہنے اکڑ کر چلتا ہوا آگے سے گزرا۔ ریشمی لباس پہنے تھا کئی قسم کے قیمتی کرتے تھے دائیں بائیں سے فخر سے دیکھتے چل رہا تھا۔ آپ نے فرمایا ابنِ استم دائیں بائیں کیا دیکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تجھے بہت سی نعمتیں عطا فرمائیں مگر تو نے شکر کی بجائے تکبر کیا جو اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں۔ ابنِ استم واپس آیا اور حضرت حسن بصری کے سامنے معذرت کی۔ آپ نے فرمایا معذرت خدا سے کر توبہ کر بیاہ مانگ تو نے قرآن مقدس کا ارشاد نہیں پڑھا "زمین پر اکڑ کر نہ چل نہ تو تو خدا کی زمین بھاڑ سکتا ہے اور نہ ہی تیرا سر پہاڑوں سے اونچا ہو سکتا ہے پھر تکبر کا ہے کا۔"

○ حضرت محمد بن واسع نے اپنے بیٹے کو متکبرانہ انداز میں چہلے دیکھا تو فرمایا بیٹے ہوش کر تیری ماں کو میں میں سے لایا تیرا باپ وہ ہے جس جیسے لوگ نہیں ہونے چاہیے تو کس بات پر فخر کر رہا ہے۔ (احیاء العلوم ص ۳۹۸ جلد ۱۳)

مندرجہ بالا مسطور سے واضح ہو گیا کہ ضرور تو تکبر کس قدر بُری شئی ہے جس کا علاج بہت ضروری ہے۔ اس کا بہترین علاج اللہ تعالیٰ کے حضور عجز و انکساری، دعا اور آہ و زاری ہے۔  
وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد و علیٰ

آلہ و صحبہ وسلم



87629

## دعا سے عجز پیدا ہوتا ہے

○ دعا مانگنے میں تیسرا فائدہ یہ ہے کہ بندے میں عجز و انکساری پیدا ہوتی ہے۔ اپنے گناہوں پر شرمساری پیدا ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہے۔

○ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ہر آدمی کے ساتھ دو فرشتے ہوتے ہیں۔ اگر وہ تکبر کرتا ہے تو کہتے ہیں الہی تو اسے نیچا کر دے۔ اگر وہ عاجزی اور فروتنی سے کام لیتا ہے تو یہی فرشتے کہتے ہیں الہی تو اسے اونچا کر دے اور اس کے لئے دعا کرتے ہیں۔

○ ایک اور ارشاد میں فرمایا وہ شخص مبارک ہے جو فروتنی کرے اللہ کی راہ میں حلال مال خرچ کرے۔ مسکینوں پر رحم کرے۔

○ ابو سلمہ مدینی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم قبا میں ان کے پاس تشریف لے گئے افطار کا وقت تھا۔ ہم نے دودھ کے پیالہ میں تھوڑا سا شہد ملا دیا جس سے دودھ کا ذائقہ مزید اچھا ہو گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تھوڑا سا چکھ کر پیالہ رکھ دیا اور فرمایا میں اسے حرام تو نہیں کہتا مگر عجز و سادگی میں برکت ہوتی ہے۔

○ سیدنا موسیٰ علیہ السلام پر وحی نازل ہوئی کہ میں نماز اسکی قبول کرتا ہوں جو میری عظمت کے سامنے فروتنی کرے۔ میسرے بندوں پر بڑائی نہ کرے۔ اپنے دل میں میرا خوف رکھے۔ دن بھر میری

یاد میں رہے۔ اپنے نفس کو شہوات سے بچائے۔

○ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں خوشخبری ہو ان لوگوں کو جو دنیا میں عاجزی کرتے ہیں وہ قیامت کے دن منبروں پر ہوں گے۔ بشارت ہو انہیں جو دنیا میں لوگوں کے درمیان صلح کرواتے ہیں وہ قیامت کے دن جنت الفردوس میں ہوں گے۔ بشارت ہو انہیں جو دنیا میں اپنے دلوں کو پاک رکھتے ہیں وہ قیامت کے دن ویدارِ الہی سے نوازے جائیں گے۔

○ ایک روایت میں یوں بھی ہے جب اللہ تعالیٰ کسی کو اسلام کی دولت سے نوازتا ہے اور اسے اونچے منصب پر بٹھاتا ہے اور اسے تواضع سے بھی سرفراز فرماتا ہے ایسا آدمی اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں میں ہوتا ہے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد و آلہ وصحبہ وسلم

○ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی تواضع کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ساتوں آسمانوں کی بلندیوں تک پہنچا دیتا ہے اور فرمایا تواضع بندے کو اعزاز بخشتی ہے تم تواضع کرو خدا تم پر رحم کرے گا۔

○ ایک موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا تمہارے اندر عبادت کی حلاوت دکھائی نہیں دیتی۔ عرض کی گئی یا رسول اللہ وہ حلاوت کیا ہے۔ فرمایا وہ عجز و انکساری ہے۔

○ ایک مقام پر اس طرح فرمایا اگر تم میری امت میں تواضع کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے ساتھ تواضع کرو۔ اگر کسی متکبر کو دیکھو تو پہلو تہی

کر واکہ وہ تمہاری تواضع کو کمزوری پر محمول کرے گا۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

○ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بندہ جب اللہ تعالیٰ کے لئے انکساری و عاجزی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی حکمت و دانائی کو بلند کرتا ہے اور فرماتا ہے بلند ہو جا خدا نے تجھے بلند کر دیا ہے۔ اور جب تکبر کرتا ہے تو اس کو زمین میں دھنسا دیتا ہے اور فرماتا ہے دور ہو جا خدا نے تجھے دور کر دیا ہے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

○ حضرت جریر بن عبد اللہ فرماتے ہیں میں ایک مرتبہ ایک درخت کے نیچے گیا۔ وہاں ایک شخص کو سوئے ہوئے پایا۔ اس کے چہرے سے کپڑا ہٹا۔ میں نے آہستہ سے وہی کپڑا پھر منہ پر دے دیا تو وہ جاگ گئے معلوم ہوا سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ہیں مجھے حیرانی میں دیکھ کر فرمایا اے جریر دنیا میں فروتنی کر، عجز سے کام لے، جو شخص دنیا میں خدا کے لئے تواضع کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن بلند کرے گا۔ مزید فرمایا جریر تمہیں معلوم ہے قیامت کو اندھیرا کیا چیز ہوگا میں نے عرض کی مجھے معلوم نہیں۔ فرمایا جو لوگ دنیا میں ایک دوسرے پر ظلم کرتے ہیں تبھی قیامت کو اندھیرا ہوگا۔ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں لوگو تم افضل عبادت سے غافل ہو وہ تواضع ہے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

○ یوسف بن اسباط علیہ الرحمہ فرماتے ہیں بہت سی کوشش اور مجاہدہ سے محقور سی عاجزی اور فروتنی کافی ہے۔

○ حضرت فضیل علیہ الرحمہ سے پوچھا گیا عاجزی کیا شئی ہے تو فرمایا امرِ حق کے تابع ہونا، خضوع کرنا اگرچہ یہ حق بات کسی جاہل سے ہی سُنے۔  
○ حضرت قتادہ فرماتے ہیں جو شخص مال، علم، فضل، کرم سے نوازا گیا پھر اس نے اس پر عجز کا مظاہرہ نہ کیا تو یہ ساری چیزیں اس کے لئے قیامت کے دن وبال ثابت ہوں گی۔

○ امام محمد غزالی علیہ الرحمہ نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی ایک بات نقل فرمائی انہیں حکم دیا گیا جو کچھ میں تمہیں نعمت دوں تو اس کو انکسار کے ساتھ قبول کرو۔ میں اس نعمت کو تم پر پورا کروں گا۔ اس ضمن میں حضرت کعب کا وہ ارشاد بھی اہمیت کا حامل ہے۔ فرمایا جو بندہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر شکر کرتا ہے اور اس کے حضور فروتنی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ دنیا میں اس کا نفع زیادہ کر دیتا ہے اور آخرت میں درجہ بلند کر لیتا۔  
وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ جیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

○ عبدالملک بن مروان سے پوچھا گیا مردوں میں بہترین انسان کون ہے فرمایا جو شخص طاقت کے باوجود عاجزی کرتا ہے اور قوت ہوتے ہوئے بھی انکساری سے کام لے کر انتقام نہیں لیتا۔

○ ابنِ سماک فرماتے ہیں بندگی اور شرف کے ساتھ آپ کا تواضع کرنا آپ کے شرف سے بہتر ہے اور فرمایا عاجزی کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ اولیاء اللہ میں شمار فرماتا ہے۔

○ سیدنا سلیمان علیہ السلام کا معمول تھا آپ ہر صبح کو امر اور اعنیا کو دیکھتے۔ ان سے فارغ ہو کر مساکین میں آتے اور ان میں بیٹھ جاتے اور فرماتے مسکین کا گزر مسکینوں میں ہی ہے۔ یہاں پر مساکین میں سے

بیٹھنا عجز و انکساری کا عظیم ترین عمل ہے۔ اس ضمن میں حضور سید عالم  
صلی اللہ علیہ وسلم کی فرودنی اور عجز و انکساری کا جائزہ لیں دعا فرماتے ہیں  
اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مَسْكِينًا وَأَقْتِنِي مَسْكِينًا وَأَعِشْهُنِي  
يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي زُمْرَةِ الْمَسَاكِينِ

اے اللہ مجھے زندہ رکھ تو مسکنت کی حالت میں، موت آنے تو مسکین  
کی حالت میں، قیامت کو اٹھانا تو مساکین کی جماعت میں۔  
معلوم ہوا عجز و انکساری بہت بڑی نعمت ہے اور یہ دعا میں ملتی ہے  
وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

○ مسئلہ عجز و انکساری کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مجاہد نے فرمایا جب  
اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام کی قوم کو غرق کیا تو ہر پہاڑ ایک دوسرے  
سے اونچا ہونے لگا اور جو دی نے فرودنی کی تو اللہ تعالیٰ نے اس عاجزی  
والے پہاڑ کو سر بلند فرمادیا کہ حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی اس  
پر ٹھہری۔

○ حضرت ابوسلیمان علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے  
دلوں کا حال معلوم کیا تو کسی دل میں موسیٰ علیہ السلام کے دل سے زیادہ  
عاجزی نہ پائی۔ اسی باعث آپ کو کلام سے نوازا گیا اور آپ کا لقب  
کلیم اللہ ٹھہرا۔

○ یونس بن عبید علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ مومن بندہ جس قدر اپنے میں  
عاجزی پیدا کرتا ہے اسی قدر خدا کے نزدیک بلند مرتبہ ہوتا ہے اور  
جس قدر اپنے آپ میں بلند ہوتا ہے اسی قدر اللہ کے حضور نیچا ہوتا ہے  
اور فرماتے ہیں جس زاہد میں عاجزی نہ ہو وہ بے پھل درخت ہے جو

بھوک پیاس میں کسی کے کام نہیں آسکتا۔ ان واقعات سے عجز و نکساری کی قدر معلوم ہوتی ہے اور یہ دولت دعا میں نصیب ہوتی ہے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

○ مالک بن دینار علیہ الرحمہ نے ایک موقع پر اپنے عجز کو اس طرح بیان فرمایا۔ اگر کوئی شخص مسجد کے دروازے پر کھڑا ہو کر پکارے کہ جو تم میں سب سے بُرا ہے وہ باہر آئے تو مجھ سے آگے کوئی نہ جاسکے گا۔ میں پہلا فرد ہوں گا جو باہر آؤں گا۔ جب ابن مبارک نے حضرت مالک بن دینار کا یہ کلام عجز و تواضع سنا تو آپ نے فرمایا اسی سبب ہی تو مالک بنا ہے کہ عجز و نکساری میں اپنا جواب نہیں رکھتا۔

○ موسیٰ ابن القاسم کہتے ہیں ایک مرتبہ ہم پر شدید آندھی آئی اور زلزلے کے جھٹکے لگے۔ میں وقت کے شیخ محمد بن مقاتل کے ہاں حاضر ہوا اور درخواست کی دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اس طوفانی آندھی سے بچائے اور زلزلہ کی ہلاکت سے بچائے۔ فرماتے ہیں محمد بن مقاتل فوراً گلے ملے اور دیر تک روتے رہے اور فرماتے جاتے اللہ کرے میری وجہ سے تم برباد نہ ہو۔ اللہ کرے میرے گناہوں کے باعث قوم تباہ نہ ہو۔ چند دن بعد محمد بن قاسم کو خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ حضور علیہ السلام نے محمد بن قاسم کو سنرمایا محمد بن مقاتل کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے تمہیں طوفانی عذاب سے بچا لیا۔ اندازہ کریں مقام کتنا بڑا اور عجز کیسا۔ دُعا میں بھی عجز سیدنا ہوتا ہے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

○ ابو سلیمان علیہ الرحمہ فرماتے ہیں آدمی کو اپنے نفس کی پہچان اس وقت تک نہیں ہوتی جب تک وہ تواضع اختیار نہیں کرتا۔

○ یحییٰ بن خالد برمکی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں شریف آدمی جب عابد ہوتا ہے تو وہ عاجزی اختیار کرتا ہے اور جب احمق عابد ہوتا ہے تو اپنے آپ کو بزرگ سمجھنے لگ جاتا ہے۔

○ یحییٰ بن معاذ فرماتے ہیں تواضع تمام قسم کے لوگوں میں اچھی ہے مگر مالداروں میں یہ صفت پیدا ہو جائے تو بہت ہی اچھی ہے۔  
تواضع زگردن فرازاں نکوست

○ ابو علی جبرجانی فرماتے ہیں نفس کا خمیر کبر اور حسد ہے جس شخص کو اللہ تعالیٰ برباد کرنا چاہتا ہے اسے تواضع، خیر خواہی سے اور بھلائی سے دور رکھتا ہے اور جس کے ساتھ بہتری چاہتا ہے اسے عجز و انکساری سے نواز دیتا ہے اور جب کبھی اس کے اندر تکبر کی آگ شعلہ مارتی ہے تو یہ بندہ عجز و انکساری کے پانی سے اسے فوراً بجھا دیتا ہے۔

○ عمر بن شیبہ فرماتے ہیں میں نے صفا کے قریب ایک شخص کو دیکھا جو بڑی ہیبت و وقار کے ساتھ آ رہا تھا۔ آگے پیچھے غلاموں کی جماعتیں ہیں راستہ بنا نے کے لئے لوگوں پر تشدد کیا جا رہا ہے۔ کچھ عرصہ بعد میں بغداد میں گیا وہاں اسی کو دیکھا ننگے پاؤں ننگے سر پریشان حال پھر رہا ہے۔ میں نے پوچھا تیری یہ حالت اس طرح کیسے بدل گئی وہ روایا اور جواب دیا میں نے وہاں تکبر کیا جہاں لوگ عجز سے چلتے ہیں اس کی پاداش میں اس نوبت تک پہنچا دیا گیا ہوں۔



وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم



## دُعَا سے توکل پیدا ہوتا ہے

دعا مانگنے میں چوتھا فائدہ یہ ہے جب بندہ دنیا اور اس کے اسباب سے مایوس ہو کر اپنے ربِّ قدوس کے منور دست بہ دعا ہوتا ہے تو اس کی ذات سے لگاؤ اور توکل پیدا ہوتا ہے جو بہت بڑی نعمت ہے۔ ربِّ قدوس جل مجدہ نے توکل اختیار کرنے کا اپنے بندوں کو حکم دیا ہے۔ قرآن مقدس فرماتا ہے۔

وَعَلَى اللَّهِ فَتَوَكَّلُوا إِن كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ

اگر تم مومن ہو تو اللہ تعالیٰ پر توکل سے کرو۔  
دوسرے مقام پر اسی عنوان کو ان الفاظ میں بیان فرمایا گیا۔

وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ

متوکلین کو چاہیے وہ اللہ تعالیٰ کے توکل پر ثابت قدم رہیں۔  
تیسری جگہ پر بھی پہلو اس طرح واضح فرمایا گیا۔

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ

بے شک اللہ تعالیٰ توکل والوں کو محبوب رکھتا ہے۔

چوتھی جگہ پر بھی پہلو اس طرح ملتا ہے۔

وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ

جو شخص اللہ تعالیٰ جل مجدہ پر توکل کرتا ہے وہ اسے کافی ہے۔

پانچویں مقام پر یہی عنوان اس طرح ملتا ہے  
أَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدًا

کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو کافی نہیں۔

چھٹے مقام پر اس طرح توجہ دلائی گئی۔  
وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ

جس نے اللہ پر بھروسہ کر لیا بیشک اللہ غالب ہے حکمت والا ہے  
 ایسی عزت والا ہے جو اس کی پناہ میں آجائے اسے ذلیل نہیں کرتا  
 اور جو اس کے حضور التجا کرے اسے صنائع نہیں فرماتا۔

توکل علی اللہ کی اہمیت ایک حدیث شریف میں اس طرح ملتی ہے  
 حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا مجھے موسم حج میں امتیں دکھائی گئیں۔ میں نے اپنی امت کو  
 دیکھا جس سے پہاڑ اور نشیبی مقامات بھر گئے۔ حکم ہوا ان سے ستر  
 ہزار جنت میں بلا حساب داخل ہوں گے۔ عرض کی یا رسول اللہ  
 وہ کون لوگ ہوں گے فرمایا جو اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔

حضرت عکاشہ عرض کرتے ہیں حضور دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مجھے  
 بھی ان سے بنا دے۔ آپ نے دعا فرمادی اے اللہ اے بھی ان سے  
 بنا دے۔ دوسرے صحابی کھڑے ہوئے عرض کی حضور میرے لئے بھی  
 دعا فرمادیں۔ فرمایا عکاشہ تجھ سے سبقت لے گیا۔

امام ترمذی نے امام بخاری کے حوالہ سے اس حدیث کو ایسے نقل  
 کیا ہے۔ "اگر تم اللہ تعالیٰ پر اس طرح توکل کرو جیسے اس کی ذات سے  
 تمہیں توکل کرنا چاہیے تو اللہ تعالیٰ تمہیں اس طرح روزی دے جیسے

پرندوں کو بغیر محنت مشقت کے عطا فرماتا ہے۔ توکل ایسی عظیم نعمت کے لئے دعا حسین سبب ہے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ جیبہ محمد والہ وصحبہ وسلم



## دعا سے صبر نصیب ہوتا ہے

دعا مانگنے سے پانچواں فائدہ یہ ہوتا ہے کہ بندے کے اندر مشکلات اور مصائب میں صبر کرنے کی قوت پیدا ہو جاتی ہے صبر بہت بڑی عظیم نعمت ہے جس کے حصول کا سبب دعا بن جاتی ہے۔ ربِّ قدوس جل مجدہ نے اس عظیم نعمت صبر کا ذکر ستر سے زائد مقامات پر مختلف انداز میں فرمایا ہے۔

امام محمد غزالی علیہ الرحمہ نے فرمایا بہت سے درجات اور خیرات کو صبر کی طرف منسوب کیا ہے اور اس کا ثمر کھٹھرا یا ہے مگر صبر دعا سے نصیب ہوتا ہے۔ صبر دین کے ایک مقام اور سلوک کی ایک منزل کا نام ہے صبر انسان کا خاصہ ہے جو فرشتوں میں نہیں ہو سکتا کہ ان میں شہوت رکھی ہی نہیں جو انہیں نیکی سے روکے۔ نہ ہی صبر جانوروں میں ہو سکتا ہے کہ ان پر شہوات کو مسلط کر دیا گیا ہے اس سے نکل ہی نہیں سکتے۔ اللہ تعالیٰ نے اس عظیم صفت صبر کو انسان سے خاص فرمایا ہے اور صابروں سے اپنی محبت کا اعلان فرمایا ہے اور معیت کا بھی ارشاد فرمایا۔

وَاصْبِرُوا إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ۔

صبر کرو اللہ تعالیٰ صابروں کے ساتھ ہے۔

دوسری جگہ پر اس طرح ہے۔

بَلَىٰ إِنْ تَصْبِرُوا وَاتَّقُوا مَا تُلْكُم مِّنْ قَوْلِ رِهْمِ هَذَا

يُمِدُّكُمْ ذِكْرُكُمْ بِخَمْسَةِ أَلْفٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ

اگر تم صبر کرو اور اس سے ڈرتے رہو تو وہ پانچ ہزار فرشتوں سے تمہاری مدد فرمائے گا۔

ایک اور مقام پر صبر کی اہمیت کو اس طرح فرمایا گیا۔

وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ آيَةً يَّهْدُونَ بِأَمْرِنَا لِمَا صَبَرُوا

تیسرے مقام پر اسی عنوان کو اس طرح ارشاد فرمایا۔

أُولَٰئِكَ يُؤْتُونَ أَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوا

ان کے صبر کی وجہ سے انہیں دوہرا اجر دیا جائے گا۔

چوتھے مقام پر عظمتِ صبر کو اس طرح فرمایا گیا۔

إِنَّمَا يُؤْتِي الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ

صابروں کو ان کا اجر بے حساب دیا جائے گا۔

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ارشاد سے صبر کی عظمت اس طرح ہے۔

الصَّبْرُ نِصْفُ الْإِيمَانِ

صبر ادھا ایمان ہے۔

اس کی کئی تشریحات ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا ایمان کیا ہے، فرمایا صبر کرنا اور سخاوت کرنا۔

ایک اور حدیث شریف صبر کو اس طرح عظمت دے گئی۔

الصَّبْرُ كَنْزٌ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ

صبر جنت کے خزانوں سے ایک خزانہ ہے۔

ایمان کو صبر فرمانا ایسے ہی ہے جیسے حج کے بارے میں فرمایا۔

الْحَجُّ عَرَفَةٌ

حج عرفات میں ٹھہرنے کا نام ہے۔

قرآن مقدس ایک اور مقام پر صابروں کیلئے تین العافات کا ذکر فرمایا۔

أُولَئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ

وہی لوگ ہیں جن پر صلوات ہیں، رحمت ہیں، برکات ہیں۔

الوسیت کے بعد سب سے بڑا مقام نبوت کا ہے۔ اپنے جلیل القدر نبی

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں فرمایا۔

إِنَّا وَجَدْنَا صَابِرًا

بے شک ہم نے اسے صابر پایا۔

○ حضرت ابو درداء فرماتے ہیں ایمان کا مینار حکم پر صبر کرنا ہے اور  
تقدیر پر راضی رہنا ہے۔

○ صبر کے سلسلہ میں ہم نے صرف یہ سمجھ رکھا ہے کہ مشکل آجائے تو  
حوصلہ نہ ہارو صبر سے کام لو۔ حالانکہ صبر کی دو اہم صورتیں اور  
بھی ہیں۔

— پہلی قسم ہے صبر علی الطاعة (بندگی پر کار بند رہنا)

احکامِ خداوندی کو باقاعدگی سے بجالاتے رہنا، کسی عذر کو اڑے نہ  
آنے دینا یہ "صبر علی الطاعة" ہے۔ شدت کی سردی، شدت کی

گرمی، کاروبار کی مصروفیت، دوستوں کی محفل، گھر ملو مسائل میری عبادت میں رکاوٹ نہ بن سکیں۔ یہ عبادت پر صبر ہے جو بہت اہم قسم ہے۔  
 — دوسری قسم "صبر عن المعصیۃ" (گناہوں سے رُک جانا) یہ بھی اہم ترین وصف ہے۔ کوئی دیکھنے والا نہیں، کوئی روکنے والا نہیں پھر بھی خدا کا خوف اس قدر مسلط ہے کہ گناہ کی ہمت نہیں۔  
 — تیسری قسم "صبر علی المصائب" ہے (مصیبتوں پر صبر کرنا) اس کا تیسرا درجہ ہے جو ہم نے پہلا سمجھ رکھا ہے۔ صبر سے استقلال اور ثابت قدمی نصیب ہوتی ہے جو کامیابی کا ذریعہ ہے۔ بغیر استقلال کوئی کام بھی انجام پذیر نہیں ہوتا۔ صبر کی تمام صورتیں استقلال کے تمام پہلو دعائیں بدرجہ اتم پائے جاتے ہیں۔  
 وصلى الله تعالى على جيبه محمد وآله وصحبه وسلم

## دُعایاِ والہی کا بہترین نمونہ ہے

- دعا مانگنے کا چھٹا فائدہ یہ ہے کہ جب تک دعائیں مصروف رہیں گے یادِ الہی میں مصروف رہیں گے۔ یادِ الہی وہ عمل ہے جو ہزاروں دکھوں کی دعا ہے اور بہترین عبارت ہے۔
- خدا کی یاد وہ صیقل ہے جو دلوں کے میل اور رنگ کو دور کرتا ہے۔
- خدا کی یاد رحمت کا وہ پانی ہے جو دل کی بنجر زمین میں سبزہ پیدا کر دیتا ہے۔
- یادِ الہی وہ رحمت کی بارش ہے جو اُجڑے دیار میں بہا لے آتی ہے۔

حدیثِ پاک میں ارشاد ہوتا ہے "جو لوگ خدا کی یاد میں مصروف ہوتے ہیں فرشتے انہیں اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں، رحمت انہیں گھیر لیتی ہے، سکونِ قلب نصیب ہوتا ہے۔"

ترمذی شریف کی ایک روایت میں ہے "حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر عمل یہ ہے کہ انسان کی زبان پر خدا کا ذکر ہو اور اسی حالت میں اس کی موت آئے۔"

قرآنِ مقدس کا یہ ارشاد اس سارے مضمون کی جان ہے۔

فَاذْكُرُونِي اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونَ

تم میری یاد کرو میں تمہارا چرچا کروں گا اور میرا حق مانو اور میری ناشکری نہ کرو۔

ایک حدیث شریف میں ہے "جو رب تعالیٰ کو دل میں یاد کرے رب بھی اسے ایسے ہی کرتا ہے اور جو جماعت میں یاد کرے تو رب تعالیٰ اسے ملائکہ کی جماعت میں یاد کرتا ہے۔" (بخاری شریف)

طبرانی اور درمنثور کی ایک روایت اس طرح ہے "قیامت کے دن کچھ نورانی لوگ نور کے منبروں پر ہوں گے۔ لوگ ان پر رشک کریں گے انہیں بتایا جائے گا یہ وہ لوگ ہیں جو اکٹھے ہو کر خدا کی یاد کرتے تھے۔" اجتماعی دعائیں یہ صورت بدرجہ اتم پائی جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی یاد بے چین دلوں کا چین ہے۔ قرآنِ مقدس فرماتا ہے۔

اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ

آگاہ ہو جاؤ خدا کی یاد سے دلوں کو سکون ملتا ہے۔

○ خدا کی یاد اصلی وطن کا خط ہے جو مسافر کو ملے جیسے مسافر کو اس خط

سے سکون ملتا ہے ایسے ہی مومن کو خدا کی یاد میں راحت نصیب ہوتی ہے اور دعا بہترین یادِ الہی ہے۔

○ خدا کی یاد زبان سے ہو جیسے دعا یاد نیک اور درو وظائفِ یاد دل سے ہو جیسے قدرت کے کاموں پر غور و فکر کرنا، اسرارِ الہیہ میں غوطہ زن ہونا کہ کائنات کے ہرزہ میں جلوہ خدا نظر آئے یا ظاہری و باطنی اعضاء کو اچھے کاموں میں لگائے رکھنا اور اعضاء کو بُرے کاموں سے بچائے رکھنا یہ ساری صورتیں یادِ الہی ہی میں آتی ہیں۔

خدا کو یاد کرنے کی دونوں صورتیں جائز و درست ہیں۔ آہستہ دعا مانگے یا آہ و زاری کے ساتھ۔ قرآن مقدس فرماتا ہے۔

أَدْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً

ہمیں اجازت ہے اپنے رب کو آہستہ پکارو یا اونچے آواز سے اجتماعی دعا کے اندر آخری صورت بطریقِ اتم پیدا ہوتی ہے۔

ویسے تو میرے محبوب دین دین اسلام نے میری زندگی کو ہر لمحہ یادِ الہی میں مصروف رکھنے کا حکم دیا ہے۔ صبح سے رات تک پانچ مرتبہ نماز میں مصروفیت رکھی ہے۔ پھر یادِ الہی سے لفتاءِ الہی بھی نصیب ہوتی ہے۔

صَلِّ كَأَنَّكَ تَرَاهُ

ایسے نماز پڑھ گویا تو اسے دیکھ رہا ہے۔

اسی عشق و محبت کے عنوان کو سیدی خواجہ خواجگان سلطان الہند خواجہ اجمیری علیہ الرحمہ نے اس طرح بیان فرمایا ہے۔

آنکس کہ در نماز نہ بیند جمال دوست

فتویٰ بھی دہند کہ نماز او قضا کند



جو شخص دورانِ نماز اپنے محبوبِ حقیقی کے جمالِ جہاں آرا سے مستفیض نہیں ہوتا میرا فتویٰ ہے وہ نماز دوبارہ پڑھے۔

دعا کے اندر یہ ساری صورتیں پائی جاتی ہیں۔ وہ خدائی جلووں سے کو دیکھتا بھی ہے، اپنی استدعا پر دل کے کالوں سے اپنے رب کے جوابات سناتا بھی ہے اور اسی کی ذات میں محویت بھی رکھتا ہے۔

تجھی کو دیکھنا تیری ہی سننا تجھ میں گم ہونا  
حقیقت معرفت اہلِ طریقت اس کو کہتے ہیں  
خدا کی یاد پاکیزگی ہے اور جب طہارت آتی ہے تو پلیدی چلی جاتی ہے۔

ذکرِ حقِ پاکی ست پر پاکی رسید

رخت سے بندر بردل آید پلید

○ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یادِ الہی سے بڑھ کر کوئی ایسا عمل نہیں جو عذابِ الہی سے جلد نجات دلا دے۔ عرض کی گئی یا رسول اللہ جہاد بھی ایسا نہیں۔ فرمایا ہاں جہاد بھی ایسا نہیں۔ ایک اور حدیث شریف میں فرمایا اگر کوئی چاہتا ہے کہ جنت کی سیر کرے تو یادِ الہی میں مصروف رہا کرے۔

○ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یادِ الہی میں مصروف رہنا جہاد فی سبیل اللہ میں تلوار توڑنے سے بھی بہتر ہے۔

قرآن مقدس نے یادِ الہی کے عنوان کو متعدد مقامات پر ذکر فرمایا ہے۔

أَذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا - اللہ کو بہت یاد کرو

فَاذْكُرُوا اللَّهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ

مشعرِ حرام کے نزدیک خدا کو یاد کرو۔

فَاذْكُرُوا لِلّٰهِ كُزُكْرِكُمْ اَبَاءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا

خدا کو یاد کرو جیسے اپنے آباؤ اجداد کو یاد کرتے ہو یا اس سے بھی زیادہ۔  
○ قرآنِ مقدس نے ایک مقام پر یادِ الہی میں مصروف رہنے والوں کا اس طرح ذکر کیا ہے۔

الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ قِيَامًا وَقُضُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ

وہ لوگ اللہ تعالیٰ کو کھڑے بیٹھے اور پہلو کے بل لیٹے یاد کرتے ہیں۔  
○ ایک جگہ پر یہی عنوان اس طرح ملتا ہے۔

فَاِذَا قُضِيَتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَقُضُودًا

وَعَلَىٰ جُنُوبِكُمْ

جب تم نماز پوری کر لو تو اللہ تعالیٰ کو قیامِ قعود اور پہلو پر لیٹے یاد کرو۔  
معلوم یہ ہوا کہ یادِ الہی کی صورت نماز کے علاوہ ہے اور وہ ہے دعا۔  
○ ربِّ قدوس نے اپنی ذات کو یاد نہ کرنے والوں کا ذکر اس طرح فرمایا ہے۔

لَا يَذْكُرُونَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا

وہ اللہ کو بہت کم یاد کرتے ہیں۔

○ سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہیں بہترین عمل نہ بتاؤں جو تمام سے پاکیزہ، سب سے اعلیٰ، سونے چاندی کی بخشیش سے بہتر، جہاد سے آگے، عرض کی گئی حضور فرمائیں۔ آپ نے فرمایا وہ عمل دائمی یادِ الہی ہے۔

(مکاشفۃ القلوب)

○ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کچھ لوگ رضائے الہی کے لئے یادِ خدا کے لئے جمع ہوتے ہیں تو آسمان سے اعلان ہوتا ہے کھڑے ہو جاؤ تمہارے گناہوں کو معاف کر کے نیکیوں میں بدل دیا گیا ہے۔

○ سیدنا داؤد علیہ السلام نے بارگاہِ قدس میں عرض کی اے ربِ کریم جب تو مجھے دیکھے کہ میں کسی یادِ الہی کی محفل سے اٹھ کر کسی دوسری محفل میں جا رہا ہوں تو میرے پاؤں توڑ دینا یہ تیرا انعام ہوگا۔

○ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جن جگہوں پر خدا کی یاد ہوتی ہے آسمان کے رہنے والے فرشتے ان مقامات کو اس طرح دیکھتے ہیں جیسے تم ستاروں کو دیکھتے ہو۔

○ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ بازار سے گزرے۔ لوگوں کی بھینٹ دیکھی۔ آپ نے عوام کو مخاطب ہو کر فرمایا لوگو حیرت ہے تم یہاں پر جمع ہو اور مسجد شریف میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث بٹ رہی ہے۔ لوگ وہاں پہنچے مگر کچھ تقسیم ہوتا دکھائی نہ دیا۔ لوگ واپس آئے اور سیدنا ابو ہریرہ سے کہا وہاں کوئی شے تقسیم نہیں ہو رہی۔ آپ نے فرمایا تم نے وہاں کیا دیکھا۔ عرض کی لوگ یادِ الہی میں مصروف تھے۔ فرمایا یہی میراثِ نبوی ہے۔

دعا کے اندر بالخصوص لوگوں کی اجتماعی دعائیں یادِ الہی کی ساری صورتیں پائی جاتی ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیٰ جیبہ محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم

## دُعائے قربِ خدا ملتا ہے

دعا مانگنے میں ساقیوں سے فائدہ یہ ہے کہ خدا کا قرب نصیب ہوتا ہے۔ اسلام کے اندر تمام عبادات کی ادائیگی کا مقصد خدائے قدوس کا قرب حاصل کرنا ہے اور یہی چیز عبادت کی روح ہے۔ قرب ملنے کا معنی یہ نہیں کہ رب اپنے بندے سے بہت دُور ہے اور دعائے قرب لے آتی ہے وہ تو دعائے پہلے بھی قریب ہی ہے۔

نَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ

ہم بندے کی شاہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ایک جماعت نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی یا رسول اللہ ہمارا رب کہاں ہے؟ تو یہ آیت مبارکہ نازل ہو گئی۔

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ

جب آپ نے میرے بندے مجھے پوچھیں تو میں قریب ہوں۔ میرے اور میرے ربِ قدوس کے درمیان جو حجاب ہے جس کے باعث میں اس کے قرب کو محسوس نہیں کر سکتا دعائے وہ حجاب اٹھ جاتا ہے اور بندہ اپنے رب کو قریب جان لیتا ہے۔ اس قرب سے مراد مکانی یا زمانی قرب نہیں بلکہ علم و قدرت، رحمت و بخشش، فضل و عنایت کا قرب ہے جو دعائے ذریعے سے بندے کو نصیب ہو جاتا ہے اور یہ قرب بھی ہر شخص کے لئے نہیں بلکہ ایک خاص طبقہ کے

لئے ہے۔

قرآنِ مقدس فرماتا ہے۔

إِنَّ رَحْمَةَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ

بے شک اللہ کی رحمت محسنین کے قریب ہے۔

اور نیک بندے مرتبہ رعایت میں اس کے قریب ہیں جیسے فرمایا گیا۔

أُولَئِكَ الْمُقَرَّبُونَ : وہ لوگ مقربین بارگاہِ قدس ہیں۔

بہر حال یہ یاد رہے قرب کا جو بھی معنی ہے دعا سے بندے کو وہی نصیب ہو جاتا ہے۔

قربِ خداوندی کے ارشادات کے بعد حیرت ہی ہوتی ہے جس کا حل سمجھ سے بالاتر ہے۔

میگوئی با توام نہ ام ہر گھہ دور

در عین حضور بے وصال چہ کنم

تو کہتا ہے میں تیرے ساتھ ہوں دور نہیں۔ اس عین حاضری میں

بھی مجھے وصال نہیں کیا کروں۔

رب قدوس جل مجدہ سے تعلق کی تین صورتیں دکھائی دیتی

ہیں۔ قرآن و حدیث کے دلائل سے پتہ چل گیا خدا تعالیٰ ہے اسے

علم الیقین کہتے ہیں۔ تزکیہ نفس روحانی لطافت سے باطن سے

آنکھوں سے دیکھا وَهُوَ مَعَكُمْ، مَخْنُ اقْرَبُ إِلَيْهِ

میں جو ارشاد ہے وہ صحیح ہے۔ یہ مقام مشاہدہ ہے اسے عین الیقین

کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ قربِ خداوندی کا آخری درجہ اور معیار

مقام وہ ہے جسے حق الیقین کہا جاتا ہے جس کا معنی یہ ہے بندہ کی

حق تعالیٰ سے واصل ہو۔ یہی مقامِ قرب ہے۔ یہی مقامِ وصال ہے اسے  
 ہی فنا فی اللہ کا درجہ کہا جاتا ہے۔ دعا ایسا وظیفہ ہے جو درجہ بدرجہ  
 ان تینوں مقامات سے نوازے جانے کا سبب بن جاتا ہے۔  
 وصلى الله تعالى على حبيبه محمد وآله وصحبه وسلم



## دُعَا سے محبتِ الہی پیدا ہوتی ہے

○ دُعَا مانگنے کا آٹھواں سے فائدہ یہ ہے کہ خدا کی محبت نصیب  
 ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت ایک بلند ترین مقام ہے۔ بندے کا  
 کمال اور عروج اسی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ جل مجدہ کی محبت اس کے  
 دل پر مکمل طور پر غالب ہو۔ اگر بالفرض ایسا مقام نصیب نہ ہو تو  
 کم از کم ایسا تو ہونا چاہیے کہ دوسری چیزوں کی محبت کی نسبت غالب  
 ہو۔ بعض لوگوں نے خدا سے محبت کے پہلو کا قطعی انکار ہی کر دیا ہے  
 کہ محبت تو صرف ہم جنس سے ہو سکتی ہے اور خدا جنسیت سے پاک ہے  
 ان کا یہ خیال حقیقت کے بالکل خلاف ہے اور دین سے بے خبری کی  
 دلیل ہے۔ ربِّ قدوسِ جل مجدہ کے اس ارشاد سے اس موقف کی  
 تردید ہوتی ہے۔ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ

خدا ان سے محبت فرماتا ہے اور وہ خدا سے محبت رکھتے ہیں۔

وَاللَّهُ يُحِبُّ الصَّابِرِينَ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ

اللہ تعالیٰ صابروں سے محبت فرماتا ہے اور وہ محسنین سے محبت فرماتا ہے

اور حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا بارگاہِ قدس میں عرض کرنا  
اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي حُبَّكَ

اے اللہ مجھ اپنی محبت عطا فرما۔

یہ ارشاد بھی اس موقف کی واضح تردید ہے۔

○ ایک آدمی دربارِ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کرتا ہے حضور قیامت کب قائم ہوگی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے اس دن کیسے تیار کیا کچھ کیا ہے۔ عرض کی حضور میرے پاس اعمال کا ذخیرہ خاص نہیں ہے البتہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دوست رکھتا ہوں۔ فرمایا تو اسی کے ساتھ ہی ہو گا جسے تو دوست رکھتا ہے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

○ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جس نے اللہ تعالیٰ کی خالص محبت کا مزہ چکھ لیا وہ دنیا سے باز رہا۔

○ سیدنا سری سقظی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں قیامت کے دن ہر امت کو اس کے نبی کی نسبت سے بلایا جائے گا مگر حضور علیہ السلام کی امت کو اولیاء اللہ کہہ کر بلایا جائے گا۔

اس خطاب میں اللہ تعالیٰ اور بندے کی محبت کا پہلو نظر آ رہا ہے۔ کسی بھی شے سے محبت کے لئے ضروری ہے کہ اس سے آگاہی ہو ورنہ محبت نہیں ہو سکے گی۔ اگر آنکھ سبزہ کونہ دیکھ سکے گی تو اس سے محبت بھی نہ ہو سکے گی۔ کان سُن ہی نہیں سکے گا تو آوازوں سے پیار کیسے ہو سکے گا۔ قوتِ ذائقہ ہی ختم ہو جائے تو کھانوں سے

محبت استواری نہیں ہوگی۔ خدائے قدوس سے پیار و محبت کے لئے دل کی زندگی، روح کی تابندگی کا ہونا ضروری ہے۔ اولیاء اللہ نے جو خدا سے محبت کا مقام حاصل کیا وہ انہی چیزوں کے باعث کیا۔ قرآن مقدس کا ارشاد ہے۔

وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ

ایمان دار لوگ اللہ تعالیٰ سے بہت ہی محبت والے ہیں، عنوان کی واضح دلیل ہے۔

○ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے محبت الہی کو ایمان کی شرط قرار دیا۔ بخاری و مسلم نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے روایت کی ہے

لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ يَكُونَ اللَّهُ وَرَسُولَهُ أَحَبًّا

إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا

کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اسے ساری کائنات سے زیادہ محبوب نہ ہو جائیں۔

کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ محبوب جانے۔

○ امام محمد غزالی علیہ الرحمہ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا ایک واقعہ بیان فرمایا۔ آپ نے تین افراد کو دیکھا۔ وہ انتہائی لاغر و کمزور دکھائی دے رہے تھے۔ ایک سے پوچھا تیری یہ حالت کیسے ہو گئی۔ اس نے کہا جہنم کے ڈر سے۔ فرمایا خدا تجھے بچالے گا۔ دوسرے سے پوچھا تیری بے چینی اور کمزوری کیوں ہے۔ اس نے کہا جنت کے شوق میں



فرمایا اللہ تعالیٰ عطا فرمائے گا۔ تیسرے سے پوچھا تیری اس حالت کی وجہ کیا ہے۔ اس نے کہا محبتِ خداوندی میں۔ آپ نے فرمایا مقرب تمہی ہو۔

○ ہرم بن حیان فرماتے ہیں ایماندار جب اپنے رب کو پہچانتا ہے تو اس سے محبت کرتا ہے اور جب محبت کرتا ہے تو اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور جب توجہ کا مزہ پاتا ہے تو پھر دنیا کی طرف خواہش کی نظر سے نہیں دیکھتا۔ اپنے جسم سے تو دنیا میں رہتا ہے اور روح سے آخرت میں۔

○ حضرت یحییٰ بن معاذ فرماتے ہیں خدا کا عفو گناہوں کو لے لیتا ہے۔ اس کی رضا میں سب امیدیں مل جاتی ہیں۔ اس کی محبت عقلوں کو مدہوش کر دیتی ہے۔ اس کی مورت غیر اللہ کو بھلا دیتی ہے۔ اور اس کے لطف میں کیا کچھ ہوگا۔

○ اس عنوانِ محبت کے تحت امام غزالی نے بعض کتب سماوی کے حوالے سے لکھا ہے رب قدوس بندہ سے فرماتا ہے اے میرے بندے تجھے قسم ہے تیرے حق کی میں تجھ سے محبت رکھتا ہوں تجھ کو بھی میرے حق کی قسم تو میرا محبوب ہو جا۔

○ حضرت یحییٰ بن معاذ فرماتے ہیں ایک رائی کے برابر محبت میرے نزدیک ستر سال کی عبادت سے بہتر ہے (جو عبادت محبت سے خالی ہو)۔

○ یہی حضرت یحییٰ بن معاذ فرماتے ہیں میرے اللہ میں تیرے ہی گرد رہوں گا۔ تیرے ہی سامنے گڑ گڑاؤں گا کہ میں تجھ سے محبت رکھتا ہوں اور ہر ایک محب اپنے محبوب سے ہی مشغوف رہتا ہے۔

میں تجھے کیسے چھوڑوں تو نے اپنی معرفت کا گرویدہ کیا اپنے لطف سے بہرہ دیا۔ زہد۔ شوق۔ رضا۔ محبت میں مجھے بدلتا رہا۔ اپنے باغوں میں پھرایا۔ کیسے ہو سکتا ہے تجھے چھوڑوں۔

محبتِ الہی کا مسدہ بڑا نازک ہے۔ اگر اس پر شریعت کی گرفت نہ ہو تو اکثر طور پر لوگ بہک جاتے ہیں۔  
وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد و آلہ وصحبہ وسلم



## خالق و مخلوق کی محبت کا فرق

گزشتہ سطور سے یہ تو پتہ چل گیا کہ محبت ایک ایسی حقیقت ہے جس سے انکار نہیں۔ متعدد آیات و روایات نے خدا اور بندے کی محبت کو واضح کیا ہے۔ ہاں یہ ایک اشکال صاف کر لیا جائے کہ عموماً یہ اشکال ذہن میں آتا ہے کہ محبت میں تو بے چینی اور اضطراب کا عنصر شامل ہے اور خدا تعالیٰ اس سے پاک ہے۔ اس ضمن میں تین چیزوں کو ذہن میں رکھا جائے تو اشکال پیدا نہیں ہوگا۔

پہلی بات:

محبت کی ابتداء ربِّ قدوس جل مجدہ کی طرف سے ہوتی ہے جس بندے پر اس کی نظرِ کرم پڑتی ہے اس بندے سے اس کی محبت کا آغاز ہو جاتا ہے۔ پھر ربِّ قدوس جل مجدہ کی اس محبت کا پرتو بندے کے دل پر پڑتا ہے اور وہ اپنے ربِّ قدوس سے محبت کرنے

لگ جاتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوا بندے کی خدا سے محبت دراصل ربِ قدوس کی محبت کا عکس جمیل ہے جو اسے نصیب ہوا۔

عشقِ اول در دلِ معشوق پیدا میشود

تازہ سوز شمع کہ پرواز شیدا میشود

محبت پہلے محبوب کے دل میں پیدا ہوتی ہے۔ اگر شمع نہ جلے تو اس پر پرواز کیسے شیدا ہوگا۔ پرواز عاشق ہے اور شمع معشوق ہے۔ دنیا کے عشاق اپنے معشوق سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ان پر توجہ کرے مگر محبوب حقیقی ربِ قدوس جل مجدہ کے کرم و فضل کا یہ عالم ہے کہ وہ پہلے بندے پر لطف فرماتا ہے۔ اس کا کرم عقل و فکر سے بلند و بالا ہے۔ امیر خسرو علیہ الرحمہ کا یہ شعر اس کی عظمت کا مترجم ہے۔

اے زخیال ما بروں در تو خیال کے رسد

در صفت تو عقل را لاف کمال کے رسد

جو ہمارے عقل و فکر سے بلند و بالا ہے وہ خیال میں کیسے سمائے عقل کی کیا مجال و ہاں ہاتھ پاؤں مار سکے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد و آلہ وصحبہ وسلم

## دوسری بات :-

محبت الہیہ میں سمجھنے کی دوسری بات یہ ہے کہ

اللہ تعالیٰ جل مجدہ کی محبت بندوں کی محبت سے کہیں زیادہ ہوتی ہے۔ انسانی محبت کے تمام رشتوں میں ماں کی محبت کا جواب نہیں ملتا۔ مگر ربِ قدوس کی محبت بندے سے کہیں زیادہ ہے۔ ماں کی محبت ربِّ قدوس کی محبت سے دور کی نسبت بھی دکھائی نہیں دیتی۔ اس ضمن میں

اس خاتون کا واقعہ ذہن میں رہے جس کا بچہ گم ہو گیا تھا۔ وہ عورت پریشانی کی حالت میں روتی پینتی دربار رسالت میں حاضر ہوئی۔ اتنے میں ایک صحابی اس کے بچے کو اٹھائے حاضر ہو گئے۔ ماں نے بچے کو سینے سے لگایا پیار کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون سے فرمایا بتا کوئی ماں یہ گوارا کر سکتی ہے کہ اس کے بچے کو جلتے تنور میں ڈال دیا جائے۔ عرض کی حضور نہیں۔ پھر صحابہ سے مخاطب ہو کر فرمایا صحابہ دیکھو اگر ماں اپنے بچے کو آگ میں ڈالنے کو تیار نہیں تو ربِّ قدوس کی محبت بندے سے ماں کی محبت سے ستر حصے زیادہ ہے وہ کیسے پسند کرے گا کہ اپنے بندے کو جہنم میں ڈال دے۔

اس ضمن میں مشہور حدیثِ قدسی بھی سامنے رہے حضور علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

مَنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ شَبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا

جو بندہ ایک بالشت مجھ سے قریب ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اسکے قریب ہوں۔

وَمَنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا

اور جو بندہ ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے میں دو ہاتھ اس کے قریب ہوں۔

وَمَنْ آتَانِي يَمِينِي أُبَيِّئُهُ هَرَوَلَةً

اور جو میری طرف چل کر آتا ہے تو میں دوڑ کر اس کی طرف آتا ہوں۔

تیسری بات :-

محبتِ الہیہ میں تیسری بات یہ ہے کہ عام طور پر یہ

اشکال پیش کیا جاتا ہے کہ محبت میں بے چینی ہوتی ہے، تڑپنا ہوتا ہے

اور اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے۔ یاد رہے محبت میں یہ صورتیں بقیاری

بے چینی اضطراب یہ سب ہماری نسبت میں ہے۔ اللہ تعالیٰ جل مجدہ اس سے پاک ہے۔ بندے کی محبت میں بے قراری کا وجود ایک حصہ ہے اور لطف یہ ہے کہ یہی بے قراری اس کے سکون کا باعث بنتی ہے۔ اس سے ہی بندے کو راحت ملتی ہے بلکہ بے قراری کا نہ ہونا اس کے لئے پریشانی کا سبب بنتا ہے۔ بندہ مقامِ وصل میں ہو یا جدائی میں پریشانی بہر حال ہوتی ہے۔ وہ وصل میں بھی پریشان ہوتا ہے کہ جدائی نہ ہو جائے اور جدائی میں بھی بے چین ہے کہ ختم کب ہو۔

سہ مہتی وصل میں بھی نگر جدائی تمام رات  
وہ آئے تو بھی نیند نہ آئی تمام رات  
سہ نہ آیا وصل میں بھی چین ہم کو !  
گھٹا کی رات اور حسرت بڑھا کی !

یہی محبت جب رب قدوس جل مجدہ سے ہے تو بے چینی سے پاک ہے جو نہی بندے سے وابستہ ہو تو بے چینی ہے اضطراب ہے۔ سورج سے شعاع جب نکلتی ہے تو نہایت صاف شفاف ہے جب رنگین یا گردِ آلود شیشے کے ذریعے آپ کے کمرے میں جاتی ہے تو رنگ دار ہے۔

رب قدوس کی محبت بے قراری سے پاک اس لئے ہے کہ اضطراب و بے چینی نقص ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر نقص سے پاک ہے۔ بے قراری نقص اس لئے ہے کہ بے قراری علم کی کمی اور معرفت کے نقصان سے پیدا ہوتی ہے اور رب قدوس جل مجدہ کا علم کامل بھی ہے اور اکمل بھی۔ یہ بھی یاد رہے جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت خدا کی اطاعت ہے ایسے ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت خدا کی محبت ہے۔ ایمان کی تکمیل ان

دولوں محبتوں سے ہی ہے۔ صرف ایک خدا کی محبت والے کو مومن نہیں کہا جاسکتا۔ اسلام کے علاوہ باقی ادیان کے کاربند لوگ سبھی خدا کی محبت کا دعویٰ کرتے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ربط کو ضروری قرار نہیں دیتے وہ یقیناً مومن نہیں۔ یہ بھی یاد رہے دعویٰ محبت کیلئے محبوب کی اطاعت بھی ضروری ہے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم



## جھوٹا دعویٰ

- امام محمد غزالی علیہ الرحمہ نے اعیاء العلوم میں فرمایا جو شخص چار چیزوں کے بغیر چار چیزوں کا دعویٰ کرتا ہے وہ اپنے دعویٰ میں جھوٹا ہے۔
- ۱۔ جنت کی محبت کا دعویٰ کرتا ہے مگر نیکی نہیں کرتا۔
  - ۲۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا دعویٰ کرتا ہے مگر علماء و صلحاء کو پسند نہیں کرتا۔
  - ۳۔ جہنم سے ڈرنے کا دعویٰ کرتا ہے مگر گناہ نہیں چھوڑتا۔
  - ۴۔ اللہ تعالیٰ کی محبت کا دعویٰ کرتا ہے مگر تکالیف کی شکایت کرتا ہے۔
- حضرت مائی رابعہ بصری علیہا الرحمہ فرماتی ہیں۔

تعصی الالہ و انت تطہر حتبہ

هذا العری فی القیاس بدیع

تو محبت الہی کا دعویٰ کرتا ہے مگر رب کی نافرمانی بھی کرتا ہے مجھے زندگی

کی قسم یہ عجیب بات ہے۔

لَوْ كَانَ حُبُّكَ صَادِقًا لَا طَعْتُهُ

إِنَّ الْمُحِبَّ لِمَنْ يُحِبُّ مُطِيعٌ

اگر تیری محبت سچی ہوتی تو اس کی اطاعت کرتا کہ محب جس سے محبت کرتا ہے اس کی اطاعت کرتا ہے۔

جن لوگوں کو یہ جامِ محبت نصیب ہو گیا اور وہ اس دریائے حقیقت میں ڈوب گئے وہ سرفراز و بے نیاز ہو گئے۔

ذکر المحبة یا مولائی اسکو فی

وہل رایت محباً عنیر سکران

اے اللہ تیری محبت کی یاد نے مجھے مدہوش کر دیا کیا تو نے کسی ایسے محب کو دیکھا جو مدہوش نہ ہو۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم



## اونٹ سے نصیحت حاصل کرو

○ اسی عنوان کے تحت انام محمد غزالی فرماتے ہیں سنہ ہے جب اونٹ

ہو جاتا ہے تو کسی کسی دن چارہ نہیں کھاتا اور اس پر پہلے سے دو

گنا زیادہ بوجھ بھی ڈال دیا جائے تو بخوشی اٹھالیتا ہے کہ اس کا دل یاد

محبوب میں تڑپتا رہتا ہے۔ کھانے پینے کو چھوڑنا زیادہ بوجھ اٹھالینا

اس کے لئے کوئی مشکل کام نہیں۔ انسان کو بھی چاہیے کہ رضائے الہی

کے لئے اپنی ناجائز خواہشات کو ترک کرے۔ اگر اس پر کوئی بوجھ پڑ جائے تو برداشت کرے۔

○ جناب ابراہیم خواص علیہ الرحمہ سے پوچھا گیا محبت کیا شئی ہے۔ فرمایا اپنی صفات و حاجات کو مردہ کر دینے اور اپنے ارادوں کو ختم کر دینے اور اپنے وجود کو ارشادات کے سمندر میں ڈبو دینے کا نام محبت ہے۔ عرض محبتِ الہیہ حاصل کرنے کے لئے دعا بہترین ذریعہ ہے۔  
وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد و آلہ وصحبہ وسلم



## دُعَا سے خُدا کا خوف پیدا ہوتا ہے

○ دُعَا مانگنے میں نواں فائدہ یہ ہے کہ بندے کے دل میں خُدا کا خوف پیدا ہوتا ہے خصوصاً جب اپنے گناہوں کو سامنے رکھ کر معافی چاہے گا تو خشیتِ الہی کی حالت پیدا ہوگی اور خُدا خوفی عظیم نعمت ہے جسے نصیب ہو۔ قرآنِ مقدس نے ایک مقام پر خُدا خوفی کو فرشتوں کی صفت قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے۔

يُخَافُونَ رَبَّهُمْ مِنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ

وہ فرشتے اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور جس چیز کا انہیں حکم دیا گیا ہے وہی کرتے ہیں۔

حالتِ دعا میں جب اپنے جرائم و گناہ سامنے ہوں گے تو خشیتِ الہیہ پیدا ہوگی۔



○ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔  
إِذَا أَقْسَمَ جَسَدُ الْعَبْدِ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ شَحَانَتْ عَنْهُ ذُنُوبُهُ  
يَشْحَانَتْ عَنِ الشَّجِيرَةِ وَرُقَهَا

جب کوئی بندہ خوفِ الہی سے کانپ جاتا ہے تو اس کے گناہ اس کے جسم سے اس طرح جھڑ جاتے ہیں جیسے درخت کو ہلانے سے اس کے پتے جھڑ جاتے ہیں۔

ربِّ قدوس جل مجدہ نے خود انسانوں کو حکم دیا ہے کہ وہ اس سے ڈریں۔  
 ارشاد ہوتا ہے۔

فَلَا تَخْشَوُ النَّاسَ وَاتَّقُونِي

لوگوں سے نہیں مجھ سے ڈرو۔

دعا سے بندے کو قرب نصیب ہوتا ہے اور اس قرب سے ہی عظمت و ہیبت کا پتہ چلے گا جو خشیت کا باعث بنے گا۔ قرآنِ مقدس نے ان لوگوں کا ذکر فرمایا ہے جن کی دعائیں خدا کا خوف بھی ہوتا ہے اور اس سے امید بھی  
 ارشاد ہوتا ہے۔

يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا

وہ اپنے رب کو بلا تے ہیں ڈر اور امید سے۔

○ امام محمد غزالی علیہ الرحمہ نے وقائع الاخبار کے حوالہ سے اپنی کتاب  
 مرقا شفا القلوب میں لکھا ہے "قیامت کے دن ایک شخص کو اس کے  
 گناہوں کی زیادتی کے باعث جہنم میں ڈالنے کا حکم ہوگا۔ اس وقت اس  
 شخص کی پلکوں کا ایک بال اللہ کی بارگاہ میں عرض کرے گا اے اللہ تیرے  
 محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا جو خدا کے خوف سے روتا ہے

اس پر جہنم کی آگ حرام ہو جاتی ہے اور تیسرے خوف سے روایا تھا۔ ربِّ  
قدوس جل مجدہ اس شخص کو اس کے اشکبار آنسو کے بدلے اسے جہنم سے  
آزاد فرمادے گا اور جبرائیل علیہ السلام اعلان کر دیں گے کہ فلاں بن  
فلاں ایک بال کے بدلے میں نجات پا گیا۔

قیامت کے دن جب نفسا نفسی کا عالم بپا ہوگا جہنم سے سخت شعلے  
اٹھیں گے اور حضور علیہ السلام کی امت کی طرف بڑھیں گے اور امت  
کے لے آگ تجھے نمازیوں کا واسطہ ٹھہر جا۔ تجھے صدقہ دینے والوں کا  
واسطہ ٹھہر جا مگر آگ مسلسل بڑھتی رہے گی۔ تب سیدنا جبریل علیہ السلام  
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پانی کا ایک پیالہ پیش کریں گے اور عرض  
کریں گے یا رسول اللہ آپ اس پانی کے چھینٹے ماریں۔ آپ چھینٹے ماریں  
گے تو آگ بجھ جائے گی۔ حضور علیہ السلام جبریل علیہ السلام سے اس پانی  
کے متعلق دریافت فرمائیں گے کہ یہ ہے کیا۔ جبریل علیہ السلام عرض کریں گے  
یا رسول اللہ یہ آپ کی امت کے آنسو تھے جو خوفِ خدا سے بہے تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم دعائیں فرمایا کرتے تھے اے اللہ مجھے ایسی  
آنکھیں عطا کر جو تیرے خوف سے رونے والی ہوں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ایسا بندہ مومن نہیں جس کی  
آنکھوں سے خوفِ خدا سے مکھی کے پر کے برابر آنسو بہے اور پھر جہنم سے  
جلا دے۔

عینتی هل لا تبکیان علی زنبی

تناشر عمری من یدی ولا ادری

اے میری دونوں آنکھو میرے گناہ پر کیوں نہیں روتیں میری عمر برباد

ہو گئی اور مجھے پتہ بھی نہ چل سکا۔

أَلَا يَا عَيْنٌ فَنَابِتْهَلِي بِجَسَدٍ

وَمِنْ يَبْكِي عَلَى الْعَصِيَانِ بَعْدِي

اے آنکھ آج وقت ہے ہمت کر کے رولے پھر میرے گناہوں  
پر میرے بعد کون روئے گا۔

قرآنِ مقدس نے ایک مقام پر خوفِ خداوندی کی نعمت کو اس  
طرح ذکر فرمایا ہے۔

وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ

فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَىٰ۔

اور جو اپنے رب کے سامنے کھڑے رہنے سے ڈرا اور اپنے نفس کو خواہشات  
سے روک لیا تو اس کا ٹھکانا جنت ہے۔

ایک اور مقام پر انسانوں کو ڈرنے کا حکم دیا گیا۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ

لِأَنَّ لَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ عَذَابًا شَدِيدًا

وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَىٰ جَسَدِهِ مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

## سلام و رضا کا تحفہ

○ امام محمد غزالی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب "مکاشفة القلوب" میں ہر الریاض

کے حوالہ سے ایک حدیث شریف نقل کی ہے۔ قیامت کے دن جب

ایماندار جنت میں بھیج دیئے جائیں گے تو ان کی عظمت و احترام کے باعث

ان کے لئے فرشتے بچھا دیئے جائیں گے۔ طرح طرح کی نعمتیں جن دی جائیں گی وہ اس اکرام پر حیران ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان پر مزید العام فرمانے کے لئے فرشتوں کو حکم دے گا ان کے آگے سے پردے ہٹا دو کہ میری زیارت بھی کریں فرشتے عرض کریں گے یا اللہ یہ تیری زیارت کیسے کر سکیں گے یہ تو گنہگار تھے حکم ہو گا تم صحابہ ہٹا دو یہ میرے خوف سے رونے والے تھے، دیدار کے امیدوار تھے۔ زیارت کرتے ہی یہ لوگ سر بسجود ہو کر خدا کا شکر بجا لائیں گے اور بارگاہِ قدس سے حکم ہو گا۔

سَلَامٌ عَلَيْكُمْ عِبَادِي رَضِيْتُ عَنْكُمْ

میرے بندو تم پر سلام ہو میں تم پر راضی ہوں

هَلْ رَضِيْتُمْ عَنِّي

کیا تم بھی مجھ سے راضی ہو

جنتی عرض کریں گے یا اللہ ہم تجھ پر کیسے راضی نہ ہوں گے تو نے ہمیں نعمتیں دیں نہ کسی کان نے سنا نہ کسی دل میں تصور گزرا نہ کسی آنکھ نے دکھا۔

○ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر خشیتِ الہی کے غلبہ کا یہ عالم تھا جب بھی آپ کسی آیتہ کریمہ کی تلاوت سنتے روتے روتے بے خود ہو جاتے فرمایا کرتے کاش میری ماں مجھے نہ جنتی۔ کاش میں ایک تنکا ہوتا۔ آپ کے چہرے پر آنسو بہنے کی وجہ سے داغ پڑ گئے تھے۔

○ خدا خونی کے سلسلہ میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد بھی پیش نظر رہے۔

لَا يَلِيْجُ النَّارَ مَنْ بَلِيَ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ حَتَّى يَعُوْدَ اللَّبَنُ

فی الصَّوْمِ

خدا کے خوف سے رونے والا جہنم میں داخل نہیں ہوگا جیسے دودھ دو بارہ  
تھنوں میں نہیں جاتا۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم

○ خدائے قدوس جل مجدہ سے ڈرنے کی فضیلت میں بہت سی آیات  
روایات ملتی ہیں۔ ایک مقام پر اپنی خشیت کو علم کے ساتھ وابستہ فرمایا۔

إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ

اللہ تعالیٰ جل مجدہ سے ڈرتے اس کے بندوں سے وہی ہیں جو علم والے ہیں۔  
ڈر کے لئے علم لازم ٹھہرا ہے۔ ظاہری طور پر بھی اسے دیکھا جائے تو صورت  
حال کھل جاتی ہے۔ جو ان باہمت آدمی کے سامنے شیر آجائے تو وہ یقیناً  
ڈر جائے گا مگر یہی برسیر چند ماہ کے معصوم بچے کے پاس کھڑا دھاڑتا ہے  
تو بچے پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوگا۔ فرق یہی سمجھ آتا ہے کہ جو ان آدمی کو علم  
تھا کہ شیر ہے بچے کو پتہ نہیں یہ کیا ہے۔ جس قدر بندے کو علم و معرفت  
الہی نصیب ہوں گے خدا کا خوف بڑھے گا۔

○ ایک مقام پر اللہ تعالیٰ جل مجدہ نے اپنی رضا کو بھی خشیت سے  
متعلق فرمایا ہے۔

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ذَلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهُ

اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی یہ عظیم اجر اس  
کے لئے ہے جو خدا سے ڈرا۔

رضا خوف کا ثمرہ ہے اور خوف علم کا۔ خدا سے ڈرنے والوں کی یہ عظمت ہو  
گی کہ قیامت کے دن ان کا ساتھ رفیقِ اعلیٰ کا ساتھ ہوگا۔

○ ایک مقام پر قرآن مقدس نے تعظیم و تکریم کا معیار ہی تقویٰ اور

خدا خوفی قرار دیا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔

إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ اتَّقَاكُمْ

اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں سے زیادہ عزت والا وہی ہے جو متقی زیادہ ہے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ جیبہ بحمد و علی آلہ وصحبہ وسلم

○ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ وَأَسَّ الْجَلْمَةَ مَخَافَةَ اللَّهِ

حکمت و دانائی کی اصل خدا کا خوف ہے۔

○ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ

سے فرمایا اگر تم کو میرا ملنا مطلوب ہو تو (میری نافرمانی) کا ڈر زیادہ رکھنا۔

○ سیدنا فضیل علیہ الرحمہ فرماتے ہیں جو بندہ خدا سے ڈرتا ہے خوف

اس کو ہر طرح کی بہتری سکھا دیتا ہے۔

○ حضرت شبلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں میں جب خدا سے ڈرتا ہوں تو میرے

سامنے حکمت و عبرت کا ایک ایسا دروازہ کھل جاتا ہے جو میں نے کبھی

نہیں دیکھا۔

○ حضرت یحییٰ بن معاذ فرماتے ہیں جو مومن خدا سے ڈرتا ہے اس کے

پچھے دو نیکیاں ہوتی ہیں۔ اول عذاب کا خوف دوسرا معافی کی امید تو وہ

برائی ان دونوں خوف ورجاء کے درمیان ہو جاتی ہے۔

○ ابن حیان اور بیہقی نے ابن عباس سے یہ روایت نقل کی ہے حضور

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ خَافَ اللَّهَ تَعَالَى أَخَافَ كُلَّ شَيْءٍ

جو خدا سے ڈرے اس کی ساری کائنات اس سے ڈر گئی۔

جس نے غیر اللہ سے ڈرنا شروع کیا اللہ تعالیٰ اسے ہر شئی سے ڈراتا ہے۔

○ ایک اور حدیث شریف میں ارشاد ہے۔

أَتَمَّكُمْ عَقْلاً أَشَدَّكُمْ خَوْفاً

تم میں کامل عقل والا وہ ہے جو خدا سے ڈرتا ہے۔

○ حضرت ذوالنون مصری فرماتے ہیں خدا سے ڈرنے والے کا دل نرم ہو جاتا ہے۔ خدا سے محبت پختہ ہو جاتی ہے اور عقل درست ہو جاتی ہے۔

○ حضرت یحییٰ علیہ الرحمہ سے پوچھا گیا قیامت کے دن سب سے زیادہ امن میں کون ہوگا۔ فرمایا جو دنیا میں سب سے زیادہ خدا سے ڈرتا ہے۔

○ سیدنا حسن بصری رضی اللہ عنہ سے لوگوں نے کہا ہم ایسے لوگوں میں بیٹھتے ہیں جو ہر لمحہ ہمیں ڈراتے ہی رہتے ہیں اور ہمارے دل پریشان رہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا تمہیں مبارک ہو۔ تمہیں ایسی محفلیں نصیب ہیں جن میں خدا ٹوٹی کا ذکر رہتا ہے۔ ان لوگوں کی محفلوں سے بچو جو تمہیں بے خوف کر دیں۔

○ حضرت ابوسلیمان دارانی فرماتے ہیں جس دل سے خوف الگ ہو جاتا ہے وہ خراب ہو جاتا ہے۔

○

## دُعَا میں رونا نصیب ہوتا ہے

○ دعامانگنے میں دسواں فائدہ یہ ہے کہ رونا نصیب ہوتا ہے۔ بارگاہِ قدس میں اپنے گناہوں کو یاد کر کے رونا عظیم نعمت ہے۔

○ حضرت عقبہ بن عامر فرماتے ہیں میں نے دربارِ رسالت میں عرض کی یا رسول اللہ نجات کی کیا صورت ہے۔ فرمایا زبان بند رکھ اور اپنی خطاؤں پر رویا کر۔

زبان کا ذکر فرمانے میں حکمت ہے۔ بہت سے گناہ زبان سے صادر ہوتے ہیں۔ کلماتِ کفریہ، جھوٹ، غیبت، گالی وغیرہ گناہوں کا صدور زبان ہی سے ہوتا ہے۔

○ ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ آپ کی امت میں سے کوئی ایسا شخص بھی ہوگا جو بلا حساب جنت میں داخل ہوگا۔ فرمایا ہاں جو اپنے گناہوں کو یاد کر کے روئے گا وہ بلا حساب جنت میں داخل ہوگا۔

○ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کو جو لوگ عرش کے سائے میں ہوں گے ان میں سے ایک وہ ہے جو خدا کے حضور اپنے گناہوں کو یاد کر کے روئے۔

○ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو اپنے گناہوں کو یاد کر کے روئے ورنہ رونے کی صورت تو بنا لے۔

○ حضرت محمد بن منکدر علیہ الرحمہ جب یادِ الہی میں روتے تو اپنے آنسوؤں کو چہرے پر مل لیتے اور فرماتے مجھے خبر ملی ہے جس جگہ آنسو لگ جائیں گے وہاں جہنم کی آگ نہ پہنچ سکے گی۔

○ سیدنا عبد اللہ بن عمر فرماتے ہیں جتنا ہو سکے گریہ کرو۔ اگر یہ نہ ہو سکے تو رونے کی شکل بنا لو۔ اس لئے کہ اگر تم میں سے کوئی خوفِ خدا سے رونے کی حقیقت کو جان لے تو اتنا پیچھے کہ دم گھٹ جائے اور اتنی نماز



پڑھے کہ کمر ٹوٹ جائے۔

○ حضرت ابوسلیمان دارانی فرماتے ہیں جس کسی کی آنکھ آنسوؤں سے ڈبڈبائے گی اس کے چہرے پر قیامت کے دن غبار اور ذلت نہیں آئے گی اور اگر اس کے آنسو بہیں گے تو پہلے قطرے سے ہی آگ کے سمندر سرد ہو جائیں گے اور اگر کوئی درد والا جماعت میں روئے گا تو اس رونے کی برکت سے پوری جماعت عذابِ الہی سے بچ جائے گی۔

○ حضرت کعب احبار فرماتے ہیں اللہ کی قسم مجھے یادِ الہی اور خوفِ خدا میں رونا اس سے کہیں زیادہ اچھا لگتا ہے کہ سونے کا ایک پہاڑ غیرت کر دوں۔

○ حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں میری آنکھ سے آنسو کا نکلنا مجھے ایک ہزار دینار خرچ کرنے سے بہتر نظر آتا ہے۔

○ حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ سے ہے ہم ایک دن بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے ہمیں ایسی نصیحتیں فرمائیں کہ آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ دل نرم پڑ گئے۔ جب گھر واپس پہنچے تو اپنے اندر وہ حالت نہ پائی نہ آنسو تھے اور نہ دل کی وہ حالت تھی۔ اسی پریشانی میں گھر سے باہر نکلے۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہو گئی۔ میں نے بے خودی میں کہا ابو بکر میں حنظلہ منافق ہو گیا۔ سیدنا صدیق اکبر نے فرمایا حنظلہ حوصلہ کر تو منافق نہیں ہوا۔ میں بارگاہِ رسالت میں بھی حاضر ہوا اور بار بار یہی کہہ رہا تھا حضور میں منافق ہو گیا۔ آپ کی بارگاہ میں حالت اور ہوتی ہے گھر جاؤں تو حالت اور ہوتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حنظلہ اگر تم ہمیشہ اسی حالت میں رہو تو فرشتے تمہیں، تمہارے راستوں

میں، بستروں میں مصافحہ کریں مگر ہر ایک بات کے لئے ایک وقت ہے۔  
وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم

## ○ خدا سے شرفِ ہمکلامی

○ دعا مانگنے میں گیارہواں فائدہ یہ ہے کہ بندے کو اپنے ربِّ قدوسِ جل مجدہ سے شرفِ ہمکلامی نصیب ہوتا ہے جو بہت بڑا اعزاز ہے جب بندہ دعا میں اپنی درخواستیں پیش کرتا ہے تو ظاہر ہے ان کا جواب آسمان میں ہوگا یا نفی میں۔ صورت جو بھی ہو ہمکلامی ضرور ہے۔ قرآنِ مقدس نے ربِّ قدوس سے ہمکلامی کو ایک عظیم درجہ قرار دیا ہے۔

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ مِنْهُمْ مَنْ كَلَّمَ اللَّهُ

وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ

یہ رسول ہیں ہم نے ان کو ایک دوسرے پر افضل کیا ان میں کسی نے اللہ تعالیٰ سے کلام کیا اور بعض کو اس پر بھی بلند درجوں سے نوازا۔

اس آیت مبارکہ میں سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی عظمت کو ذکر فرمایا

کیا کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے ہمکلامی کا شرف حاصل کیا۔ اس سے اگلے حصہ میں اس سے بلند و بالا درجہ والوں کا ذکر ہے اور وہ حضور سید عالم

صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ والا صفات ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبی کو حبیب اس شرف سے نوازا ہے تو اسکی کئی صورتیں ہیں۔

۱ — دل میں ڈال کر۔ اسے وحیِ خفی کہتے ہیں۔

۲ — یا حجاب کے پیچھے سے۔

۳ — یا فرشتہ کے ذریعہ سے

۴ — یا بلا واسطہ ظاہر ہو کر۔

قرآنِ مقدس نے پہلی تین صورتوں کو اس طرح بیان فرمایا ہے۔

مَا كَانَ لِشَيْءٍ أَنْ يُلْقِيَ اللَّهُ إِلَيْهِ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَائِ

حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا فَيُوحِيَ بآذَانِهِ مَا يَشَاءُ

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اپنے عام بندوں سے ہمکلامی کے لئے دعا کا حکم دیا۔

أَدْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ

دعا تم مانگو قبول میں کروں گا۔

یہ شرف ہمکلامی ہے۔

وحی کی چوتھی صورت شبِ معراج ہے۔ دل میں آتا نہیں۔ جبرائیل علیہ السلام نہیں۔ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ کا منظر ہے۔ أَوْحَىٰ إِلَىٰ عَبْدِهِ مَا أَوْحَىٰ کا ارشاد ہے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ نبیہ محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم



دُعَا سے فاصلہ ہو جاتا ہے

○ دعائے مانگنے کا بار ہوا سے فائدہ یہ ہے کہ بندہ کی منزل مقصود بارگاہِ قدس ہے وہاں تک جانے کے لئے یہ راستہ آسانی ترین بھی ہے

اور مختصر ترین بھی۔ نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ۔ جہاد۔ صدقہ خیرات جتنے بھی اسلامی احکامات و عبادات ہیں یہ سبھی راستے ہیں اور بارگاہِ قدس تک جاتے ہیں۔ انہی راہوں پر چل کر بھی منزلِ مقصود تک پہنچا جاسکتا ہے مگر یہ سبھی راستے وقت بھی لیتے ہیں محنت بھی اور مال بھی۔ ایسے ہی روحانی راستوں میں مختصر ترین راستہ دعا ہے۔ جو کہ بندے نے کہا يَا اللّٰهُ فُورًا جَوَابًا لَّا لَبِيْكَ يَا عَبْدِيْ میرے بندے میں حاضر ہوں۔ تعلق جوڑ گیا اور تمام عبادات و ریاضیات کا مقصد بھی یہی ہے کہ بندے کا تعلق خدا سے ہو جائے۔ الحمد للہ یہ ساری صورتیں دعا میں بدرجہ اتم پائی جاتی ہیں۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم



## دُعا خدا سے اُمیدوں کا منظر ہے

○ دعا مانگنے کا تیر لھواں سے فائدہ یہ ہے کہ بندے کو خدا سے امید پیدا ہو جاتی ہے۔ خدا کے غضب سے ڈر اور اس کی رحمت سے امید دونوں کا ہونا ایمان کے لئے بڑا ضروری ہے۔

اَلْاِيْمَانُ بَيْنَ الْخَوْفِ وَالتَّرَجَا

ایمان ڈر اور امید کی درمیانی راہ کا نام ہے۔

دعا میں ربِّ قدوس سے بندے کی امیدوں کا سلسلہ بڑا نمایاں دکھائی دیتا ہے۔ بندے ساری دنیا سے مایوس ہو کر اپنے ربِّ قدوس کے دروازے

پر رک جانا، مانگنا اور پھر بار بار مانگنا یہ اس سے امید ہے جو عبادت ہے۔  
قرآن مقدس نے ایک مقام پر مومنین، ہدایت یافتہ اور مجاہدین فی سبیل اللہ  
کا ذکر فرما کر ان پر مہرِ ثبوت کی۔

أُولَئِكَ يَرْجُونَ رَحْمَةَ اللَّهِ

وہی لوگ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے امیدوار ہیں۔

امیدیں تو اور لوگ بھی دالستہ رکھتے ہیں مگر استحقاق اُنہیں کو ہے جو  
ایمان، جہاد، ہدایت کی نعمتوں سے نوازے گئے۔ خدا کے ڈر سے  
اس کی عبادت کر کے مانگنا اور ہے اس کے بے پایاں احسانات کی امید  
سے مانگنا دوسرا پہلو ہے۔ واضح ہوتا ہے کہ محبت دوسرے سے زیادہ  
ہوگی اور دعا احسانات کی امید سے مانگنا ہے۔ ربِّ قدوس جل مجدہ  
نے بندوں کو اپنے دامنِ امید سے وابستہ رہنے کیلئے یہی حکم دے دیا۔

لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ

رب کی رحمت سے مایوس نہ ہونا

دوسری جگہ پر مایوسی کو کفار کا عمل قرار دیا۔

لَا تَيْسُرُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّهُ لَا يَيْسُرُ مِنْ رَوْحِ

اللَّهِ إِلَّا الْكٰفِرُونَ

رب کی رحمت سے مایوس نہ ہونا رب کی رحمت سے ناامید تو کافر

ہوتے ہیں (مومن نہیں)

اس مسئلہ امید کو ایک اور حدیث قدسی میں اس طرح واضح فرمایا گیا۔

أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي لِي

میں اپنے بندے کے خیال (ارادہ) کے ساتھ ہوں۔

اس حدیثِ قدسی نے امید کے مسئلہ کو اور اجلا کر کے بیان کر دیا اور بندے کو حوصلہ دے دیا ہے کہ جیسے تیرے ارادے ہوں گے میں ویسے ہی کرتا جاؤں گا۔

○ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نزع کی حالت میں ایک صحابی کے ہاں تشریف لے گئے۔ اس سے پوچھا کس حال میں ہو۔ اس نے عرض کی حضور گناہوں سے ڈرتا ہوں رحمت کا امیدوار ہوں۔ آپ نے فرمایا جس بندے کے دل میں یہ دو چیزیں اکٹھی ہو گئیں اللہ تعالیٰ اس کی توقعات پوری فرما دیتا ہے۔

○ سیدنا داؤد علیہ السلام پر وحی نازل ہوئی۔ داؤد مجھ سے محبت کر اور جو مجھ سے محبت کرے اس سے بھی محبت کر اور مجھے مخلوق کے دلوں میں محبوب بنا۔ عرض کی یا اللہ محبوب کیسے بناؤں۔ فرمایا میرا ذکر بہتر انداز میں کر۔ نہایت خوبی سے کر۔ میرے احسانات بیان کر اور ان کو یاد دلایا کر۔ سوائے احسانات کے وہ کچھ نہیں جانتے۔

○ ایان ابن ابی عیاش اکثر و بیشتر لوگوں کو خدا سے امیدیں بندھایا کرتے تسلی دلایا کرتے۔ ان کی موت کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا اور پوچھا ایان کیسے گزری۔ فرمایا رب تعالیٰ نے مجھ سے پوچھا تو لوگوں سے کو ایسی باتیں کیوں سنایا کرتا تھا۔ میں نے عرض کی اس لئے کہ لوگوں کے دلوں میں تجھے محبوب بنا دوں۔ حکم ہوا جاؤ ہم نے تمہیں معاف کر دیا۔

○ یحییٰ بن اکثم علیہ الرحمہ کو موت کے بعد خواب میں دیکھا گیا۔ دیکھنے والے نے پوچھا وہاں معاملہ کیسا رہا۔ فرمایا میری جواب طلبی ہوئی۔ گناہ گنوائے گئے۔ مجھ پر سخت خوف طاری ہوا کہ اب سخت سزا ہوگی۔ میں نے

عرض کی یا اللہ مجھے تیرا حال اس طرح کا تو نہیں ملا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تجھے میرا حال کس طرح کا ملا ہے۔ میں نے عرض کی مجھے تو یہ حدیث ملی تھی کہ تو بندے کے خیال کے ساتھ ہے اور میرا خیال تیرے ساتھ یہ ہے تو عُفُور ہے تو رحیم ہے تو کریم ہے۔ بس حکم ہوا جاؤ ہم نے بخش دیا۔ بنی اسرائیل کا ایک خطیب لوگوں کو رحمتِ الہی سے ناامید کیا کرتا تھا اور لوگوں پر سختی کرتا تھا۔ مرنے کے بعد اسے پریشان حال دیکھا گیا اور پوچھا تیرا یہ حال کیسے ہوا۔ کہا رب تعالیٰ نے مجھے فرمایا تو لوگوں کو ہم سے ناامید کیا کرتا تھا آج ہم نے تجھے اپنی رحمت سے ناامید کر دیا۔ بہر حال دعا اللہ تعالیٰ سے امیدوں کا بہترین مظہر ہے۔ دعائیں دلچسپی لی جائے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ جیبہ محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم

## انبیاء اولیاء کا ساتھ

○ دُعا مانگنے میں چودھواں سے فائدہ یہ ہے کہ دعا مانگنے والا انبیاء علیہم السلام، اولیاء عظام، مقرب فرشتوں، عابدین و زاہدین میں شمار ہونے لگتا ہے کہ یہ تمام مقدس شخصیتیں اپنی لاکھ عظمت کے باوجود مصروفِ دعا رہے اور ہیں۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ جیبہ محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم

## کوئی دُعا ضائع نہیں جاتی

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ما من مسلم يدعو بدعوة لا یس منها اثم ولا قطعة

رحم الا اعطاه الخ

جب کوئی مسلمان کوئی ایسی دعا کرتا ہے جس میں گناہ اور قطعِ رحمی کی درخواست نہ ہو تو اللہ تعالیٰ تین چیزوں میں سے ایک چیز یقیناً اسے عطا فرمادیتا ہے یا تو فوراً قبول کر لی جائے گی یا آخرت کا ذخیرہ بنا دی جائے گی یا پھر اس سے کوئی بُرائی دور کر دی جائے گی۔ (مشکوٰۃ)

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ جیبہ محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم

## آدابِ دُعا

○ صرف اپنے لئے ہی دعا نہ کی جائے بلکہ عزیزوں دوستوں ملتِ اسلامیہ کے افراد کو شامل کر لیا جائے، صلحاء، اہل اللہ، مساکین، غرباء کو اپنی دعا میں شامل کرنے سے دُعا قبولیت کے زیادہ قریب ہو جائے گی حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غائب کی دُعا غائب کے لئے قبول ہوتی ہے۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ کے ارشاد فرمانے میں بھی یہ سبق ملتا ہے۔ تنہا نماز پڑھ رہا ہو پھر دعا میں صیغہ جمع کا ہی استعمال ہوگا۔ دوسرے



کے لئے دعا کرنا اس کی مدد بھی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک بندہ کسی کی مدد میں رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرماتا ہے۔  
 و صلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد و علیٰ آلہ و صحبہ وسلم

## دُعَا میں مہیاہِ رومی اختیار کی جائے

○ نتیجہ نظر نہ آنے پر دعا چھوڑنے دی جائے۔ قبول کرنا نہ کرنا میرے رب کا کام ہے۔ میرے ذمہ ہے میں دعا مانگتا چلا جاؤں کہ دعا بجائے خود ایک عبادت ہے۔ دعا اونچی آواز سے ہو یا آہستہ سے دونوں طرح جائز ہے۔ مگر قرآنِ مقدس کے ارشاد سے درمیانی آواز سے ارشاد ہوتا ہے۔  
وَلَا تَجْهَرُ بِصَلواتِكَ وَلَا تَخَافُتْ بِهَا وَاتَّبِعْ بَيْنَ ذَٰلِكَ

### سَبِيلًا

اپنی دعا کے لئے اونچائی اور نیچائی کا درمیانی راہ اختیار کرو۔  
 و صلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد و علیٰ آلہ و صحبہ وسلم

## دُعَا جس زبان میں بھی کر لی جائے

○ قرآن و حدیث میں وارد شدہ دعاؤں کو انہیں عربی کلمات میں ادا کر سکے تو اجر ہوگا کہ یہ دعائیں انبیاء علیہم السلام اور سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانوں پر جاری ہوئیں قبولیت ہوگی۔ تاہم دعائیں

رقتِ قلبی، عجز و انکساری اور آہ و زاری کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ یہ صورت حال جس زبان سے، جس طرح، جس حال میں نصیب ہو حاصل کرنے چاہیے۔ بندے کی یہ حالت دعا کو قبولیت کے قریب کر دیتی ہے۔ ذوق میں اضافہ کرتی ہے۔ اگر دعا مانگتے وقت یہ رقت پیدا ہو گئی تو کسی کے آجانے پر یا سن لینے پر خاموش نہ ہو شرم نہ کرے کہ یہ کیا کہے گا۔ اس حالت سے باہر آنا اس کی محرومی ہوگی۔ خدا سے تکبر و غرور ہوگا۔ اللہ تعالیٰ پناہ دے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد و علیٰ آلہ و صحبہ وسلم

## دُعَا سے پہلے طہارت ضروری ہے

○ دعا سے پہلے جسم، لباس، جگہ، دل کی طہارت، خیالاتِ فاسدہ کو دل سے نکالنا، حقہ سگریٹ، پیاز لہسن کی بدبو کو مسواک سے دور کرنا دعا کو قبولیت کے قریب کر دیتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسواک رب کو راضی کرنے والی ہے۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد و علیٰ آلہ و صحبہ وسلم

## عافیت میں بھی دعا کی جائے

○ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْتَجِيبَ اللَّهُ لَهُ الدُّعَاءَ عِنْدَ الشَّدَائِدِ  
وَالْكَرْبِ فَلْيَكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرَّفَا

فرمایا جو چاہتا ہے مشکلات و مصائب میں اس کی دعا قبول ہو تو اسے چاہئے  
صحت و عافیت کے دوران زیادہ دعا مانگا کرے  
وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد و علیٰ آلہ و صحبہ وسلم

## دُعَا میں مایوسی نہ ہو

○ اپنے آپ کو شدید مجرم و گنہگار سمجھ کر مایوسی کا شکار ہو کر دعا نہ چھوڑی  
جائے۔ دعا تو شیطان کی بھی قبول ہو گئی تھی اور اسے قیامت تک بہت مل  
گئی۔ ارشادِ خداوندی ہے: "إِنَّكَ مِنَ الْمُنْتَظِرِينَ" اس پر گواہ ہے  
یہ ٹھیک ہے بندہ مجرم ہے گنہگار ہے مگر اس کی شانِ رحیمی بھی تو پیش نظر  
رہنی چاہیے وہ ارحم الراحمین ہے۔

۱۔ اے کریم جو تو اپنے غیب کے خزانے سے ہر منکر متکبر کو رزق لے رہا ہے  
گبر و ترس و ظیفہ خور داری  
دوستاں را کجا کنی محسروم  
تو کہ با دشمنان نظر داری  
تو اپنے دوستوں کو کیوں محروم فرمائے گا تو تو اپنے دشمنوں کی بھی نگہبانی فرماتا ہے  
وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد و آلہ و صحبہ وسلم



## دُعا قبول ہونے میں جلدی نہ کرے

○ دعا قبول ہونے میں جلدی سے کام نہ لے اور اپنے عقیدے کو مضبوط کر کے اپنے ربِّ قدوس کے دروازے پر جم کر بیٹھا رہے۔ اگر کام میں تاخیر دنیا میں برداشت کر لی جاتی ہے تو ربِّ قدوس سے جلدی کیوں؟ زمین کی فرد حاصل کرنے کے لئے پٹواری صاحب کے دفتر اور گھر کے سینکڑوں حکمگوارہ ہو سکتے ہیں تو اپنے ربِّ قدوس کے دروازہ پر چند دن بیٹھنا کیوں پسند نہیں؟ دنیا دار لوگ اپنے سائل کو غصہ کریں جھڑکیاں دیں پھر بھی وہ ڈٹا ہوا ہے تیرا رب تجھے پیار سے بلائے، عطا فرمائے پھر بھی تیز اور جلد باز ہے۔  
وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

## دُعا یقین کیساتھ مانگی جائے

○ دعائانگے وقت ربِّ قدوس جل مجدہ کی ذات والاصفات پر مکمل یقین ہو کہ وہ میری دعا کو سن رہا ہے اور قبول فرما رہا ہے۔ کمزور ارادہ اور گوگو کی حالت میں نہیں بلکہ ٹھوس ارادہ اور کامل یقین کے ساتھ دعا کی جائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ادْعُوا اللَّهَ تَعَالَىٰ وَأَنْتُمْ مُوقِنِينَ بِهِ

اللہ تعالیٰ سے اس حال میں دعا مانگو کہ تمہیں قبولیت کا یقین ہو۔

قبولیت کا محکم یقین، مانگتے رہنے کا مسلسل عمل دعا کو قبولیت تک پہنچا دیتا ہے۔

مجمع الزوائد ص ۱۴۸

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

## دُعائیں والدین شامل کئے جائیں

○ اپنی دعائیں والدین، مشائخ، اساتذہ کو شامل کر لیا جائے کہ ان کا بھی ہم پر حق ہے کہ دعا کریں۔ والدین کے لئے دعا کرنا سنتِ قدیمہ ہے۔ سیدنا نوح علیہ السلام نے بارگاہِ قدس میں عرض کی۔

رَبِّ اغْضُرْ لِيْ وَلِيَّوَالِدِيْ

اے اللہ مجھے اور میرے والدین کو بخش دے۔

سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے عرض کی۔

رَبَّنَا اغْضُرْ لِيْ وَلِيَّوَالِدِيْ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ

والدین کے لئے دعا کرنے کا حکم بھی دیا گیا ہے۔

وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهَا كَمَا رَّبِّيَّانِيْ صَغِيْرًا

اے اللہ میرے والدین پر رحم فرما جیسے انہوں نے مجھے بچپن میں پالا۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

## دُعائیں حاضرین آمین کہیں

○ اجتماعی صورت میں دعا کی جائے تو حاضرین و سامعین آمین سے آمینے کئے جائیں۔ عام طور پر ہر شخص اپنے اپنے الفاظ میں کہتا رہتا ہے جو خلافِ ادب ہے۔ جماعت کی شکل میں درخواست ایک پیش کرتا ہے آداب بھی ملحوظ رکھتے ہیں۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام دعا فرماتے تھے اور جناب ہارون علیہ السلام آمین کہتے تھے۔ الفاظ یہ ہیں۔

اِسْتَنْابِسْتَهُ هَارُونَ فَإِنَّ مُوسَىٰ كَانَ يَدْعُو وَهَارُونَ يُؤْمِنُ

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ جیبہ محمد و آلہ وصحبہ وسلم

## دُعائیں توجہ نہ بٹے

○ دعائیں مانگتے ہوئے ادھر ادھر جھانکنے سے بچا جائے کہ ایسا کرنا حضورِ قلب اور رقت کو دور کر دے گا۔ دعائیں ترنم، تکلف، راگ سے کنارہ کیا جائے کہ امورِ محرومی کا باعث بن جاتے ہیں۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ جیبہ محمد و علیٰ آلہ وصحبہ وسلم

## دُعائیں آہ و زاری کی جائے

○ دعائیں عاجزی اور گریہ زاری کو لازم بنایا جائے۔

مَنْ كَانَ أَضْعَفَ كَانَ الرَّبُّ بِهِ أَلْطَفُ

جو زیادہ کمزور، عاجز ہوگا اللہ تعالیٰ اس پر زیادہ مہربان ہوگا۔

حدیث شریف میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "میں دعائیں عاجزی کرنے والے کو دوست رکھتا ہوں" طبرانی نے الدعائیں۔ ابن عدی نے الکامل میں۔ امام ترمذی نے النوادر میں۔ بیہقی نے شعب ایمان میں اسے درج کیا ہے۔

سے زور را بگزار زاری را بگسیر  
 رحم سوئے زار آید لے فقیر  
 طاقت چھوڑے عجز اختیار کو لے رحم عجز و انکسار پر ہی آتا ہے۔

سے تانہ گرید ابر کے خند چمن  
 تانہ گرید طفل کے جوش لبین  
 جب تک بادل نہ برے سبزہ کیسے ہوگا جب تک بچہ نہ روئے ماں  
 کی چھاتیوں میں دودھ کیسے جوش مارے گا۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد و علیٰ آلہ و صحبہ وسلم



## دُعائیں سوال بار بار کی جائے

○ ایک دعا کو بار بار دہرائے۔ بار بار سوال کرے وہ ناراض نہیں ہوتا بلکہ خوش ہوتا ہے کہ وہ خود مانگنے کا حکم دیتا ہے اور نہ مانگنے پر غضب فرماتا ہے

مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللَّهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ

جو سوال نہیں کرتا اللہ اس پر ناراض ہوتا ہے۔

اللہ يغضب ان تركت سواله ، و بنی آدم حين يسأل يغضب  
 اولاد آدم سے مانگا جائے تو وہ ناراض ہوتی ہے اور خدا سے نہ مانگا

جائے تو وہ ناراض ہوتا ہے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم



## دُعائے کھلے ہاتھوں مانگی جائے

○ کھلے ہاتھوں سے دعا مانگی جائے۔ کپڑے میں چھپے ہوئے نہ ہوں جیسے سردی کے دنوں میں عام نمازی دیکھے جاتے ہیں۔ ہاتھ پھیلا نا عاجزی ہے اور چھپانا اس عاجزی میں منحل ہے۔ اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں علیہ الرحمۃ نے اس پر اس طرح تبصرہ فرمایا "جیسے عمامے کے پیچ پر سجدہ مکروہ ہوا کہ سجدہ سے اصل مقصد عاجزی ہے اور دستار اس عاجزی میں منحل ہو رہی ہے۔"

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم



## دین و دنیا دونوں کیلئے دعائے کجائے

○ دعا مانگنے میں دین و دنیا سمجھی کے لئے التجا کی جائے۔ صرف حصولِ جنت یا آخرت کی بہتری ہی نہ مانگے۔ دنیا میں عزت کی زندگی، دین کی پابندی، خدمتِ خلق کا جذبہ لوگوں سے حسرتِ سلوک کا انداز سمجھی کچھ مانگا جاسکتا ہے۔ قرآنِ مقدس نے اس سلسلہ میں ہدایت دے دی ہے



دعا سکھا دی ہے۔

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً

یہ اشکال پیدا نہیں ہونا چاہیے کہ آیت میں دنیا کو اولیت دی گئی ہے اور آخرت کو دوسرے درجہ پر رکھا گیا ہے۔ دنیا کی اچھائی سے مراد بھی وہ نیکیاں ہیں جو آخرت میں کام آئیں لہذا اشکال نہیں۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ جیبہ محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم

## دُعا عمل صالح کے وسیلے سے کی جائے

○ اپنی نیکیوں میں جو عمل خالصتاً اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کیا گیا نظر آئے اس کے توسل سے دعا مانگے قبولیت کے قریب ہوگی۔ جیسے بخاری شریف کی وہ مشہور حدیث اس کی دلیل ہے۔ "تین آدمی ایک پہاڑ کے غار میں پھنس گئے۔ نکلنے کی صورت نظر نہ آئی تو ہر ایک نے اپنا اپنا عمل صالح اللہ کے حضور پیش کر کے نجات چاہی۔ غار کے منہ سے پتھر ہٹ گیا۔ ایک نے عرض کی یا اللہ تو جانتا ہے مجھے اپنی ماں سے بے حد پیار تیری رضا کے لئے ہے۔ اگر وہ قبول ہے تو نجات دے دے۔ پتھر ایک حصہ ہٹ گیا۔ دوسرے نے کہا یا اللہ تو جانتا ہے میں فلاں وقت گناہ پر قادر تھا۔ کوئی رکاوٹ نہ تھی مگر تجھ سے ڈر کر توبہ کر لی۔ میرا وہ عمل منظور ہے تو نجات دے دے۔ پتھر سرک گیا۔ تیسرے نے کہا یا اللہ میرے ہاں ایک مزدور آیا تھا۔ وہ اپنی مزدوری چھوڑ کر چلا گیا۔ میں نے اس کے پیسوں کو کاروبار کے ذریعے بڑھایا۔ اس کی بکریاں خریدیں۔ عرصہ کے بعد وہ آیا اور اس

نے مزدوری چاہی تو میں نے بکریاں اس کے سپرد کر دیں۔ وہ حیران ہو گیا۔  
وہ سب تیری رضا کے لئے تھا۔ منظور ہے تو بچا لے۔ پھر سارا ہٹ گیا۔  
آیت کریمہ رَبَّنَا اِنَّا اٰمَنَّا بِمَا نَزَّلْنَا وَكُنَّا مِنْ قَبْلِكَ فِي كُفْرٍ سَاءٍ لِّمَا نُرِيكَ فِي السَّمٰوٰتِ  
واضح ہے۔ عمل کا وسیلہ پیش کیا جاسکتا ہے۔ اے اللہ ہم ایمان لائے ہیں  
ہمارے گناہ معاف کر دے۔ ایمان لانا عملِ صالح ہے جس کے ذکر سے  
گناہوں کی معافی چاہی جا رہی ہے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم



## دُعا انبیاء و اولیاء کے وسیلے سے کی جائے

○ دعا کے آداب میں سے ایک ادب یہ بھی ہے کہ اس کی بارگاہ میں کسی  
عملِ صالح یا کسی مردِ صالح کے وسیلے سے دعا کی جائے۔ یہ طریقہ دعا کو  
قبولیت کے قریب کر دیتا ہے۔ قرآن مقدس کا ارشاد وَابْتَغُوا  
اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ اس پر شاہد ہے۔ دوسری جگہ پر یہ عنوان اس طرح  
ملتا ہے۔ يُبْتَغُوْنَ اِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ۔ وہ اپنے رب کے حضور  
وسیلہ تلاش کرتے ہیں۔

صحیح حدیث شریف میں اس طرح سکھایا گیا ہے۔

اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ وَ اَتُوْجِّهُ اِلَیْكَ بِجَاہِ نَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ

اے اللہ تجھ سے مانگتا ہوں اور تیری طرف توجہ کرتا ہوں تیرے نبی محمد  
صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے۔

صحیح بخاری شریف میں امیر المؤمنین سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی دعا کا ذکر اس طرح ملتا ہے۔

إِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِحَمْدِ نَبِيِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْقِنَا

اے اللہ ہم تیری طرف توسل کرتے ہیں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا عباس رضی اللہ عنہ سے بارش عطا فرما۔

سیدنا غوثِ اعظم حیدرآبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

مَنْ اسْتَعَاثَ بِي فِي كُرْبَةٍ كُشِفَتْ عَنْهُ وَمَنْ

جو کسی تکلیف میں مجھ سے مدد مانگے اس کی تکلیف دور اور جو کسی توسلِ بی فی حاجۃ قضیت لہ۔

حاجت میں مجھے وسیلہ بنائے وہ حاجت پوری ہو۔

اس مسئلہ کو مفتی محمد شفیع صاحب آف کراچی نے اپنی کتاب احکام دعا ص ۵۸ پر بھی نقل کیا ہے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم

## دُعا شکستہ دلی سے کی جائے

○ دعائے مانگتے وقت شکستہ دلی اور شرمندگی کا پایا جانا بھی دعا کو قبولیت کے قریب کر دیتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

إِنَّا عِنْدَ الْمُكْسِرَةِ قُلُوبُهُمْ لِأَجَلِي

میں ان دلوں کے پاس ہوں جو میری وجہ سے ٹوٹ گئے ہیں۔

تمام اشیاء ٹوٹ جانے سے بے کار ہو جاتی ہیں مگر دل ایسا آئینہ ہے جو

ٹوٹنے سے زیادہ حسین، کارآمد اور بنانے والے کی نگاہ میں محبوب ہو جاتا

ہے۔

تُو بچا بچا کے نہ رکھ اسے تیرا آئینہ ہے وہ آئینہ  
 کہ شکستہ ہو تو عزیز تر ہے نگاہِ آئینہ ساز میں  
 وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ جیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

## ○ ارحم الراحمین کے نام سے دعا کی جائے

○ دعائنگے وقت اللہ تعالیٰ جل مجدہ کو اس کے محبوب ناموں سے  
 پکارا جائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ جل مجدہ نے  
 اپنے پاک نام اَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ پر ایک فرشتہ مقرر فرمایا ہے۔  
 جو شخص اسے تین بار کہتا ہے فرشتہ ندا کرتا ہے مانگ ارحم الراحمین سے  
 تیری طرف متوجہ ہوا۔

دعا کی قبولیت کے لئے يَا رَبَّنَا کا پانچ بار کہنا بھی مؤثر ثابت ہوا ہے  
 امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص عجز کے ساتھ پانچ بار  
 يَا رَبَّنَا کہے اللہ تعالیٰ اسے عطا کرتا ہے جو چاہتا ہے اور جس سے خوف  
 رکھتا ہے اس سے امن رہتا ہے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ جیبہ محمد وعلیٰ

آلہ وصحبہ وبارک وسلم

○

## دُعَا کے اوّل و آخر درود شریف پڑھا جائے

○ دعا کو قبولیت کے قریب پہنچانے کے لئے ضروری ہے کہ اوّل و آخر درود شریف پڑھا جائے۔ درود شریف کا پڑھنا اللہ تعالیٰ کے حضور مقبول ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے بلند و بالا ہے کہ اوّل و آخر کو قبول فرمائے اور درمیانہ حصہ دعا کا مسترد کر دے۔

امیر المؤمنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دعائے زمین و آسمان کے درمیان روک لی جاتی ہے (بلند نہیں ہو پاتی) جب تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف نہ پڑھا جائے۔ امام بیہقی نے سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

الدُّعَاءُ فَحُجُوبٌ عَنِ اللَّهِ حَتَّى يُصَلِّيَ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

وَ أَهْلِ بَيْتِهِ

دعا بارگاہِ قدس تک جانے سے روک لی جاتی ہے جب تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہل بیت پر درود شریف نہ پڑھا جائے۔ امام احمد رضا علیہ الرحمۃ نے اس پر یوں تبصرہ فرمایا ہے۔  
"دعا طائر ہے۔ درود شریف پر ہے۔ بغیر پر کے پرندہ پرواز کیا کر سکے گا۔"

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ جیبہ محمد و علیٰ آلہ و صحبہ وسلم



## دُعَا سے پہلے صدقہ دیا جائے

دعا سے پہلے کوئی عمل صالح کر لیا جائے یا حسبِ توفیق کسی استحقاق کو کچھ صدقہ دے دیا جائے تو اس سے بھی دعا قبولیت کے قریب ہو جاتی ہے۔ قرآنِ مقدس کے اس ارشاد میں دعا سے پہلے صدقہ کا ذکر موجود ہے۔

قَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ تَجْوَاكُمُ صَدُقَاتِهِ

درخواستِ دعا سے پہلے صدقہ کا یہ حکم ایک وقت واجب تھا۔ اب اگرچہ وجوب تو ختم ہے مگر درجہ استجاب ہے۔  
وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم



## دُعَا پوچھ کر کی جائے

○ بعض اوقات دعا کرنے میں جلدی ہو جاتی ہے۔ دعا غور و فکر کے بعد کی جائے۔ (مسلم شریف ص ۳۲۳ / ج ۲) سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے ہے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کی بیمار پرسی کے لئے تشریف لے گئے۔ وہ شدید کمزور و لاچار ہو چکا تھا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا تو کسی چیز کی دعا بھی کرتا ہے۔ اس نے عرض کی جی ہاں میں یہ دعا کرتا رہا ہوں لے اللہ مجھے میرے گناہوں کی

سزا آخرت میں نہ دینا دنیا ہی میں دے دے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں اس کے عذاب برداشت کرنے کی طاقت کہاں۔ تم نے یہ دعائیوں نہ کی۔

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً

وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَىٰ حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ



## دُعا غفلت سے کرنا بے ادبی ہے

○ زبان پر دعا کے کلمات جاری ہوں اور دل کہیں اور پھیر رہا ہو یہ بارگاہِ قدس میں بے ادبی ہے۔ دنیا کے کسی افسر یا عدالت میں حاضری کے وقت تو بندہ ہمہ تن متوجہ ہو مگر رتبہ قدوس کے حضور یہ عالم ہو ایسی صورتِ حال سے بچا جائے۔ زبان پر دعا ہو، دل میں خوف ہو، قبولیت کی امید ہو، جسم پر ہیبت سے لرزہ طاری ہو۔ غرضیکہ دعا کے وقت دل۔ دماغ۔ روح جسم سبھی کچھ متوجہ ہو۔ اگر کوئی بے توجہی اور غفلت سے دعا مانگتا ہے تو وہ قابلِ سزا مگر بارگاہِ غفور و رحیم کی ہے وہ معاف فرمادیتا ہے بس اس کی سزا یہی ہے کہ دعا مقبول نہیں ہوگی۔

وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَىٰ حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ

آلِهِ وَصَحْبِهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ



## دُعا ٹھوس ارادہ سے کی جائے

○ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی دعا مانگے تو یوں نہ کہے۔

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ

اے اللہ اگر تو چاہتا ہے تو مجھے معاف کر دے۔ بلکہ مضبوطی اور پختگی کے ساتھ سوال کیا جائے۔ جو کچھ مانگ رہا ہے پوری رغبت سے مانگے کہ اللہ تعالیٰ جل مجدہ کو کسی شئی کا بھی عطا کرنا مشکل نہیں۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۱۹۴)

وصلی اللہ تعالیٰ علی جیبہ محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم



## دُعا کے بغیر روحانی دولت کا فقدان

○ انسان دو طرح کی ضروریات و حاجات سے وابستہ ہے ضروریات دنیا کے سلسلہ میں مومن و کافر کا امتیاز نظر نہیں آتا بلکہ ہر انسان کے مادی ضروریات کا ذمہ بھی خود اللہ تعالیٰ ہی نے لے لیا ہے۔ فرمایا

وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا

روئے زمین پر ہر ذی حیات کا رزق اللہ کے ذمہ ہے یہ دئیے جا رہا ہے کوئی مانگے یا نہ مانگے۔ اس کے برعکس انسان کو کچھ روحانی ضروریات بھی



لاحق ہیں۔ مثلاً راہِ ہدایت، دل و دماغ کا مانوس ہونا، ایمان کا دل میں اتر جانا، اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں کی محبت کا دل میں بیٹھ جانا، نیکی کی توفیق اور بُرائی سے نفرت پیدا ہونا، اپنے تمام کاموں میں اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے قرب کو مقدم رکھنا۔ یہ ساری باتیں بہت بڑی اور قیمتی اثاثہ ہیں جو بہر حال دنیا کی نعمتوں پر فوقیت رکھتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی یہ دولت متاعِ گراں مایہ انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ سے تقسیم فرمائی اور انہیں کو دی جو اس کے قدر دان بھی تھے۔ وہی نوازے گئے جن کے ہاتھ طلب کے لئے اٹھے۔ اگر انہیں اللہ تعالیٰ کے قرب و وصال کی ضرورت نہیں تو وہ بھی اندھوں کو یہ دولت نہیں دے گا۔ اس سے حقیقت کی طرف قرآنِ مقدس نے واضح ارشاد فرمایا ہے۔

أَفَلَمْ يَكْفُرُوا بِاللَّهِ وَأَنْتُمْ لَهُمُ الْفَاعِلُونَ

کیا ہم ہدایت کو تمہارے سرِ مقبوظ دیں گے خواہ تم حاصل کرنا نہ بھی چاہو۔ گویا ہمیں اپنی حاجات کی تکمیل کے لئے مانگنے، مطالبہ کرنے، ہاتھ پھیلانے کا حکم دیا جا رہا ہے اور وہ دُعا ہے۔ خُدا کی طرف توجہ دُعا ہے۔

الدُّعَاءُ هُوَ الرَّغْبَةُ إِلَى اللَّهِ

رغبت الی اللہ کا نام دُعا ہے۔

وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَىٰ جَسَدِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

○  
خُدا کا ساتھ

○ حضورِ سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رُبِّ قَدُوسٍ فَرَمَاتَا هِيَ

## اَنَا مَعَهُ إِذَا دَعَا لِي

میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں جب بھی وہ مجھے بلاتا ہے۔  
اس حدیثِ قدسی کو بخاری و مسلم و نسائی و ابن ماجہ نے ابو ہریرہ سے  
روایت کیا ہے۔ یہ معیتِ کرم کی ہے۔ فضل کی ہے۔ رحم کی ہے جو صرف  
دُعا والے ہی کو ملتی ہے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد و علیٰ آلہ و صحبہ وسلم

## دُعَاةُ مَا نَكُنْ بِرَنَارٍ مُسْكَئَةٍ

○ حضورِ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔  
مَنْ لَا يَدْعُوَنِي أَعْصِبُ عَلَيْهِ

جو مجھ سے دُعا نہ مانگے گا میں اس پر ناراض ہوں گا۔ کہ خدا سے نہ  
مانگنا تکبر و غرور کی علامت ہے۔ تکبر پر تبصرہ گذشتہ صفحات میں گزر گیا  
ہے۔ اس حدیثِ شریف کو امام ترمذی نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ  
سے نقل کیا ہے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد و علیٰ آلہ و صحبہ وسلم

## دُعَاةُ رِزْقٍ فِي فِرَاحِي

○ حضرت ابو لیلیٰ نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يَنْجِيكُمْ مِنْ عَذَابِكُمْ. الخ

میں تمہیں وہ چیز بتاتا ہوں جو تمہیں دشمن سے بچائے اور تمہارا رزق بڑھائے۔ وہ یہ ہے کہ تم دن رات جب موقع ملے دعا مانگا کرو کیونکہ الدَّعَاءُ سَلَاحُ الْمُؤْمِنِ دَعَا مومن کا ہتھیار ہے۔  
وصلى الله تعالى على جيبه محمد وعلى آله وصحبه وسلم

## دُعَا وَبَلَا كَا مُقَابِلَةٌ

○ بزاز طبرانی اور حاکم نے ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلا اترتی ہے پھر دعا اس سے جا ٹکراتی ہے دونوں لڑتی رہتی ہیں یعنی دعا اس بلا کو اترنے نہیں دیتی۔

حاکم نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بلا اتر چکی ہے دعا اس کے لئے بھی مفید ہے کہ بلا ختم ہو جائے گی جو بلا نہیں اتری اس کے لئے بھی دعا مفید ہے کہ دعا سے اترنے ہی نہیں دے گی، اے خدا کے بندو دعا اختیار کرو۔

وصلى الله تعالى على جيبه محمد وعلى آله وصحبه وسلم

## اللَّهِ كے حضور دُعَا كَا مُقَامٌ

○ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔  
لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللَّهِ مِنَ الدُّعَا (ترمذی شریف)  
 اللہ تعالیٰ جل مجدہ کے حضور دعا سے بڑھ کر کوئی اور چیز قابلِ قدر و  
 وقعت نہیں۔ ہمارے دین میں جس سے کام لینا ہوتا ہے اس کے  
 کسی معزز و قابلِ قدر کے ذریعہ سے لیا جاتا ہے۔ اپنی درخواست اسی  
 کے ذریعہ سے پیش کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور بڑا مقام دعا کا  
 ہے اسی کے ذریعے خدا کی رحمت کو حاصل کیا جائے۔

مصائب و مشکلات سے نجات پانے میں دعا کو اس قدر دخل ہے  
 کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لَا يَرُدُّ الْقَضَاءُ إِلَّا الدُّعَا

○ تقدیر کو دعا ہی بدل سکتی ہے۔  
 بعض نا پختہ ذہن لوگ یہ کہہ دیتے ہیں کہ دعا تو ایک طفل تسلی ہے  
 اس سے کیا ہوتا ہے۔ انہیں معلوم ہونا چاہیے جب تقدیر ساز نے  
 ہمیں دعا کرنے کا حکم دیا ہے اور دعا کرنے کا مکلف ٹھہرایا ہے تو اب  
 تردد و شبہ کی گنجائش ہی نہیں۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد و علی آلہ وصحبہ وسلم

## ○ دُعَاؤُورِہے

○ حضرت حاکم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نے حضرت علی  
 المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا۔

## الدَّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ

دعا ایسا نثاروں کا ہتھیار ہے۔

دین کا ستون ہے اور زمین و آسمان کا نور ہے۔

○ ابن حبان اور حاکم نے روایت کی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا دعا سے عاجز نہ ہو (جس قدر ہو سکے جتنا ہو سکے دعا مانگتا رہ)۔

○ ترمذی نے سیدنا انس سے روایت کی ہے ربِّ قدوس فرماتا

ہے لے فرزندِ آدم تو جب تک مجھ سے دُعا کرتا رہے گا اور میرا امیدوار

رہے گا میں تیرے گناہ معاف کرتا رہوں گا اور مجھے کچھ پرواہ نہیں۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد و علیٰ آلہ وصحبہ وسلم



## بہن اوقات میں دُعا قبول ہوتی ہے

### نختمِ قرآن شریف کے وقت دُعا

○ قرآن مقدس کے ختم کرنے پر بھی جو دُعا مانگی جائے گی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امیدِ قبولیت سے نوازی جائے گی۔ حضرت عریض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔  
وَمَنْ خَتَمَ الْقُرْآنَ فَلَهُ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ۔ (رواہ الطبرانی)

جس نے قرآن پاک ختم کیا اس کی دُعا قبول ہے۔  
 وصلى الله تعالى على جيبه محمد وعلى آله وصحبه وسلم

### شبِ قدر میں دُعا

○ شبِ قدر میں مانگی گئی دُعا بھی قبول ہوتی ہے۔ ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی۔  
 ارئيت ان علمت اتي ليلة القدر ما اقول فيها  
 قولي اللهم انك عفوٌ تحب العفو فاعف عني  
 حضور اگر مجھے لیلۃ القدر مل جائے تو کیا پڑھوں تو آپ نے یہ دعا فرمائی  
 اللهم انك عفوٌ الخ (رواہ احمد ابن ماجہ۔ ترمذی)

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

## ماہِ رمضان المبارک میں دُعا

○ ماہِ رمضان المبارک میں مانگی گئی دعائیں بھی اللہ کے فضل سے مقبول ہوں گی۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے ایک دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اَتَاكُمْ شَهْرُ رَمَضَانَ شَهْرٌ بَرَكَةٌ يُغْنِيكُمْ اللَّهُ فِيهِ۔ الخ

ماہِ رمضان المبارک آگیا ہے۔ یہ مہینہ برکت کا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں غنی کر دے گا۔ تمہارے گناہ مٹا دے گا۔ تمہاری دعائیں مقبول فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ تمہارے عمدہ اعمال کو دیکھتا ہے۔ فرشتوں کے سامنے نحر فرماتا ہے۔ تم اللہ کے حضور اپنے اعمالِ صالحہ پیش کرو۔ وہ بد نصیب ہے جو اس ماہِ محرم رہا۔ (مجمع الزوائد ص ۱۴۲/ ج ۲)

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

## مُرخ کی اذان کے وقت دُعا

○ مُرخ کی اذان کے وقت مانگی گئی دُعا بھی اللہ کے فضل سے قبول ہو گی۔ امام بخاری و مسلم نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيْكَةِ فَسَلُّوْا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهِ۔ الخ

جب تم مرغ کی اذان سنو تو اللہ تعالیٰ سے فضل مانگو کہ وہ فرشتے دیکھ کر بولتا ہے اور جب گدھے کی آواز سنو تو خدا سے پناہ مانگو وہ شیطان کو دیکھتا ہے۔  
(مشکوٰۃ شریف ص ۲۱۳)

امام اہلسنت مولانا احمد رضا خاں علیہ الرحمہ فرماتے ہیں مرغ کے اذان کے وقت میں یہ دُعا پڑھا کرتا ہوں۔  
يَا ذَا الْفَضْلِ الْعَظِيمِ صَلَّى عَلَيَّ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ أَسْأَلُكَ مِنْ

فَضْلِ الْعَظِيمِ

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد و آلہ وصحبہ وسلم



## اذان اور جنگ کے وقت دُعا

○ یوں تو ربِّ قدوس جل مجدہ سے جب چاہو مانگو تاہم مختلف احادیث مبارکہ سے مختلف اوقات کا بھی ذکر ملتا ہے کہ ان اوقات میں دعا کی جائے تو قبول ہوتی ہے۔ حضرت سہیل رضی اللہ عنہ سے ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ثَنَانٍ لَا تُرَدُّانِ الدُّعَاءُ عِنْدَ الْبِنْدَاءِ وَعِنْدَ الْبَأْسِ

دو دُعائیں مسترد نہیں ہوتیں۔ اذان کے وقت کی دُعا اور دشمن سے جنگ کے وقت کی دُعا۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۶۶)

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد و آلہ وصحبہ وسلم





## جمعہ کے دن دُعا

○ ان مبارک اوقات میں جمعہ کا دن بھی ہے جس میں دُعا قبول ہوتی ہے۔  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔  
إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ السَّاعَةَ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسَلِّمٌ تَسْأَلُ اللَّهَ  
فِيهَا خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ

(مشکوٰۃ شریف ص ۱۱۹)

بیشک جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی ہے جس میں کوئی مسلمان اللہ تعالیٰ سے  
سوال کرے گا اللہ تعالیٰ اسے ضرور عطا فرمائے گا۔

یہ کون سا لمحہ ہے۔ اس میں کئی روایات ہیں۔

— ایک یہ ہے عصر کے بعد سے غروب آفتاب تک کے درمیان یہ لمحہ ہے۔  
— بعض کے نزدیک امام کے منبر پر بیٹھنے سے نماز کھڑی ہونے تک کے  
وقت میں یہ لمحہ ہے۔

— خطیب کے دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھنے کے وقت یہ لمحہ ہے۔  
وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم

○

## رات کے لمحہ میں دُعا

○ ان مبارک ساعات میں ایک لمحہ ہر رات میں آتا ہے۔ حضرت جابر  
رضی اللہ عنہ سے ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔  
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ فِي اللَّيْلِ سَاعَةً

لَا يُؤَافِقُهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللَّهَ فِيهَا . . . الخ

حضرت جابر فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات میں ایک ایسی گھڑی ہے جس میں کوئی بھی مسلمان اللہ تعالیٰ سے دنیا یا آخرت کا کوئی بھی سوال کرے وہ اسے ضرور عطا کرتا ہے اور یہ گھڑی ہر رات میں سے ہوتی ہے۔  
(مشکوٰۃ شریف ص ۱۰۹)

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

## رات کے آخری حصہ اور فرضوں کے بعد دُعا

○ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم

سے عرض کی گئی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
أَيُّ الدُّعَاءِ أَسْمَعُ قَالَ جَوْفُ اللَّيْلِ الْآخِرِ وَرُبِّ

الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَاتِ - (مشکوٰۃ شریف ص ۱۸۹)

حضور کون سی دعا زیادہ سنی جاتی ہے۔ فرمایا رات کے آخری حصہ  
کی دعا اور فرضوں کی نماز کے بعد کی دعا۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

## سجده میں کی جانے والی دُعا

○ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ فَالْكَرُّ وَالِدُ الدُّعَاءِ

بندہ اپنے رب کے قریب زیادہ اس وقت ہوتا ہے جب سجدہ میں ہو۔  
لہذا (سجدہ میں) دعا کی کثرت کرو۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۸۴)  
وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

## زمزم پینے کے بعد کی دُعا

○ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روئے زمین کے پانیوں سے بہتر پانی  
زمزم ہے۔ زمزم کا پینا سکونِ روح کا باعث بنتا ہے۔

○ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَاءَ زَمْزَمٍ لِّمَا شُرِبَ بِهِ

زمزم کا پانی جس کام کی نیت سے پیا جائے پورا ہوتا ہے یہ نیکیوں کی شراب ہے۔

○ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس پانی کو لے کر مریضوں پر اندھیلے تھے

یہ پانی نظر کو تیز کرتا ہے۔ گناہوں کو دور کرتا ہے۔ حضرت عکرمہ نے یہاں

سفید پوش لوگ دیکھے پوچھنا چاہا یہ کون ہیں تو وہ غائب ہو گئے۔ اس

پانی میں مکمل غذائیت ہے۔

○ خطیب بغدادی نے یہ پانی پی کر تین دعائیں کیں تینوں قبول ہوئیں

دعائیں یہ تھیں۔

— تاریخ بغداد پر عبور ہو۔ — جامعہ منصورہ میں حدیث پڑھاؤں۔

— بشرخانی کے پہلو میں دفن ہوں۔ تینوں پوری ہوئیں۔

○ امام شافعی فرماتے ہیں میں نے زمزم تین مقاصد کے لئے پیا۔ علم کیلئے،

تیر اندازی کے لئے، جنت کے لئے۔ پہلے دونوں مقصد پورے ہو گئے ہیں۔

جنتِ بل جائے گی۔

○ ابو عبد اللہ الہروی فرماتے ہیں میں سحری کے وقت حرم شریف میں تھا۔ ایک بزرگ آئے انہوں نے زمزم پیا۔ میں نے ان کا بچا ہوا پیا تو مجھے مزید راستہ محسوس ہوئے۔ دوسرے دن پھر وہی آئے انہوں نے پھر ڈول سے پانی پیا۔ میں نے بچا ہوا پیا تو مجھے شہد محسوس ہوا۔ تیسری رات پھر وہ آئے پانی پیا۔ میں نے پھر ان کا بچا ہوا پیا مجھے دودھ محسوس ہوا۔ میں نے ان سے پوچھا آپ کون ہیں۔ فرمایا میری زندگی کا راز نہ بتاؤں تو بتاتا ہوں۔ میں نے یہ شرط مان لی۔ فرمایا میں سفیان ثوری ہوں۔

○ صاحب جامع اللطیف نے اس پانی کے ۳۵ نام گنوائے ہیں۔  
وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد و آلہ وصحبہ وسلم

○ شب قدر میں کی گئی دعا

○ یومِ عسفر میں کی گئی دعا

○ پورے ماہ رمضان المبارک میں کی گئی دعا

○ جمعرات جمعہ کو کی گئی دعا

○ رات کے پچھلے پہر میں کی گئی دعا

○ عید الفطر کی رات میں کی گئی دعا

○ عید الاضحیٰ میں کی گئی دعا

○ تحیۃ الوضوء کے دو نفلوں کے بعد کی دعا

○ صبح جاگتے ہی لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ

لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

پڑھ کر کی گئی دعا



- شبِ برات میں کی گئی دعا
- رقتِ قلب کے وقت کی گئی دعا
- مومن کی میت کے پاس کی گئی دعا
- بارش میں کی گئی دعا
- روزہ افطار کے وقت کی گئی دعا
- تلاوتِ قرآنِ حکیم کے بعد کی گئی دعا
- آبِ زم زم پینے کے وقت کی گئی دعا
- مسلمانوں کے اجتماع میں کی گئی دعا
- مجالسِ ذکر میں کی گئی دعا
- اقامتِ نماز کے وقت کی گئی دعا
- بیت اللہ شریف پر نگاہ پڑتے کی گئی دعا



## عین مقامات پر دُعا قبول ہوتی ہے

### مسجد الحرام

○ اس مقدس مقام پر کی گئی دعا بھی شرفِ قبولیت سے نوازی جاتی ہے۔ اس مقدس مقام کا ذکر قرآن مقدس میں متعدد مقام پر آیا ہے

سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ  
إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى

پاک ہے وہ ذاتِ حسین نے سیر کرائی اپنے بندہ خاص کو مسجدِ حرام سے  
 مسجدِ اقصیٰ تک

دوسری جگہ اس طرح ذکر ہے

فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

اپنا چہرہ مسجدِ حرام کی طرف پھیر لین  
 تیسری جگہ پر اس طرح ذکر ہے

لَتَدْخُلَنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے حکم ہے آپ ہمزین مکہ میں ضرور داخل ہونگے  
 چوتھی جگہ پر اس طرح ارشاد ہے

إِلَّا الَّذِينَ غَاهَدْتُمْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ  
 قرآن مقدس میں اس مسجد شریف کا ذکر بہت بڑی اہمیت کا حامل ہے۔

نوٹے: یہ مطاف کی دعا ہے جو مسجد حرام شریف میں ہی ایک گول قطعہ ہے۔ بریں بناء میں نے ذرا تصرف کے ساتھ المسجد الحرام سے تعبیر کر لیا۔  
وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم

## ملتزم شریف

○ حجر اسود اور دروازہ کعبہ شریف کی درمیانی جگہ کا نام ملتزم ہے۔ یہاں بھی دعا قبول ہوتی ہے۔ یہ حصہ قریباً چھ فٹ ہے۔

حضرت عبد اللہ ابن عباس فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ایسی دعا نہیں جو ملتزم پر کی جائے اور قبول نہ ہو۔  
(جامع اللطیف ص ۴۴)

عمر بن دینار فرماتے ہیں ملتزم کے پاس میں نے جو بھی دعا کی قبول ہوئی۔ حمیدی ابو الحسن محمد بن حسن، حسن بن رشیق، ابو اسامہ ابو علی، جابر اللہ سمیعی نے اپنا تجربہ بتایا ہے کہ یہاں پر کی گئی دعا قبول ہوتی ہے۔

سیدنا آدم علیہ السلام نے طواف سے فارغ ہو کر یہاں پر کھڑے ہو کر دعا مانگی۔

سیدنا عبد اللہ ابن عباس نے اپنا سینہ دیوار سے لگایا اور ہاتھ پھیلائے پھر فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے ہی دیکھا ہے۔  
(جلد الامین ص ۱۰۲)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جب چاہوں جبریل کو دیکھ لوں

کہ ملتزم سے لپٹے ہوئے کہہ رہا ہے۔

یا واجِبْدُ یا ما جِبْدُ لا تَزِلْ عَنِّي بِعِصْمَةٍ

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم



## حجرِ اسود

○ یہ مقام بھی قبولیتِ دعا کا ہے۔ سیدنا ابن عباس فرماتے ہیں حجرِ اسود اللہ تعالیٰ کا دستِ قدرت ہے جس کے ساتھ اپنی مخلوق سے مصافی فرماتا ہے۔ مسلمان جو نہی اس کے پاس سوال کرتا ہے اللہ تعالیٰ نواز دیتا ہے۔ (شفاء صد ۱۹۳)

کعبہ شریف کے ایک کونہ میں نصب ہے۔ یہیں سے طواف شروع ہوتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے چوما ہے۔ فاروقِ اعظم نے فرمایا میں جانتا ہوں تو پتھر ہے نفع و نقصان کا مالک نہیں۔ اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے چومتے نہ دیکھا ہوتا تو کبھی نہ چومتا۔ یہ آدم علیہ السلام کے ساتھ جنت سے اتارا گیا۔ آدم علیہ السلام اس سے مانوس تھے۔ (شفاء صد ۱۹۱ جلد ۱۔ العقد الثمین صد ۱۶۷)

دارمی نے سیدنا ابن عباس سے نقل کیا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ حجرِ اسود کو اٹھالے گا۔ اس کی دو آنکھیں ہوں گی جس سے دیکھے گا، زبان ہوگی جس سے بولے گا اور اپنے چومنے والوں کے حق میں گواہی دے گا۔ (شفاء صد ۱۰۷)

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم



## میزابِ رحمت

○ بیت اللہ شریف کی چھت کے پرنا لے کر میزابِ رحمت کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ یہاں بھی کی گئی دعا قبول ہوتی ہے۔ اس پرنا لے کر متعدد بار تبدیل کیا گیا۔ ولید بن عبد الملک نے اولاً لکڑی پر چاندی چڑھائی ابو القاسم نے اسے نصب کیا۔ ۵۴ھ میں خلیفہ المکتفی باللہ نے خدات انجام دیں۔ ۸۱ھ میں سلطان احمد خاں نے چاندی کا میزاب بھیجا۔ پھر سلطان عبد المجید نے قسطنطنیہ سے سونے کا میزاب بنوایا اور رضا پاشا کے ذریعے نصب کرایا۔ یہی آج تک موجود ہے۔

(تاریخ مکہ ص ۲۳۸ / جلد ۲)

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم

## عظیم کعبہ

○ علامہ ازرقی فرماتے ہیں سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے حضرت ہاجرہ کو کعبہ کے قریب چھوڑتے وقت اسی جگہ پر بٹھایا تھا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی حضور یہ حصہ بیت اللہ شریف میں شامل ہے۔ فرمایا ہاں شامل ہے۔ عرض کی حضور اسے داخل کعبہ کیوں نہ کیا گیا۔ فرمایا تمہیں کعبہ کے لئے حلال رقم ناکافی تھی اسی باعث چھوڑ دیا گیا۔

ایک موقعہ پر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی حضور میں کعبہ کے اندر نماز پڑھنا چاہتی ہوں تو آپ نے عظیم کے اندر لا کھڑا کیا۔ فرمایا جب چاہو یہاں نماز پڑھ لیا کرو یہ کعبہ کا حصہ ہے۔

(بلد الامین ص ۱۰۳)

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم

## ○ مقامِ ابراہیم

○ اس جگہ پر بھی کی گئی دُعا قبول ہوتی ہے۔ اس مقدس جگہ کا ذکر قرآن مقدس نے یوں فرمایا۔

وَآتخذُوا مِنْ مَقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّیٰ

طواف کے بعد حاجی کو حکم ہے کہ اس جگہ پر دو نفل ادا کرے۔ یہ پتھر بھی حجرِ اسود کی طرح جنت سے آنا گیا۔ اس پتھر پر کھڑے ہو کر ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ کی تعمیر فرمائی تھی۔ اس پتھر پر آپ نے گھوڑے سے اتر کر قدم رکھا اور آپ کی بہو حضرت اسمعیل علیہ السلام کی اہلیہ نے آپ کا سر دھویا۔ حضور علیہ السلام نے حضرت عمر فاروق کا ہاتھ پکڑ کر یہ پتھر انہیں دکھایا۔ فاروقِ اعظم نے عرض کی حضور آنا مقدس پتھر ہے تو اسے مصلیٰ کیوں نہ بنا لیا جائے تب یہ آیت نازل ہوئی۔

اس پتھر پر کھڑے ہو کر ابراہیم علیہ السلام نے لوگوں کو حج کے لئے بلایا تھا۔ اس پتھر پر خلیل علیہ السلام کے مبارک قدموں کے نشان دکھائی

دے رہے ہیں۔ جب ابراہیم علیہ السلام نے اس پر کھڑے ہو کر اعلانِ حج فرمایا تو یہ جبلِ ابوقیس بھی اونچا ہو گیا اور ہر جگہ آواز پہنچی۔ کچھ عرصہ یہ پتھر کعبہ کے اندر رہا پھر باہر لایا گیا۔ پہلے یہ لکڑی کے صندوق میں تھا۔ لوگ زیارت کرتے۔ خلیل علیہ السلام کے قدموں کے نشانات پر پانی ڈال کر تبرک کے طور پر پیتے تھے۔

(اعلام الاعلام ص ۲۳۰)

خلیفہ مہدی نے ۲۹۶۱ تو لے سونے کا طوق چڑھایا۔ خلیفہ متوکل نے تین ہزار تو لے سونے کا طوق چڑھایا۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

## چشمہ زم زم

○ یہ جگہ بھی قبولیتِ دعا کا مقام ہے۔ چشمہ زم زم کو بند پڑے عرصہ گزر گیا تھا۔ جناب عبدالمطلب کا دور آیا تو آپ کو بذریعہ خواب زم زم کھودنے کا حکم دیا گیا۔ نشانات بتا دیے گئے۔ خواب میں کسی نے کہا احضر بترہ بترہ کھودو۔ آپ نے پوچھا وہ بترہ کیا ہے تو خواب میں بتانے والا غائب ہو گیا۔ دوسری رات پھر وہی خواب میں آیا اور کہا احضر مضمونہ مضمونہ کھودو۔ آپ نے پھر پوچھا مضمونہ کیا شئی ہے جناب عبدالمطلب نے پوچھا وہ کیا ہوتا ہے۔ تیسرے دن پھر وہی شخص خواب میں ملا پھر کہا احضر ظیبہ آپ نے پھر پوچھا ظیبہ کیا ہوتا ہے وہ پھر غائب ہو گیا۔ اگلی رات پھر وہی آیا اور کہا احضر

زمزم۔ آپ نے پوچھا زمزم کیا ہے۔ پھر اس نے جواب دیا ہے وہ  
کنواں جس کا پانی ختم نہیں ہوگا۔ آپ نے قریش کی مخالفت کے باوجود  
کھودنا شروع کر دیا۔ تین دن کی محنت کے بعد کنویں کا کنارہ مل گیا۔ جناب  
عبدالمطلب نے اپنا مقصود پایا۔ صاحب جامع اللطیف نے اس پانی  
کے ۳۵ نام گنوائے ہیں۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

## رُکْنِ یَمَانِی

○ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
نے حجرِ اسود اور رُکْنِ یَمَانِی کا استلام کبھی ترک نہ کیا۔

(بخاری شریف ص ۲۱۶)

امام کسٹھلی فرماتے ہیں یہ کوزہ تعمیر کرنے والا ابی بن سالم یمانی تھا اس  
لئے یمانی مشہور ہوا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رُکْنِ یَمَانِی پر ستر فرشتے مقرر ہیں  
جو یہاں آنے والے کی دُعا پر آمین سے کہتے ہیں فرمایا جو یہاں پہنچے یہ دعا  
پڑھے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ  
رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا

عَذَابَ النَّارِ

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

## صفا و مروہ

○ یہ دونوں پہاڑیاں بھی ان مقامات میں سے ہیں جن پر دُعا قبول ہوتی ہے۔ ان دونوں مقامات کا ذکر قرآن مقدس میں موجود ہے۔  
اِنَّ الصَّفَاَ وَالْمَرْوَةَ مِن شَعَائِرِ اللّٰهِ

بیشک صفا و مروہ نشاناتِ قدرت میں سے ہیں۔  
 دونوں کے درمیان حاجی کے لئے دوڑنا واجب ہے اسے سعی کہتے ہیں اس چلنے کی جگہ کو مسعی کہتے ہیں یہ بھی قبولیتِ دعا کی جگہ ہے۔ آدم علیہ السلام کا نزول صفا پر ہوا اور حضرت خوامرودہ پر اتاری گئیں۔  
 وصلى الله تعالى على جيبه محمد وآله وصحبه وسلم

## عرفات

○ سارے میدانِ عرفات میں جہاں حاضری ہو جائے دعا قبول ہوتی ہے۔ جمع میں یہاں وقوف فرض ہے۔ یہاں پر حاجیوں کے عجز و انکساری کا عجیب منظر ہوتا ہے۔ ہر سال کم و بیش ۴۵ لاکھ انفرادی حاضری دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر مومن کو حاضری نصیب فرمائے۔ بندے کو اس جگہ پر معرفتِ الہی ملتی ہے اسی لئے اس کا نام عرفہ ہے یا اس لئے کہ آدم و حوا علیہم السلام نے ایک دوسرے کو پہچان لیا تھا۔  
 وصلى الله تعالى على جيبه محمد وآله وصحبه وسلم

○

## مزدلفہ

○ عرفات سے واپسی پر یہاں رات گزاری جاتی ہے۔ واجباً حج میں سے ہے۔ حاجی ایک دوسرے کے قریب اکٹھے ہو جاتے ہیں اس لئے اسے مزدلفہ کہا جاتا ہے یا آدم و حوا علیہم السلام اکٹھے ہوئے تھے اس لئے مزدلفہ کہا جاتا ہے یا مغرب و عشاء کی دو نمازیں اکٹھی پڑھی جاتی ہیں اس لئے مزدلفہ کہا جاتا ہے۔ یہاں پر بھی دعا قبول ہوتی ہے۔  
 وصلى الله تعالى على حبيبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

## مشعر حرام

○ مشعر حرام مزدلفہ میں ایک پہاڑ کا نام ہے اسے قزح اور میقدہ بھی کہتے ہیں۔ قرآن مقدس نے اس کا ذکر فرمایا ہے۔  
فَاذْكُرُوا اللَّهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ  
 مشعر حرام کے نزدیک خدا کی یاد کرو۔  
 صحفی کہتے ہیں میدان عرفات یعنی معرفت الہی کے میدان سے واپسی پر ایک مقام سترارجی آتا ہے جسے مشعر حرام کہا جاتا ہے۔ یہاں بھی دعا قبول ہوتی ہے۔  
 وصلى الله تعالى على حبيبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

## منیٰ شریف

○ دُعا قبول ہونے کا میدان ہے۔ اسے مناسکِ حج سے گہرا تعلق ہے۔ سال بھر غیر آباد رہنے والا یہ میدان ۸ رزی الحجہ کو دنیا کا عظیم شہر دکھائی دیتا ہے۔ ۱۲ رزی الحجہ شام تک حجاج یہاں پڑے رہتے ہیں۔ اگر کوئی ۱۲ رزی الحجہ کی شام تک نہ جاسکے تو اسے ۱۳ رزی الحجہ کو بھی ٹھہرنا پڑتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میدان کو وادیِ سرر بھی فرمایا۔ سیدنا ابن عباس فرماتے ہیں یہ میدان حجاج کو یوں سما لیتا ہے جیسے بچے کو ماں کا رحم۔ اللہ تعالیٰ نے اس میدان کیلئے فرشتے مقرر کر رکھے ہیں جو اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ (بلد الامین)

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

## ولادتِ گاہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

○ علامہ قطب الدین اپنی کتاب الاعلام میں فرماتے ہیں۔

کُتِبَتْ جَابُ الدُّعَاءِ فِي مَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ولادتِ گاہِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر مانگی گئی دُعا قبول ہوتی ہے۔ کعبی ہر پیر کی رات کو وہاں محفلِ ذکرِ الہی ہوا کرتی تھی۔ (الاعلام ص ۳۵۵)

یہی مقدس جگہ ہے جس پر سب سے پہلے آفتابِ نبوت کی شعاعیں پڑیں اسی جگہ نے ہی سب سے پہلے چہرہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھنے کا شرف حاصل کیا۔ یہ جگہ آپ کی آبائی جگہ تھی۔ ہجرت کے بعد یہ مکان

اپنے چچا زاد عقیل بن ابی طالب کو دے دیا تھا۔ ان سے محمد بن یوسف  
تغنی نے خرید لیا تھا۔ ہارون الرشید نے اپنے دور میں یہاں مسجد بنوا  
دی تھی۔ (انبار مکہ، ازرقی و شفاء ص ۲۶۹ / جلد ۱)

یہ مقدس جگہ سوق اللیل میں واقع ہے۔ حرم شریف کی سمت صفا  
کی طرف سے غزہ بازار کو جائیں تو دائیں ہاتھ آتی ہے۔ اہل مکہ اس جگہ  
کو روح نبی بھی کہتے ہیں۔ (شفاء ص ۳۶۹)

حرم مکہ میں مقدس مقامات جہاں دعا قبول ہوتی ہے صاحب شفاء الغرام  
نے ص ۱۸ / جلد ۱ میں تفصیل دی ہے۔ کعبہ کے اندر منیٰ شریف مزدلفہ  
عرفات، باب شیبہ، رکن شامی، حطیم، رکن عراقی۔  
وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

## مواجہہ شریف

○ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار گوہر بار کے سامنے جسے  
مواجہہ شریف کہا جاتا ہے وہاں پر کی گئی دعا بھی قبول ہوتی ہے۔ امام  
ابن جزری فرماتے ہیں دعا یہاں قبول نہیں ہوگی تو کہاں ہوگی۔ قرآن  
مقدس کا یہ ارشاد اس پر کھلی دلیل ہے۔

وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا

اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولَ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا

رَحِيمًا



جو تیرے حضورِ اکرمِ معانی مانگیں اور تو اُن کی سفارش کر دے تو اللہ تعالیٰ  
کو تو آبِ و رحیم پائیں گے۔

اللہ کرے موت سے پہلے یہ مقدس حاضری، مبارک گداگری اور لاجواب  
بھیک ہم سب کو نصیب ہو۔

لب واپس، آنکھیں بند ہیں پھیلی ہیں جھولیاں

کتے مزے کی بھیک تیرے پاکہ در کی ہے

منگتے کا ہاتھ اٹھتے ہی دانا کی دینے تھی

دوری قبول و عرض میں بس ہاتھ بھر کی ہے

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد و علیٰ آلہ و صحبہ وسلم

## منبر شریف

○ یہاں پر کی گئی دعا بھی مستجاب ہے۔ حضرت عبداللہ بن زید

فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے گھر اور میرے منبر

کی درمیانی جگہ جنت کا ٹکڑا ہے۔

ایک اور حدیث میں ہے میرا منبر جنت کے باغ میں ہے۔

ایک اور حدیث پاک میں ہے میرا منبر قیامت کے دن حوضِ کوثر پر ہوگا۔

یہ منبر شریف جھاڑ کی لکڑی سے بنایا گیا۔ منبر شریف بنانے کا مشورہ

صحابہ نے دیا تھا۔ اس کی تین سیڑھیاں تھیں لوگ تبرک کے طور پر اس بھی

کرتے تھے۔ (وفاء الوفا دارِ مدینۃ الرسول)

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

## مسجد نبوی کے مقدس ستون

ان مقدس ستونوں کے پاس بھی مانگی گئی دعا قبول ہوتی ہے۔ ان سے  
مقدس ستونوں کی تفصیل یہ ہے۔

### ستون حنانہ

○ جو فراق نبوی میں رویا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے چھو کر

منبر کو نوازا تھا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

سمعنا للجدع صوتاً ہم نے ستون کو روتے سنا۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

صاحت النخلہ صیاح الصبی ستون بچوں کی طرح رویا۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

اضطربت الساریہ ستون پریشان ہوا۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

فحنت الحشیہ ستون رویا۔

ستون کی حالت دیکھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لائے

اور دست شفقت پھیرا، پھر فرمایا تجھے درخت کی شکل دے دی جائے

یا جنت میں لگا دیا جائے۔ (مدینۃ الرسول ص ۲۲۸)

وفاء الوفا میں ہے اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم چپ نہ کراتے تو قیامت تک روتا رہتا۔

مولانا رومی نے ستون کے رونے کی وجہ اس طرح بیان کی۔ حضور علیہ السلام نے اس سے رونے کا سبب پوچھا تو اس نے کہا۔

مسندت من بودم از من تا سختی  
بر سر منبر تو مسند ساختی

آقا اب تک آپ کی مسند میں تھا اب آپ نے منبر کو زینت بخشی ہے۔ سیدنا حسن بصری علیہ الرحمہ اس حدیثِ حسانہ کو سنا کرتے تو بے ساختہ روتے تھے اور فرمایا کرتے تھے اے بندگانِ خدا جب نگرہی فراقِ محبوب میں روتی ہے تو تم تو زیادہ حقدار ہو کہ آنسو بہاؤ اور شوقِ ملاقات رکھو۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

## ستونِ عائشہ رضی اللہ عنہا

○ یہاں پر بھی کی گئی دعا قبولیت سے نوازی جاتی ہے۔ اسے ستونِ قرعہ کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون کے آگے ایک ٹکڑا ہے اگر لوگ اس کی فضیلت سے واقفیت حاصل کر لیں تو یہ مقام قرعہ اندازی سے حاصل کریں۔ لوگوں نے ام المؤمنین سے جگہ کا تعین چاہا تو آپ نے خاموشی اختیار فرمائی۔ لوگ

واپس ہو گئے۔ کچھ دیر بعد حضرت عبداللہ ام المؤمنین کے ہاں سے اٹھ کر باہر آئے اور وہاں نماز شروع کر دی۔ لوگوں نے محسوس کر لیا یہی جگہ ہے۔

(وفاء الوفاء ص ۲۲۰ / جلد ۲)

زید بن اسلم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی جگہ سجدہ کرتے دیکھا۔

(مدینۃ الرسول ص ۲۳۲)

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد و آلہ وصحبہ وسلم

## ستونِ ابی لبابہ رضی اللہ عنہ

○ یہ بھی دعا کے قبول ہونے کی جگہ ہے۔ اس کا دوسرا نام ستونِ توبہ بھی ہے۔ سیدنا ابولبابہ حلیل القدر صحابہ سے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بنو قریظہ کی طرف بھیجا تاکہ جائزہ لے کر تباہیں۔ بنو قریظہ نے کہا ہماری یہ بات حضور تک پہنچائیں۔ آپ نے جواب دیا ہات تو پہنچا دوں گا مگر نتیجہ یہ ہوگا۔ اپنے گلے کی طرف اشارہ کیا کہ قتل ہوگا۔ پھر غلطی سرزد ہونے پر ندامت ہوئی۔ آپ نے واپس آ کر اپنے کو ستون سے باندھ لیا۔ دس دن سے زیادہ اسی حالت میں رہے۔ گریہ کی کثرت کے سبب بینائی کمزور ہو گئی اور قسم اٹھائی جب تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہیں کھولیں گے نہ اپنے کو کھولوں گا نہ کھاؤں گا یہاں تک کہ مر جاؤں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سارا ماجرا سنایا گیا۔ آپ نے فرمایا اگر وہ میرے پاس آجاتے تو میں استغفار کرتا۔ اب حکم نازل ہونے تک ایسے ہی رہیں۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر یہ حکم معافی نازل ہوا۔ لوگ کھولنے

کے لئے دوڑے تو فرمایا جن کا مجرم ہوں وہی کھولیں گے۔ حضور علیہ السلام  
خود تشریف لائے اور کھول دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نعلی نماز  
اسی ستون کے پاس پڑھتے۔ نماز صبح کے بعد فقراء و مساکین بھی یہاں بیٹھ  
جاتے۔ جب آپ اعتکاف بیٹھتے تو آپ کا بستر یہیں پر ہوتا۔  
(وفاء الوفاء۔ راحت القلوب۔ مدینۃ الرسول)  
وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

## ستونِ سرمد

○ یہاں پر بھی دعا قبول ہوتی ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے  
ہے۔ اعتکاف کے موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کے پاس تکیہ  
لگا دیا جاتا تھا۔ اعتکاف کے دوران ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ  
رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک میں کنگھی کیا کرتی تھیں  
آپ کے پاس کھجور کی چھال کی ایک چار پائی تھی جس کو آپ کبھی اعتکاف  
کی جگہ رکھ لیتے اور رات کو چٹائی اس میں بچھا لیتے۔  
وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

## ستونِ حرس

○ یہاں بھی دعا قبول ہوتی ہے۔ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اس  
ستون کے پاس بیٹھ کر پہرہ دیا کرتے تھے اسی وجہ سے اس کا نام ستونِ حرس

ہوا۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں تشریف لے جاتے تو اسی جگہ سے گزرتے تھے۔ اس کا نام ستونِ عمل بھی ہے۔ روضۃ النور کی جالیاں جو ریاض الجنۃ کی طرف ہیں یہ ستون ان میں سے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

## ستونِ وفد

○ یہاں بھی دعا قبول ہوتی ہے۔ اسے ستونِ وفد اس لئے کہا جاتا ہے کہ باہر سے دین سیکھنے اور معاملات میں راہنمائی کے لئے جو لوگ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے ان سے اسی جگہ پر بیٹھ کر آپ گفتگو فرماتے۔

يَجْلِسُ أَتِيهَا وَفُودُ الْعَرَبِ إِذَا جَاءَتْهُ

(وفاء الوفاء، راحت القلوب، مدینۃ الرسول)

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

## ستونِ تہجد

○ اس جگہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تہجد ادا فرمایا کرتے تھے۔ یہ جگہ صُفۃ کے بالکل سامنے قبۃ کی سمت میں ہے۔ جب لوگوں نے حضور علیہ السلام کو دیکھا تو وہ بھی اکٹھے ہو کر نماز تہجد ادا کرنے لگے۔ جب حضور علیہ السلام نے صحابہ کا یہ معاملہ دیکھا تو اندر تشریف لے گئے۔ عرض کی گئی حضور آپ

کے ساتھ ہم بھی پڑھ لیتے تھے آپ اندر کیوں چلے گئے۔ فرمایا اس ڈر سے کہ کہیں تم پر غارتہجذ فرض نہ ہو جائے اور پھر تم اسے اواز نہ کر سکو۔ یہ بھی قبولیتِ دعا کا مقام ہے۔

## ستونِ مبارک

○ یہ ستون مبارک بھی انہیں مقامات سے ہے جن کے قریب دعا قبول ہوتی ہے۔ یہ جالی کے اندر آگیا ہے زیارتِ مشکل ہے۔ یہ ستون سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کے حجرہ سے بالکل متصل ہے۔ اسی جگہ کھڑے ہو کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ الزہراء سے باتیں کر لیا کرتے تھے۔ جبریل علیہ السلام بھی یہیں آیا کرتے تھے اسی وجہ سے ستونِ جبریل مشہور ہوا۔

یہ سبھی ستون مقدس ہیں۔ ریاض الجنۃ کے اندر جا کر انہیں پایا جا سکتا ہے۔ اگرچہ ان ستونوں کے متعلق روایات آگئیں ان کی تقدیس ظاہر ہوگئی مگر عزت و عظمت کے لحاظ سے مسجد نبوی کے سارے ستون ہی باعثِ کرم ہیں اور ذریعہ بخشش ہیں۔  
وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

## مسجدِ اجابہ شریف

○ مدینہ منورہ کی مساجد میں سے ایک ہے یہ بھی قبولیتِ دعا کے

مقامات میں سے ایک ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن عالیہ کی طرف سے تشریف لائے۔ جب مسجد نبی معاویہ سے گزرے تو آپ نے وہاں دو رکعت نماز ادا فرمائی۔ ہم نے بھی اقتداء کی۔ پھر آپ نے وہاں طویل دعا فرمائی پھر ہمیں فرمایا میں نے اپنے رب سے تین دعائیں مانگیں دو قبول فرمائیں اور ایک سے روک دیا گیا ہے۔ پہلی دعا یہ تھی یا اللہ میری امت قحط سالی کے سبب ہلاک نہ ہو۔ دوسری دعا یہ تھی میری امت غرق ہونے سے ہلاک نہ ہو۔ تیسری دعا جس سے روک دیا گیا یہ تھی میری امت لڑے نہ۔ چونکہ اس مسجد میں دعاؤں کی قبولیت ہوتی ہے اس لئے اسے مسجد اجابہ کہا جاتا ہے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

## مسجد الفتح شریف

○ یہ بھی مدینہ منورہ میں ہے۔ اسے مسجد احناب اور مسجد اعلیٰ بھی کہتے ہیں۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد فتح میں پیر، منگل، بدھ تین دن تک دعا فرماتے رہے۔ بدھ کے دن ظہر و عصر کے درمیان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر خوشی کے آثار نمودار ہوئے۔ سیدنا جابر فرماتے ہیں میں جب کبھی کسی پریشانی میں مبتلا ہوتا ہوں تو مسجد فتح میں جا کر دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ میری مدد فرماتا ہے اور مشکل حل ہو جاتی ہے۔

حضرت جعفر بن محمد فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد الفتح



میں گئے اور ہاتھ اونچے کر کے رقت سے دعا فرمائی اتنی لمبی دعا تھی کہ کندھے مبارک سے چادر سرک گئی۔

یحییٰ ہارون بن بکر کہتے ہیں میں نے وہ جگہ دیکھی ہے جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرمایا کرتے تھے۔  
وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ وبارک وسلم

## مسجدِ قبا شریف

○ یہ مسجد شریف بھی انہیں مقاماتِ مقدسہ میں سے ایک ہے جہاں کی گئی دعا قبول ہوتی ہے اسے مسجد تقویٰ بھی فرمایا گیا ہے۔ قرآن مقدس فرماتا ہے۔ "لِمَسْجِدٍ أُتِيسَسُ عَلَى التَّقْوَىٰ" یہ مسجد شریف وادیِ قبا میں ہے اسی باعث نام مسجد قبا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مبارک ہاتھوں سے اس کا سنگ بنیاد رکھا اور تعمیر مسجد میں عملی طور پر حصہ لیا۔ کلثوم بن یدم سے یہ جگہ لی گئی تھی۔

اسی مسجد شریف کے متعلق ارشادِ نبوی ہے جس نے وضو کیا اور مسجد قبا آیا، دو رکعت نفل ادا کئے اسے عمرہ کا ثواب ہوگا۔ وفاء الوفاء خلاصۃ الوفاء نے یہ روایات نقل کی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس مسجد میں پیدل چل کر بھی آئے اور سواری پر بھی۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر ہفتہ کو قبا شریف لاتے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم

## مساجد و مقاماتِ متبرکہ

○ وہ مساجد و مقامات جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات سے منسوب ہوئے ان میں بھی دعا قبول ہوتی ہے یا وہ کنوئیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب ہوئے ان پر حاضری کے وقت کی گئی دعا بھی قبول ہوتی ہے۔  
مزاراتِ مقبوعہ، مزار ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ۔

امام شافعی علیہ الرحمہ

فرماتے ہیں مجھے جب کوئی ضرورت لاحق ہوتی ہے دو رکعت نفل پڑھ کر قبر ابو حنیفہ پر حاضر ہو کر دعا مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ حل کر دیتا ہے۔ یہ مضمون امام ابن حجر مکی شافعی نے خیرات الحسان میں بھی نقل کیا۔

مزار امام موسیٰ کاظم علیہ الرحمہ،  
امام شافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

وہاں دعا کا قبول ہونا تریاقِ مجرب ہے۔

سیدنا معروف کرمی علیہ الرحمہ کا مزار بھی انہی مقامات میں سے ایک

ہے جہاں دعا قبول ہوتی ہے۔ علامہ زرقانی شرح مواہب میں فرماتے ہیں وہاں پر دعا کا قبول ہونا تجربے میں آچکا ہے۔ فرماتے ہیں سو مرتبہ قلی شریف پڑھ کر دعا کی جائے تو مقبول ہوگی۔

سلطان الاولیاء خواجہ غریب نواز معین الدین اجمیری علیہ الرحمہ

کا مزار پر انوار بھی انہی مقاماتِ مقدسہ سے ہے۔

ابوبکر مسعود کاشانی علیہ الرحمہ کا مزار اور ان کی زوجہ محترمہ

فقیرہ حضرت فاطمہ کا مزار بھی انہی مقامات سے ہے۔  
 ابو عبد اللہ محمد بن احمد، سید ابن ارسلان، سرافذہ میں  
امام اشہب اور ابن القاسم، امام ابن لال ہمدانی

کے مزارات پر بھی دعا قبول ہوتی ہے۔

ان مقامات کا ذکر علامہ شامی نے دُرِّ المختار میں۔ قاضی ابن شیبہ  
 نے کشف الظنون میں اور زرقانی نے شرح مواہب میں بالفاظ متعارفہ  
 کیا ہے۔

اسی طرح تمام اولیاء و صلحاء و محبوبین خدائے قدوس جل مجدہ کی  
 بارگاہیں بھی قبولیتِ دعا کے مراکز ہیں۔ ( احسن الدعاء )  
 وصلى الله تعالى على حبيب محمد وآله وصحبه وسلم



# کلماتِ قبولیت

جیسے اوقات و مقاماتِ قبولیت ہیں ایسے ہی متعدد احادیث و روایات سے کلماتِ طیبات بھی ملتے ہیں جن کے پڑھنے سے دعا قبول ہوتی ہے اور بندہ نواز لیا جاتا ہے۔

○ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ان پانچ کلمات سے ندا کرے اللہ تعالیٰ سے جو کچھ مانگے عطا ہو۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ - لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ

وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ - لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد و علی آلہ و صحبہ وسلم

○ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو پڑھتے ہوئے سنا

يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

تو آپ نے فرمایا مانگ جو چاہتا ہے تیری دعا قبول ہو گئی۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد و آلہ و صحبہ وسلم

○ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تین مرتبہ کہے

يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

تو فرشتہ کہتا ہے مانگ کہ ارحم الراحمین نے تیری طرف توجہ فرمائی ہے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد و آلہ وصحبہ وبارک وسلم  
 ○ عبد اللہ ابن عباس فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 جبریل علیہ السلام میرے پاس چند کلمات لائے اور عرض کی جب کوئی  
 حاجت پیش آئے انہیں پڑھ کر دعا کیجئے۔

يَا بَدِيعَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ - يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ -

يَا صَرِيحَ الْمُسْتَضْرِحِينَ - يَا غِيَاثَ الْمُسْتَعِيثِينَ -

يَا كَاشِفَ السُّوءِ - يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ -

يَا مُجِيبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّينَ - يَا إِلَهَ الْعَالَمِينَ

يَا أَنْزِلْ حَاجَتِي وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِهَا قَاضِيهَا -

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد و آلہ وصحبہ وسلم

○ سعد ابن وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا وہ اسم اعظم نہ بتاؤں جب اس سے پکارا  
 جائے تو جواب دے، جب سوال کیا جائے تو عطا فرمائے۔ وہ دعا ہے  
 جو یونس علیہ السلام نے تین تاریکیوں میں کی تھی (رات کی تاریکی، سمندر کی  
 گہرائی کی تاریکی، مچھلی کے پیٹ کی تاریکی)

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ -

عرض کی گئی یا رسول اللہ یہ دعا صرف یونس علیہ السلام کے لئے تھی فرمایا  
 تو نے خدا کے قدموں پر سجدہ کا حکم نہیں پڑھا۔

فَاسْتَجِبْنَا لَهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذَلِكَ نُنجِي

الْمُؤْمِنِينَ -

ہم نے یونس کی دعا قبول کی اسے غم سے نجات دی یوں ہی ایمان والوں کو نجات دیں گے۔ (ترمذی، نسائی بحوالہ احسن الدعاء)

○ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یہ پڑھتے ہوئے سنا۔  
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ يَا بَنِي آسَهْدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ  
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ  
يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ۔

فرمایا تو نے اللہ تعالیٰ سے وہ اسم لے کر سوال کیا ہے کہ جب اس سے سوال کیا جائے عطا فرماتا ہے۔ دعا کی جائے قبول فرماتا ہے۔

امام اہلسنت اعلیٰ حضرت بریلوی فرماتے ہیں اس حدیث کے اسناد میں کوئی طعن نہیں اور اسم اعظم کے بارے میں تمام احادیث سے جید اور صحیح تر ہے۔

○ بعض علماء یا بَدِيعُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ  
 وِصَلَى اللّٰهُ تَعَالَى عَلٰى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ  
 اس کو اسم اعظم بترا دیتے ہیں۔

سبزی بن یحییٰ فرماتے ہیں میں دعا کرتا تھا الہی مجھے اسم اعظم بتا دے تو مجھے آسمان پر ایک ستارہ نظر آیا جس پر یہی کلمات لکھے تھے۔  
يَا بَدِيعُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ۔

○ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو یہ دعا کرتے سنا۔  
 وِصَلَى اللّٰهُ تَعَالَى عَلٰى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ يَا نَاكَ الْحَمْدُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ  
وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا بَدِيعُ السَّمَوَاتِ

وَالْأَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ وہ اسمِ اعظم ہے جب پکارا جائے اجابت کرے جب مانگا جائے عطا فرمائے۔

(احمد بن شیبہ - ابن حبان)

سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے خواب میں اسمِ اعظم دیکھا۔

اللَّهُ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ

ابو امامہ باہلی فرماتے ہیں اسمِ اعظم الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ہے۔

امام فخر الدین رازی اور بعض جلیل القدر صوفیاء نے کہا کہ اسمِ اعظم کلمہ "هُوَ" ہے۔

جمہور علماء کا یہ نظریہ ہے اسمِ اعظم "اللَّهُ" ہے۔

بعض علماء کا نظریہ ہے اسمِ اعظم "بِسْمِ اللّٰهِ" ہے۔

فقیر راقم الحروف ابو النصر منظور احمد پرہ کی گئی عنایاتِ الہیہ اور نگاہِ مصطفویہ کی روشنی میں اسمِ اعظم "اللَّهُ الصَّمَدُ" ہے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

○ ابن ابی الدنیانے ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے

روایت کی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ جب یَا رَبِّ یَا رَبِّ

کہتا ہے تو ربِّ قدوس جل مجدہ فرماتا ہے لَبَّيْكَ (حاضر اے میرے بندے

مانگ تجھے دیا جائے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ وآلہ وصحبہ وسلم



## رِزْقِ حَرَامٍ قَبُولِ نَعَامٍ رَاوِطٍ

○ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کا ذکر فرمایا۔

يُطِيلُ السَّمْرَ أَشْعَثَ أَغْبُو يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ يَا رَبِّ  
يَا رَبِّ وَمَطْعَمَهُ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ  
وَعُذِي بِالْحَرَامِ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ وَيَقُولُ يَا رَبِّ يَا رَبِّ  
فَأَنِّي يُسْتَجَابُ لِدَائِكَ - (مشکوٰۃ ص ۲۲۱)

جو شخص لمبا سفر کر رہا ہو، بال اس کے بکھرے ہوں، جسم گردوغبار سے اٹا ہوا ہو اور یارب یارب پکار رہا ہو، حال یہ ہے کہ کھانا حرام، پینا حرام، پہننا حرام، وہی گئی غذا حرام، ایسی صورت حال میں اس کی دعا کیسے قبول ہوگی۔

اس حدیث شریف پر ذرا غور کرنے سے یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ جن لوگوں نے کہا ہے حرام کھانے سے بچا جائے کہ قرآن مقدس حرام کھانے سے روکتا ہے یہاں فرما دیا گیا حرام رزق سے پہننا، پینا وغیرہ ضروریات کا گناہ بھی ویسا ہی ہے جیسا حرام کھانے کا ہے۔

اس حدیث شریف میں مسافر کی مثال فرمانے میں یہ حکمت معلوم ہوتی ہے کہ مسافر کی دعا قبول ہونے کے بارے میں بہت سی روایات ملتی ہیں۔ فرمایا یہ جارہا ہے حرام خور مسافر بھی ہو تو دعا مسترد ہے۔ اس حدیث شریف میں پریشان حال اور بکھرے بالوں کا ذکر فرمانے



میں یہی حکمت معلوم ہوتی ہے کہ پریشان حال اور بکھرے بالوں والے پر رحم ہوتا ہے۔ اس کی دعا قبول ہوتی ہے مگر حرام خور پریشان حال کی دعا مسترد ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ صرف کھانا پینا اور پہننا ہی نہیں یہ لبطو پھال فرمایا ورنہ اڑھنا، کچھونا، رطوش کا مکان، آسائش کا سامان سمجھی اس حکم میں ہیں۔

○ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ لَحْمٌ نَبَتْ مِنَ السُّحْتِ وَكُلُّ لَحْمٍ

نَبَتْ مِنَ السُّحْتِ كَانَتْ التَّارُ أُولَى بِهِ۔ (رواہ احمد)

حرام سے پلا ہوا گوشت جنت میں داخل نہ ہوگا اور حرام سے بڑھے ہوئے گوشت کے لئے جہنم ہی حق دار ہے۔

○ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

إِنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا۔

اللہ تعالیٰ پاک ہے جب وہ حرام مال سے صدقہ بھی قبول نہیں کرتا تو حرام خور کی دعا قبول کیسے ہوگی۔ اس سے صدقہ دینا بھی وبال جان ہوگا۔

○ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ اپنے غلام کی کمالی کا دودھ پی لیا اور پھر لوجھا یہ کہاں سے لایا ہے۔ اس نے عرض کی ایک قوم میں کاہن (نجومی) بن کر کہانت کا معاوضہ لیا۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنے منہ میں انگلی ڈال کر قے کرنا شروع کر دی۔ پھر اللہ تعالیٰ کے حضور معذرت کی۔ آپ نے کہانت کے رزق سے شدید نفرت کر کے حرام سے بچنے کا درس دیا ہے۔

○ ایسے ہی ایک موقع پر سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے زکوٰۃ کے

اونٹنی کا دودھ پی لیا اور معلوم ہونے پر حلق میں انگلی ڈال کرتے کر دی۔  
 ○ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں لوگو تم افضل عبادت

سے غافل ہو وہ حرام سے بچنا ہے۔

○ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر تم نماز پڑھتے پڑھتے کمان کی طرح جھک جاؤ اور روزہ رکھتے رکھتے دُبلے ہو جاؤ تو اللہ تعالیٰ تمہاری دعا کو قبول نہیں فرمائے گا جب تک حرام سے نہ بچو گے۔

○ حضرت ابراہیم ادھم علیہ الرحمہ فرماتے ہیں جس شخص کو جس قدر روحانیت نصیب ہوئی صرف اس بنا پر ہوئی کہ اس نے لقمہ پیٹ میں ڈالتے ہوئے اچھی طرح سوچا کہ یہ حلال ہے یا حرام ہے۔

○ حضرت فضیل علیہ الرحمہ فرماتے ہیں جو شخص اپنے کھانے کی چیز کو سمجھ جاتا ہے اس کا نام صدیقیوں کی فہرست میں لکھ دیا جاتا ہے۔ اے دوست جب تو روزہ افطار کرے تو سوچ کس کے پاس سے اقطار کر رہا ہے۔ حضرت ابراہیم ادھم سے کسی نے پوچھا آپ زم زم کا پانی کیوں نہیں پیتے۔ فرمایا پانی نہ کالنے والا ڈول جب میرا اپنا ہوگا تو پانی بھی پیوں گا۔

○ حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں حرام مال سے صدقہ و خیرات کرنا ایسے ہی ہے جیسے نجس کپڑے پیشاب سے دھو کر پاک کرنے کی کوشش کی جائے۔

○ حضرت یحییٰ بن معاذ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں طاعت، اللہ تعالیٰ کا خزانہ ہے اور خزانہ کی کنجی دعا ہے اور اس کنجی کے دندنے سوائے حلال مال کے کوئی شئی نہیں۔

○ حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ اس

شخص کی نماز قبول نہیں کرتا جس کے پیٹ میں رزقِ حرام ہو۔  
 ○ حضرت سہیل تسری فرماتے ہیں کوئی آدمی ایمان کی تہہ کو نہیں پہنچ  
 سکتا جب تک اس کے اندر یہ چار باتیں نہ ہوں۔

۱ — فرائض کا ادا کرنا سنتوں کے ساتھ

۲ — حرام سے بچنا اور حلال کھانا

۳ — ظاہر و باطن کا یکساں رکھنا

۴ — موت تک ان باتوں پر ثابت قدم رہنا

اور فرمایا جو بندہ چالیس دن تک مشتبہ کھانا کھاتا ہے اس کا دل سیاہ ہو  
 جاتا ہے۔

○ حضرت عبداللہ ابن مبارک فرماتے ہیں حرام یا شبہ کا ایک روپیہ  
 مسترد کر دینا چھ لاکھ روپیہ کی خیرات سے بہتر ہے۔

○ حضرت سہیل تسری فرماتے ہیں حرام مال کھانے والے کے اعضاء  
 نافرمان اور گستاخ ہو جاتے ہیں اسے پتہ چلے یا نہ چلے۔

○ قرآنِ مقدس نے حرام کھانے کا ایک مقام پر اس طرح ذکر فرمایا۔  
لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ

اپنے مالوں کو اپنے درمیان بُرے طریقہ سے مت کھاؤ۔

دوسری جگہ پر اس طرح ارشاد ہوتا ہے۔

الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالِ الْيَتَامَىٰ ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي

بَطُونِهِمْ ذَرْعًا

جو لوگ یتیموں کے مال کو ظلم سے کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں آگ  
 بھرتے ہیں۔

○ مالک بن دینار علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ایک دفعہ بنی اسرائیل پر بارش رک گئی۔ شدید قحط میں مبتلا ہو گئے۔ دعائیں مانگنے میں کثرت کی مگر دعا قبول نہ ہوئی۔ وقت کے نبی پر وحی آئی انہیں کہہ دو میں ان کی دعا قبول نہیں کروں گا کہ ان کے پیٹ حرام مال سے بھرے ہوئے ہیں۔ ان پر میرا غضب سخت ہو گیا انہیں دعائیں مانگنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا

(کیمیاۓ سعادت ص ۱۱)

ظاہر ہے جو مجرم بادشاہ کی نافرمانی پر کمر بستہ ہو جب تک وہ اپنا طرزِ عمل تبدیل نہ کرے اس وقت تک انعام لینے کی غرض سے بادشاہ کے دربار میں حاضر ہونے کا حق نہیں رکھتا جو ظالم ایسا کرے گا بادشاہ کو اس کی جرات پر غصہ ہوگا بجائے انعام حاصل کرنے کے وہ بادشاہ کے غصہ کا شکار ہوگا۔

(کیمیاۓ سعادت ص ۱۱)

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد و آلہ وصحبہ وسلم

## حق تلفی قبولِ دُعا میں رکاوٹ ہے

○ جب تک لوگوں کے حقوق واپسی نہ کئے جائیں تب تک یہ عمل دعا کے قبول ہونے میں آڑے رہتا ہے۔ حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں بنی اسرائیل پر سات سال تک بارش نہ ہوئی۔ شدید قحط میں پھنس گئے کہ مردوں اور بچوں کو کھانا شروع کر دیا۔ پہاڑوں میں نکل جاتے، عاجزیا کرتے، دعائیں مانگتے مگر بارش سے محروم رہے۔ وقت کے نبی پر وحی نازل ہوئی حکم ہوا انہیں جا کر بتا دو کہ اگر تم میری طرف اس قدر چلو

کہ تمہارے گھٹنے گھس جائیں۔ تمہارے ہاتھ آسمان کو لگ جائیں۔ دعا کرتے کرتے تمہاری زبانیں گونگی ہو جائیں میں پھر بھی دعا قبول نہیں کروں گا اور رونے والے پر رحم نہیں فرماؤں گا جب تک مظلوموں کو ان کے حقوق واپس نہ کر دیں۔ چنانچہ بنی اسرائیل نے جب لوگوں کو ان کے حقوق دیئے تو بارش سے نوازے گئے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

## بے نیازی کا مظاہرہ

○ کبھی دعا قبول نہ ہونے میں قدرت کی بے نیازی کا بھی دخل ہو جاتا ہے وہ مالک ہے حاکم ہے غالب ہے خالق ہے جو چاہے جسے چاہے دے یا نہ دے، ماننے نہ ماننے اس پر کوئی اعتراض نہیں۔ بندے کو حق نہیں کہ اس کا شکوہ کرے۔

وَاللَّهُ غَالِبٌ عَلَىٰ أَمْرِهِ ۗ وَذَٰلِكُمْ أَكْثَرُ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں اس کا استغنا حق ہے، اس کا وعدہ حق ہے، اس کی بات تمام ہے۔ اس کی رحمت عام ہے۔ میری التجا کو مان لینا اس پر واجب و لازم نہیں بلکہ یہ معاملہ صرف اور صرف اس کے کرم سے ہی تعلق رکھتا ہے۔ يَفْعَلُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

إِنَّ اللَّهَ يَخُكُّمُ مَا يُؤِيدُ جو ارادہ کرتا ہے فیصلہ دیتا ہے۔ وہ

غنی مطلق ہے۔ اسے کسی کی پرواہ نہیں۔ سارے اسی کے محتاج ہیں۔ جب بے نیازی کا مظاہرہ ہوتا ہے تو سیدنا یعقوب علیہ السلام فراقِ یوسف

علیہ السلام میں عرصہ گزار دیتے ہیں مگر غلاطات وقت پر ہی ہوتی ہے۔  
وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم



## غیبت قبولِ دُعا میں رکاوٹ ہے

○ غیبت کی مذمت قرآنِ مقدس نے اس انداز میں فرمائی۔

لَا يَغْتَبُ بَعْضُكُم بَعْضًا

ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو۔

دوسری جگہ پر اس طرح ارشاد فرمایا۔

أَيُّحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا

کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے  
غیبت کرنے کو مردہ بھائی کا گوشت کھانا فرمایا ہے۔

○ حضرت جابر اور ابو سعید خدری سے روایت ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا

إِيَّاكُمْ الْغَيْبَةُ فَإِنَّ الْغَيْبَةَ أَشَدُّ مِنَ الزِّنَا

غیبت سے بچو بے شک غیبت زنا سے بھی بدتر ہے۔ جس کی وجہ یہ  
معلوم ہوتی ہے کہ زنا کے جرم کے بعد اگر اس نے خلوص نیت سے توبہ  
کرتی تو امید ہے یہ گناہ معاف ہو جائے گا مگر غیبت کا گناہ اس وقت  
تک معاف نہیں ہوگا جب تک اس سے معافی نہ لی جائے جس کی غیبت  
کی ہے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم

○ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ معراج کی رات میں ایک ایسی قوم سے گزرا جو اپنے چہروں کو ناخنوں سے نوچ رہے تھے۔ میں نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون ہیں عرض کی یا رسول اللہ یہ وہ لوگ ہیں جو دوسروں کی غیبت کیا کرتے تھے۔  
وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم

○ حضرت سلیمان بن جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی یا رسول اللہ مجھے کوئی عمدہ بات فرمائیں جس سے مجھے فائدہ ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی بات کو حقیر نہ سمجھنا اگرچہ وہ کتنی ہی چھوٹی کیوں نہ ہو۔ اپنے مسلمان بھائی سے کھلی پیشانی پتے ملنا چاہیے اس کے پیچھے اس کی غیبت نہ کرنی چاہیے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد و آلہ وصحبہ وسلم

○ امام محمد غزالی علیہ الرحمہ نے احیاء العلوم میں یہ روایت نقل کی ہے موسیٰ علیہ السلام پر وحی نازل ہوئی حکم ہوا اے موسیٰ جو شخص غیبت سے توبہ کر کے مرے گا وہ سب سے آخر میں جنت میں جائے گا اور جو شخص غیبت کرتا رہا اور بغیر توبہ کے مر گیا سب سے پہلے دوزخ میں داخل کیا جائے گا۔  
(دلایا باللہ)

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم

○ کعب اجار سے روایت ہے سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں نبی اسرائیل شدید قحط میں مبتلا ہو گئے۔ جناب کلیم علیہ السلام نے نبی اسرائیل کو ساتھ لے کر تین مرتبہ دعا فرمائی کہ قحط ختم ہو مگر ایسا نہیں ہوا۔ وحی نازل ہوئی موسیٰ میں دعا قبول نہیں کروں گا کہ تم میں ایک چنل خور ہے

عرض کی یا اللہ وہ کون ہے فرما دے اسے باہر نکال دیتے ہیں پھر دعا قبول فرمائے۔ حکم ملا کلیم جس چنل خوری سے تمہیں روک رہے ہوں وہی کام خود کرنے لگ جاؤں (چنل خور کا بتانا بھی تو چنل خوری ہے) موسیٰ علیہ السلام نے سب کو توبہ کا حکم دیا۔ پھر دعا مانگی تو دعا قبول ہو گئی۔  
وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم



## غیبت سے عذاب قبر ہوتا ہے

○ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم ایک موقع پر حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے۔ آپ دو قبروں سے گزرے اور رک گئے۔ ایک تازہ شاخ منگائی اسے اُدھا اُدھا کر کے دونوں قبروں پر گاڑ دیا۔ عرض کی گئی یا رسول اللہ کیا معاملہ ہے۔ فرمایا:

كَانَ يُعَذِّبَانِ فِي قُبُورِهِمَا

دونوں قبر والوں کو عذاب دیا جا رہا تھا۔

میں نے تازہ شاخ منگا کر ان کی قبروں پر رکھ دی ہے۔ جب تک ہری ہے تسبیح جاری ہے عذاب کی تخفیف ہوگی۔ عرض کی گئی یا رسول اللہ کس جرم میں انہیں عذاب دیا جا رہا تھا۔ فرمایا:

كَانَ أَحَدُهُمَا لَا يَسْتَنْزِلَ عَنِ الْبَوْلِ

ایک پیشاب سے نہیں بچتا تھا وکان اُخرہما یتمشی بالنمیمہ

اور دوسرا چنل خور تھا۔ (اس حدیث کو صحیحین نے روایت کیا ہے)



معلوم ہوا غیبت آنا بڑا جرم ہے جس کی سزا عذابِ قبر ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین آپس میں کھلی پیشانی سے ملتے، کسی کی غیبت نہ کرنے اور غیبت نہ کرنے کو اعمال میں بہترین عمل قرار دیتے اور اس کے خلاف عمل کو منافقین کی عادت تصور کرتے تھے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ عبیدہ محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم

## ○ قے میں جما ہوا خون نکلا

○ ایک موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم... روزہ رکھنے کا حکم فرمایا اور ساتھ ہی فرمایا افطاری کے وقت مجھ سے اجازت حاصل کی جائے چنانچہ ہر شخص اجازت لے کر افطار کرتا رہا۔ ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ وہ دعوتیں بھی روزہ دار ہیں انہیں بھی افطاری کی اجازت فرمائیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے توجہ نہ فرمائی۔ پھر عرض کی گئی پھر یہی عمل دہرایا گیا۔ وجہ پوچھی گئی فرمایا جو آدمی دن بھر لوگوں کا گوشت کھائے اس کا کبیا روزہ ہے۔ فرمایا انہیں جا کر کہہ دو اگر تمہارا روزہ تھا تو قے کرو۔ چنانچہ یہ حکم انہیں پہنچا دیا گیا۔ انہوں نے قے کی تو ہر ایک کے منہ سے خون کے لوتھڑے خارج ہوئے۔ آپ کی بارگاہ میں یہ سارا ماجرا عرض کیا گیا تو آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر یہ خون کے لوتھڑے ان کے پیٹ میں رہ جاتے تو انہیں دوزخ کھا جاتی۔ اس روایت کو امام غزالی نے احیاء العلوم میں نقل کیا ہے۔

یہ دعوتیں روزہ رکھ کر بھی غیبت میں مبتلا رہی تھیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم

نے مشاہدہ کروا کر نفرت دلائی،

○ حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں غیبت دین کو اس طرح کھا جاتی ہے جیسے اکلہ بیماری جسم کو کھا جاتی ہے۔ (اکلہ ایک بیماری کا نام ہے جس سے جسم گل سٹر جاتا ہے)

○ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو آدمی دنیا میں اپنے بھائی کا گوشت کھاتا ہے آخرت میں بھی اس کے سامنے وہی گوشت رکھا جائے گا اور اسے حکم ہوگا کہ اسے کھا۔ دنیا میں تو تو اسے پسند کرتا تھا، اب وہ پریشان ہوگا مگر چار و ناچار اسے کھانا پڑے گا۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

## غیبت ہے کیا؟

○ کسی دوسرے کا ذکر اس انداز میں کیا جائے کہ اگر وہ سُنے تو نئے بُرا محسوس کرے، یہ ذکر کسی کے جسم سے متعلق ہو جیسے چنڈھا، بھینگا، گنجا، بونا وغیرہ۔ ظاہر ہے ایسے الفاظ کو وہ برداشت نہیں کرے گا، یا یہ ذکر اس کے کسی وصف کا ہو جیسے فلاں شخص بد مزاج ہے، اکڑ باز ہے، اکھڑ ہے، متکبر ہے، بدتمیز ہے وغیرہ وغیرہ، یا یہ ذکر اس کے دینی معاملہ سے وابستہ ہو جیسے کہا جائے فلاں چور ہے، جھوٹا ہے، خائن ہے، ظالم ہے، بدکردار ہے، نماز روزہ کا پابند نہیں وغیرہ، یا یہ ذکر کسی کے حقوق العباد کے سلسلہ میں ہو، فلاں والدین کا گستاخ ہے، رشتہ داروں پر ظلم کرتا ہے، اولاد سے ناانصافی کرتا ہے وغیرہ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

## حکمت الہی بھی رکاوٹ بن جاتی ہے

○ کبھی کبھی دعا کی قبولیت میں رکاوٹ کسی حکمت الہیہ کے پیش نظر بھی ہوتی ہے۔ بندہ اپنے ربِّ قدوس سے ایسی چیز کا مطالبہ کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ جل مجدہ کے علم میں اس کے لئے بہتر نہیں۔ بندہ اپنی کم علمی کی بنا پر سمجھتا ہے میری دعا قبول نہیں ہو رہی اور میرا نقصان ہو رہا ہے حالانکہ اس دعا کا قبول نہ ہونا ہی اس کے فائدہ میں ہے۔ ایک بندہ مال و دولت کا طالب ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے کہ مال ملے ہی اس سے ضبط نہیں ہو سکے گا اور ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھے گا صحت مانگتا ہے مگر اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے کہ اسے صحت دے دی گئی تو یہ اس سے ناجائز فائدہ اٹھا کر قتل و غارتگری میں پھنس جائے گا۔ قدرت اسے بچا لیتی ہے۔ بچہ ضد کرتا ہے کہ ترش چیز کھائے لیکن ماں نہیں دیتی کہ بیمار ہونے کا اندیشہ ہے۔ فیصلہ ماں کا ہی بہتر ہے بچہ اپنی جہالت و لاعلمی کے پیش نظر ضد کر رہا ہے۔ قرآن مقدس نے فرمایا

عَسَىٰ أَنْ تَكْبِتُوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ

ہو سکتا ہے تم کسی چیز کو پیارا سمجھو اور وہ تمہارے لئے بہتر نہ ہو۔  
وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ نبیہ محمد و آلہ وصحبہ وسلم

## پیار بھی رکاوٹ بن جاتا ہے

○ بعض اوقات دعا کی قبولیت میں مسائل کی محبت بھی آڑے آجاتی

ہے اور یہ ایک بہت بڑی بات ہے۔ مثلاً ایک فقیر آپ کے دروازہ پر آیا۔ اس کا انداز سوال آپ کو پسند نہیں۔ اس کی آواز بھدی ہے آپ کو نفرت ہے۔ اس کے سوال پر آپ جھٹ سے ایک روپیہ دے دیتے ہیں کہ جلد چلا جائے آپ اس کا ٹھہرنا پسند ہی نہیں کرتے۔ بھڑکی دیر بعد دوسرا فقیر آجاتا ہے جس کے چہرے سے شرافت ٹپکتی ہے مجبزو انکساری کا پیکر ہے۔ سوال میں پیار، انداز میں جاذبیت ہے۔ وہ آپ کو اپنی رسیلی آواز میں نعت سنا کر اپنی طرف متوجہ کرتا ہے۔ وہ نعت ختم کر کے کہتا ہے فی سبیل اللہ دو۔ آپ کہتے ہیں ایک دفعہ نعت اور سناؤ۔ وہ پچا رہ پھر سنا دیتا ہے۔ پہلے فقیر کو آپ نے جھٹ سے دیا اور دروازے سے روانہ کر دیا۔ دوسرے کو دے بھی نہیں رہے اور دروازے سے جانے بھی نہیں دیتے۔ آپ کا پیار ہی عجیب ہے۔ پہلے فقیر کو فوراً دیا حالانکہ آپ کو اس سے نفرت تھی دوسرے سے پیار ہے محبت ہے مگر دے نہیں رہے۔ یہی صورت حال کبھی کبھی بندے اور اس کے خدائے قدوس کے درمیان پیدا ہو جاتی ہے۔ برسوں رو کر گزارتا ہے۔ مدینہ مانگتا ہے بیت اللہ شریف کا زیارت چاہتا ہے فرشتے عرض کرتے ہیں بارِ الہی اے روتے عرصہ ہو گیا اے عطا فرمائے جو اب ملتا ہے اس کا روٹا لبتجا کرنا مجھے پیارا لگ رہا ہے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

چھ مزید رکاوٹیں

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں کی دُعا قبول

نہیں ہوتی۔

○ پہلا وہ شخص جس نے اپنا گھر جنگل میں بنا لیا جب کہ وہ جانتا ہے وہاں چوری ہو سکتی ہے، لوٹا جاسکتا ہے، جتنوں سے ستایا جاسکتا ہے اب ان باتوں میں سے کوئی ہو گئی تو اب اس کی دعا قبول کیوں ہو۔ یہ سب کچھ اس نے خود کیا ہے۔

○ دوسرا وہ شخص جس نے عام گزرگاہ پر قیام کیا جبکہ وہ جانتا ہے ہر طرح کا آدمی یہاں سے گزرے گا۔ جانور گزریں گے۔ ٹریفک کی گزرگاہ ہے۔ اب وہ کسی حادثہ کا شکار ہو جاتا ہے تو یہ مصیبت اس نے خود مول لی ہے دعا کیوں قبول ہو۔

○ تیسرا وہ شخص جس نے لین دین کرتے وقت تحریر نہ کی۔ اب اگر اس کا نقصان ہوتا ہے تو دعا قبول کیوں ہو۔ یہ مصیبت اس نے خود خرید کی ہے۔ خدائے قدوس کے حکم کی نافرمانی کی ہے۔

فَلْيَكْتَبْ بَيْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ

تمہارے درمیان تحریر ہونی چاہیے۔

○ چوتھا وہ شخص جو اپنا مال کسی بیوقوف کے سپرد کر کے نقصان کر بیٹھتا ہے پھر دعا کرتا ہے۔ قرآن حکیم کے اس اصول کو اس نے نظر انداز کیا ہے۔ اپنا مال بیوقوفوں کے سپرد نہ کرو۔

○ پانچواں وہ شخص ہے جس کے نکاح میں بدخلق عورت تھی اور اس نے طلاق نہ دی۔ اس ارشاد کی تفصیل یہ ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت بیٹھی پسلی سے پیدا کی گئی ہے اس کا بیٹھنا پن ختم نہ ہوگا سیدھا کرنا چاہو تو ٹوٹ جائے گی اور

اس کا ٹوٹنا یہ ہے کہ طلاق دے دی جائے۔ اب یا تو آدمی اس کی تلخ مزاجی، بدکلامی اور سختی پر صبر کرے یا پھر طلاق دے دے۔ اب یہ شخص نہ تو صبر کرتا ہے اور نہ طلاق دیتا ہے۔ اب جو مصیبت میں پھنسا ہوا ہے یہ اس کی اپنی ہی ہموئی مصیبت ہے۔ اسے چاہیے کہ یہ دونوں میں سے ایک پر عمل کرے صبر کرے یا پھر طلاق دے کر جان بچائے بہتر ہے صبر کرے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

○ چھٹا وہ شخص جو بے کار گھر میں بیٹھا رہے اور دعا کرے یا اللہ مجھے روزی عطا فرما۔ ربِّ قدوس فرماتا ہے کیا میں نے تجھے روزی تلاش کرنے کا حکم نہیں دیا۔

فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِن فَضْلِ اللَّهِ

زمین میں پھیل جاؤ اور روزی تلاش کرو۔

○ ساتواں وہ شخص جس نے خدا کا دیا ہوا سارا رزق فضول خرچی

اور لہو و لعب میں ضائع کر دیا اور اب کہتا ہے یا اللہ مجھے اور دے میں پریشان ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا میں نے تجھے کفایت شکاری اور میانہ روی کا حکم نہیں دیا تھا کیا تو نے میرا یہ ارشاد نہ سنا۔

وَالَّذِينَ إِذَا أَنْفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ

بَيْنَ ذَلِكَ قَوَامًا

وہ لوگ خرچ کرتے وقت فضول خرچی سے بچتے ہیں اور درمیانی راہ اختیار کرتے ہیں۔

○ آٹھواں شخص وہ ہے جو اپنے مزاج کے خلاف اور دین کے مخالف

لوگوں میں رُلُوش پذیر ہے اور ان کی سادشوں سے پریشان رہتا ہے اور دعا مانگتا ہے یا اللہ مجھے ان کے شر سے بچالے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا میں نے تجھے ہجرت کرنے کا حکم نہ دیا۔

أَلَمْ تَكُنْ أَرْضًا مِّنْ أَرْضِ اللَّهِ وَأَسْبَغَ فِتْنَتَهُ جُرُؤًا فِيهَا

کیا اللہ تعالیٰ کی زمین وسیع نہیں کہ وہاں ہجرت کر جاؤ۔

(نوٹ) اس ارشاد کا بھی یہی معنی ہے یا تو ان کی ایذا رسانی پر صبر کرو نہیں تو چلے جاؤ۔

امام اہلسنت اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان علیہ الرحمہ نے اس پر تشریح کر کے مزید بیس اشخاص کا ذکر کیا ہے۔

○ ان تمام ارشادات کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ امور دعا میں حجابات بن جاتے ہیں انہیں دور کیا جائے۔ اگر ایسے افراد کی دعا قبول ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم اور احسان ہے کہ اس نے ازراہ کرم خود حجابات دور کر دیئے۔ اب بندے کو اس کے شکر میں ایسے حجابات سے بچتے رہنا چاہیے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم



## گناہ کی دُعا نہ کی جائے

○ گناہ کی دُعا نہ کی جائے کہ یا اللہ مجھے فلاں کا مال مل جائے۔ چوری، ڈکیتی، قتل و غارت، زنا، بد معاشرتی میں کامیابی حاصل ہو (مناذ اللہ) گناہ کی دُعا بھی گناہ ہے۔

○ قطع رحمی کی دُعا بھی اسی قسم میں جاتی ہے کہ یہ بھی گناہ ہے۔ مگر اس کی اہمیت کے سبب حدیث شریفہ میں الگ ذکر کر دیا گیا ہے۔ قطع رحمی یہ ہے یا اللہ فلاں فلاں رشتہ داروں میں لڑائی ہو جائے وغیرہ۔  
وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد و آلہ وصحبہ وسلم

## لغواؤ بے فائدہ دُعا نہ کی جائے

○ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے نبی اسرائیل کے ایک شخص کو حکم ہوا تیری تین دُعاؤں قبول ہوں گی جو چاہے مانگ لے۔ اس نے پہلی دُعا کی یا اللہ میری بیوی تمام بنی اسرائیل کی عورتوں سے خوبصورت ہو جائے وہ خوبصورت ہو گئی۔ اب اس عورت نے تکبر و غرور شروع کیا جس نے سرکش کر دیا شوہر کو ستانے لگی۔ شوہر نے غصہ میں آکر بد دُعا کر دی یا اللہ اس کی شکل بگاڑ دے۔ اس کی شکل بگڑ گئی۔ اب اولاد نے لوگوں نے منت سماجت کی کہ دُعا کرو اس کی حالت ٹھیک ہو جائے۔ پھر دُعا کی شکل درست ہو گئی۔ تینوں دُعاؤں کے بعد دیگرے



قبول ہوئیں مگر بے فائدہ۔ قبولِ دعا کے بہت بڑے اعزاز کو ضائع کر  
دیا۔  
وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد و آلہ وصحبہ وسلم

## موت کی دُعا نہ کی جائے

○ کہ مومن کی زندگی اس کے لئے غنیمت ہے۔ کیا بعید کہ زندگی کے  
کسی لمحہ میں کیا گیا اس کا عمل صالح اس کی نجات کا ضامن ہو۔ کیا بعید  
کسی لمحہ عنایاتِ الہیہ سے نوازا جائے اور پھر اس زندگی میں اُسے  
آخرت کے لئے کاشت کرنے کا موقع ملنا بہت بڑا فضل ہے۔ ظاہر ہے  
جو دیر تک زندہ رہے گا اس کے اعمالِ صالحہ بڑھیں گے۔

○ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے ایک شخص شہید ہو گیا۔  
اس کے ایک سال بعد اس کا دوسرا بھائی بھی فوت ہو گیا۔ حضرت طلحہ  
رضی اللہ عنہ نے خواب میں دیکھا دوسرا بھائی پہلے شہید بھائی سے  
جنت میں آگے آگے ہے۔ صبح کو یہ خواب بارگاہِ رسالت میں پیش کی  
گئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس پر تعجب کیوں ہے کہ پھلا  
بھائی شہید سے آگے ہے۔ کیا پھلے بھائی نے سال بھر تک نمازوں  
کا اہتمام نہیں کیا۔ کیا اس نے رمضان کے روزے نہ رکھے۔ وہ اسی  
لئے سبقت لے گیا اس کی عبادت اس سے زیادہ تھی۔ اس سلسلہ  
میں یہ بھی سوچنا چاہیے کہ وہاں کے لئے بھیجا کیا گیا ہے۔ یہ دعا ہی کرتا  
ہے جو موت کی شدت سے واقف نہیں۔

○ حضورِ سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رنج و غم کے باعث موت کی آرزو نہ کرو۔ اگر کسی باعثِ مجبور ہو ہی گئے ہو تو یہ دُعا مانگ لیا کرو "اے اللہ مجھے زندہ رکھ جب تک زندگی میرے حق میں بہتر ہے اور مجھے موت دے جب موت میرے حق میں بہتر ہو"۔

○ زندگی ہوگی تو نیکی کر کے اپنے گزشتہ گناہوں کو ختم کر سکے گا۔ قرآنِ مقدس نے فرمایا۔

فِيَا الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ

نیکیاں گناہوں کو لے جاتی ہیں۔ اگر موت کی دعا وصلِ الہی کے شوق سے ہے تو مضائقہ نہیں کہ سیدنا یوسف علیہ السلام نے دعا کی ہے

تَوْفَّنِي مُسْلِمًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ يَا لَصَالِحِينَ

اے اللہ مجھے مسلمان کی حیثیت سے فوت کرنا اور صالحین کے ساتھ اٹھانا

○ ایک اور صورت میں بھی موت کی دعا جائز ہے۔ جب دین میں فتنہ دیکھے تو اس فتنہ سے بچنے کے لئے موت کی دعا کرے۔ حضورِ سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

إِذَا أَرَادَتْ بِقَوْمٍ فِتْنَةً فَأَقْبِضْنِي إِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُونٍ

اے اللہ اگر تو کسی قوم کو فتنے میں مبتلا کرنے کا ارادہ فرمائے تو مجھے فتنہ میں مبتلا کئے بغیر اپنی طرف بلا لے۔

دنوی مصائب سے بچنے کے لئے موت کی دعا نہ کی جائے اور دین کی مضر توں کے ڈر سے موت کی دعا جائز ہوگی۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم



## بددعا نہ کی جائے

○ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ بتاتا ہے کہ کسی کو اپنے ذاتی مسئلہ کی بنا پر بددعا نہ دی جائے۔ طفیل بن عمرو نے اپنی قوم کی شکایت کی اور عرض کی ان کے لئے بددعا فرمائیں تو جواباً فرمایا اللَّهُمَّ اهْدِ دُوسًا لے اللہ دوس کو ہدایت فرما۔ ایسے ہی جب ثقیف نے مسلمانوں پر بے پناہ مظالم ڈھائے تو صحابہ کرام نے بددعا کی درخواست کی۔ ان کے جواب میں بھی یہی فرمایا اللَّهُمَّ اهْدِ ثَقِيفًا۔

○ جنگ احد کے موقع پر کون سا ظلم تھا جو کفار کی طرف سے نہ کیا گیا مگر ان کی تباہی و بربادی کے لئے بھی بددعا نہیں۔ وادی طائف کے مظالم کا کسے علم نہیں۔ وہاں بھی یہی جواب ہے۔

اللَّهُمَّ اهْدِ قَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ

اے پروردگار میری قوم کو ہدایت دے دے (وہ مجھے جانتے ہی نہیں کہ میں رسول ہوں)۔

○ ہاں اگر کسی کافر کے ایمان نہ لانے کا یقین ہو جائے اور اس کی زندگی سے اسلام کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو تو اس کی تباہی کی بددعا جائز ہے۔ نوح علیہ السلام نے عرض کی ہے۔

رَبِّ لَا تَذَرْنِي الْاَرْضَ مِنْ الْكٰفِرِيْنَ دٰثِرًا۔

اے پروردگار روئے زمین پر کفار کو نہ چھوڑ۔

○ ایسے ہی حضور سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے قبطیوں کیلئے بددعا فرمائی ہے۔

رَبَّنَا اطْمِسْ عَلَيَّ اَمْوَالِهِمْ وَاَشْدُدْ عَلَيَّ قُلُوبَهُمْ

اے اللہ ان کے مال مٹا دے اور ان کے دلوں پر سختی فرما۔

○ ایسے ہی بعض اوقات حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی

کافروں کے لئے بددعا کے کلمات صادر ہوئے ہیں۔

مَلَأَ اللّٰهُ بُيُوتَهُمْ بِالنَّارِ مَنَعُوْنَا عَنِ الصَّلٰوةِ الْوَسْطٰى

اللہ تعالیٰ کفار کے گھروں کو آگ سے بھر دے انہوں نے ہمیں عصر کی

نماز سے روکا۔ (یہ غزوہ خندق کے موقع پر فرمایا)

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ جیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم



## کسی مسلمان پر لعنت نہ کی جائے

○ کسی مسلمان پر لعنت نہ کی جائے اسے مردود و ملعون نہ کیا جائے جس

کا کفر پر مرنا یقینی نہ ہو اسے بھی لعنت نہ بھیجے حضور صلی اللہ علیہ وسلم

نے ارشاد فرمایا

لَا يَكُوْنُ الْمُوْمِنُ لَعٰنًا

مسلمان لعنت کرنے والا نہیں ہوتا۔

○ ایک روایت میں اس طرح ہے۔

لَا يَنْبَغِيْ لِلْمُوْمِنِ اَنْ يَكُوْنَ لَعٰنًا

کسی مومن کو یہ بات زیب نہیں دیتی کہ وہ لعنت کرے۔

○ ایک اور حدیث شریف میں ہے مسلمان کی لعنت اس کے قتل کے برابر ہے۔ ایک اور حدیث میں ہے لعنت کرنے والے قیامت کے دن گواہ اور شفیع نہیں ہوں گے۔ ایک اور حدیث میں یہ عنوان اس طرح ملتا ہے جب بندہ لعنت بھیجتا ہے تو وہ لعنت آسمان کی طرف چڑھتی ہے اس کے دروازے بند ہو جاتے ہیں کہ یہاں تیری جگہ نہیں پھر دائیں بائیں پھرتی ہے جب کہیں ٹھکانا نہیں پاتی تو اگر وہ شخص لعنت کا مستحق ہے تو اس پر جائے گی ورنہ لعنت بھیجنے والے پر جائے گی ایسے نہ ہی کسی مسلمان کے لئے بد دعا کی جائے کہ بعض علماء کے نزدیک یہ طریقہ کفر ہے اور یہ واضح امر ہے کہ اگر کفر کو اچھا یا اسلام کو بُرا جان کر کہتا ہے تو یقینی کفر ہے ورنہ گناہ کبیرہ ہے کہ کسی مسلمان کی بدخواہی حرام ہے۔

○ ایک موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے فرمایا صدقہ دو میں نے تمہیں دوزخ میں بکثرت دیکھا ہے۔ عرض کی یا رسول اللہ دوزخ میں ہم کیوں زیادہ ہوں گی۔ فرمایا تم لعنت بہت کرتی ہو۔ معلوم ہوا کسی پر لعنت بھیجنا دوزخی کی علامت ہے۔

○ امام محمد غزالی علیہ الرحمہ نے کیمیائے سعادت میں نقل کیا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ پاک میں ایک شخص نے سومر تیبہ شراب پی۔ ایک صحابی نے اسے کہا خیال کر اس گناہ سے پنج تیرا یہ فساد کب تک جاری رہے گا اور ساتھ ہی اس پر لعنت بھیجی کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا دشمن شیطان موجود ہے وہ اسے کافی ہے تو لعنت کر کے شیطان کا ساتھی نہ بن۔ ایک شخص نے شراب پی۔ لوگ اسے

مارنے لگے اور لعنت کی فرمایا لعنت نہ کرو یہ خدا اور رسول کو دوست رکھتا ہے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

## کافر کیلئے مغفرت کی دعا کی جائے

○ جس کی موت کفر پر ہوئی اس کے لئے دعائے مغفرت سے روک دیا گیا ہے۔ قرآن مقدس فرماتا ہے۔

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ  
وَلَوْ كَانُوا أَوْلِيَاءُ قُرْبَىٰ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ایمانداروں کو اجازت نہیں کہ وہ مشرکین کے لئے دعائے مغفرت کریں اگرچہ وہ قریبی ہی کیوں نہ ہوں۔

○ علامہ شہاب الدین مالکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کفار کے لئے دعائے مغفرت کفر ہے کہ قرآن مقدس تو فرماتا ہے۔

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ

اللہ تعالیٰ مشرک کی مغفرت نہیں فرمائے گا۔

اور یہ دعائے مغفرت ارشادِ خداوندی کے خلاف ہے۔

○ امام اہلسنت اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

مشرک کے لئے دعائے مغفرت نصِ قطعی کا انکار ہے۔ جو چیز شرعاً

محال ہے اس کا مطالبہ دُوحال سے خالی نہیں۔ اگر وہ واقعی چاہتا ہے

تو یہ شریعت سے استہزاء سے کم نہیں۔ اگر محض لفاظی تھی تو لغو و بیہودہ بات بہر حال لغو ہے بیہودہ ہے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

## اولاد پر بددعا نہ کی جائے

○ علامہ شمس الدین سخاوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں صحیح حدیثوں سے ثابت ہے اولاد پر ماں باپ کی دعا رد نہیں کی جاتی۔ برس بنا والدین کو چاہئے بددعا سے محتاط رہیں۔ بددعا قبول ہوگئی اور اولاد کسی مصیبت میں پھنس گئی تو پھر بھی دکھ انہیں ہی پہنچے گا۔

○ اس عنوان پر اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے اس طرح تبصرہ فرمایا ہے اگر والدین محض غصہ جھاڑنے اور تنبیہ کے لئے ہی ایسا کر رہے ہیں تو امید ہے کہ اولاد کے حق میں یہ بددعا نقصان دہ ثابت نہیں ہوگی۔

○ دینی کی حدیث میں ہے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی صورت میں دعا کا مقبول نہ ہونا مانگا ہے۔ اگر والدین کی بددعا اولاد کے حق میں دل کی گہرائیوں سے ہی ہے اور اولاد واقعی گستاخ ہو چکی ہے والدین نے عاق کر دیا ہے اس صورت حال میں بددعا ہوتی ہے تو یہ بددعا قبول ہوگی۔

علامہ شمس الدین سخاوی علیہ الرحمہ کے بیان کردہ مضمون کا یہی مفہوم ہے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

## دُعا کو محدود نہ کیا جائے

○ دعائیں اس قسم کے الفاظ نہ لائے جائیں یا اللہ اپنی رحمت مجھ پر  
یہی فرما اوروں کو محروم کر دے۔ حدیث شریف میں ہے ایک اعرابی  
نے اس طرح دعا مانگی۔

اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي وَارْحَمِ مُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا أَحَدًا

اے اللہ مجھ پر رحم فرما اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر رحم فرما اور ہمارے  
ساتھ کسی اور پر رحمت نہ فرمانا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لَقَدْ حَجَّشَرْتَ وَاسِعًا

تُو نے بڑی وسعت والی چیز کو محدود کر دیا۔

دعا کے اندر دوسروں کو شامل کرنے میں ایک بڑا فائدہ یہ ہے کہ کیا  
بعید ان کے شامل کرنے سے میری دعا قبول ہو جائے۔ پھر خدائے قدوس  
کی رحمت تو وسیع ہے ہی۔ ارشاد ہوتا ہے۔

رَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ

خدائے قدوس کے کسی انعام کو صرف اپنے لئے ہی مانگنا عام مسلمانوں  
سے بدخواہی کے مترادف ہوگا۔

○ اس عنوان کو اجاگر کرنے کے لئے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم  
کا ایک اور ارشاد گرامی موجود ہے۔

لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ



کوئی شخص کامل ایماندار ہو ہی نہیں سکتا جب تک اپنے بھائی کے لئے وہی شے پسند نہ کرے جو اپنے لئے کرتا ہے۔

○ ایک اور ارشادِ گرامی میں یہی عنوان اس طرح بھی نمایاں دکھائی دیتا ہے۔

الدِّينَ النَّصِيحَةُ لِكُلِّ مَسْئِلَةٍ

دین ہر مسلمان کی خیر خواہی کا نام ہے۔  
اور رحمتِ خداوندی کے متعلق میرا یہ کہنا کہ یہ صرف مجھے ہی ملے کسی دوسرے کو نہ ملے خیر خواہی نہیں۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم



# مستجاب الدعوات لوگ

جن لوگوں کی دعا قبول ہوتی ہے قرآنِ مقدس اور احادیثِ طیبہ کی روشنی میں درج ذیل استراذ شامل ہیں۔

○ روزہ دار ○ مظلوم ○ مسافر۔

ان تینوں کے بارے میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان فیضِ ترجمان سے یہ بات نکلی ہے جسے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔ تین اشخاص ہیں کہ اللہ تعالیٰ پر حق ہے ان کی دعا رد نہ کرے روزہ دار، مظلوم، مسافر

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ جمیعہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

○ بادشاہ عادل ○ ماں باپ کا فرمانبردار ○ مرد صالح

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ان کی دعا مقبول ہونے کی روایت کو ابن ماجہ نے، عقیلی نے، بیہقی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ جمیعہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

○ غائب کی دعا غائب کے لئے

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب کوئی شخص کسی غائب شخص کے لئے دعا کرتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں۔ آمین وَاِنَّكَ بِمِثْلِ ذَالِكَ اس کے حق میں تیری دعا قبول ہو اور تجھے بھی اس طرح کی نعمت نصیب ہو ایک اور حدیث شریف میں ہے یہ دعا حاجی۔ غازی۔ مریض مظلوم

کی دعا سے بھی زیادہ جلد قبول ہوتی ہے۔  
 امام بیہقی نے شعب میں ابن عباس کی روایت سے نقل کیا ہے حضور  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "پانچ اشخاص کی دعا قبول ہوتی ہے۔ ان  
 میں سب سے زیادہ جلد قبول ہونے والی دعا یہ ہے کہ کوئی شخص غائب  
 کے لئے دعا کرے۔ حدیث شریف کے کلمات طیبات یہ ہیں۔

دَعْوَةُ الْأَخِ لِأَخِيهِ يَطْهَرُ الْغَيْبِ

امام ترمذی نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے یہ ہی روایت کی ہے  
 حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اس سے زیادہ جلد قبول ہونے والی  
 کوئی دعا نہیں۔"

البزار نے عمران بن حصین سے اس طرح روایت کی ہے "یہ عار دہنیں ہوتی"  
 و صلی اللہ تعالیٰ علیٰ جیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم  
 ○ والدین کی دعا اولاد کے حق میں قبول ہوتی ہے۔

اس ضمن میں دیلمی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس طرح روایت  
 کی ہے والدین کی دعا اولاد کے لئے ایسے ہوتی ہے جیسے نبی کی دعا  
 امت کے لئے۔

اس ضمن میں حضرت ابولغیم نے واثلہ بن اسقع سے اس طرح کی روایت  
 کی ہے۔ چار آدمیوں کی دعا مسترد نہیں ہوتی ان میں ایک شخص  
 وہ ہے جو اپنے والدین کے لئے دعا کرے۔

و صلی اللہ تعالیٰ علیٰ جیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

○ حاجی کی دعا گھر پہنچنے تک۔

امام احمد نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔ حضور سید عالم

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو حاجی سے ملی تو سلام کہہ، مصافحہ کر اور درخواست کر کہ وہ تیرے لئے دعا کرے کہ وہ مغفور ہے۔

دوسری حدیث شریف میں اس طرح ہے کہ حاجی کی دعا رد نہیں ہوتی  
 و صلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

○ عمرہ کرنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں عمرہ کرنے والے خدا کے  
 بہمان ہوتے ہیں۔ وہ جو کچھ خدا سے مانگیں دیتا ہے اور جو دعا  
 کریں قبول فرماتا ہے۔

و صلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

○ مریض کی دعا قبول ہوتی ہے۔

ابن ماجہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے حضور سید عالم  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مریض کے پاس جاؤ تو اس سے  
 دعا کرواؤ۔ اس کی دعا فرشتوں کی دعا کی طرح ہوتی ہے۔

ایک اور حدیث شریف میں ہے بیمار کی دعا اس کے تندرست ہونے  
 تک رد نہیں ہوتی۔ اس روایت کو ابن ابی الدنیا، بیہقی اور دہلی  
 نے ابن عباس سے روایت کیا ہے۔

○ مضطر پریشان حال کی دعا۔

پریشان حال شخص کی دعا قبول ہونے کے بارے میں ربِّ قورس جل مجدہ  
 خود ارشاد فرماتا ہے۔

أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَّرَّ إِذَا دَعَا وَأَيُّكَ الشُّوْءُ

کون ہے جو پریشان حال کی دعا کو قبول فرماتا ہے اور مصیبت کو

دُور کرتا ہے ۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبِ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

○ اجتماعی دُعا

طبرانی۔ حاکم بیہقی نے حبیب بن سلمہ الفہری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لَا يَجْتَمِعُ مَلَأٌ وَفِي دَعْوَاهُمْ وَيَوْمِنُ بَعْضُهُمْ

إِلَّا أَجَابَهُمُ اللَّهُ

ایسی اجتماعی تقریب جس میں کوئی دُعا کرے اور کوئی آمین کہے تو وہ دعا قبول ہوتی ہے ۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبِ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

○ محسن کی دعا محسن کے لئے قبول ہوتی ہے ۔

دیلمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے ۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

دُعَاءُ الْمُحْسِنِ إِلَيْهِ لِلْمُحْسِنِ لَا يُرَدُّ

احسان کرنے والے کے حق میں احسان کے لئے گئے آدمی کی دعا قبول ہوتی ہے

○ غازی کی دعا قبول ہوتی ہے ۔ میدانِ جنگ میں ثابت قدم رہ کر

نتیجہ حاصل کر کے آنے والے کی دعا بھی قبول ہوتی ہے ۔ اس حدیث شریف کو

دیلمی اور بیہقی نے ابن عباس سے نقل کیا ہے ۔ حدیث شریف کے الفاظ

مبارک یہ ہیں ۔

لَا تَرُدُّ دَعْوَةَ الْحَاجِّ حَتَّىٰ يَرْجِعَ وَدَعْوَةَ الْعَازِي

قال صلى الله عليه وسلم

○ تنہائی میں نماز پڑھنے والے کی دُعا قبول ہوتی ہے۔  
 ابن مندہ۔ ابو نعیم نے ربیعہ بن وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے  
 حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔  
ثَلَاثَةٌ مَوَاطِنٌ لَا تَرُدُّ فِيهَا دَعْوَةَ عَبْدٍ رَجُلٌ يَكُونُ  
فِي بُرْقَةٍ بِحَيْثُ لَا يَرَاكَ أَحَدٌ إِلَّا اللَّهُ فَيَقُومُ فَيُصَلِّي

اس شخص کی دُعا مسترد نہیں کی جاتی جو جنگل میں اس حیثیت سے ہو  
 کہ اسے خدا کے بغیر کوئی نہ دیکھتا ہو وہاں کھڑا ہو اور نماز پڑھے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

○ مبتلائے مصیبت کی دُعا قبول ہوتی ہے۔ یہ عام بیمار سے الگ  
 آدمی ہے جو کسی جسمانی دنیوی مصیبت میں مبتلا ہو چکا ہے۔  
 حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا  
 اے سلمان مبتلائے مصیبت کی دُعا قبول ہوتی ہے۔

ایک دوسری حدیث شریف میں ارشاد ہے مصیبت میں مبتلا مومن کی  
 دُعا کو غنیمت جانو۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

○ کثرت سے یادِ خدا کرنے والے کی دُعا قبول ہوتی ہے۔ حدیث شریف  
 میں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخصوں کی دُعا رد نہیں ہوتی  
 ایک وہ جو خدا کو بکثرت یاد کرتا ہے، دوسرا مظلوم اور تیسرا بادشاہ عادل  
 اس حدیث شریف کو امام بیہقی نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے  
 روایت کیا ہے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

## دُعَا کے بغیر عطا

○ بارگاہِ قدوس سے انعامات و نوازشات کی بارش یوں بھی ہو جاتی ہے کہ بغیر دعائے ہی دے دیا جاتا ہے۔ جیہتی نے شعب الایمان میں بکیر بن عتیق سے انہوں نے سالم بن عبد اللہ سے، انہوں نے عبد اللہ ابن عمر سے، انہوں نے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس طرح روایت کی ہے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ربتِ قدوس فرماتا ہے۔

مَنْ شَغَلَهُ ذِكْرِي عَنْ مَسْئَلَتِي أَعْطَيْتُهُ أَفْضَلَ مَا

أَعْطَى السَّائِلِينَ

جس شخص کو میری یاد نے مانگنے سے روک رکھا میں اسے مانگنے والوں سے زیادہ بخشوں گا۔

اسی باعث حضرت سالم بن عبد اللہ نے زندگی بھر میدانِ عرفات کی حاضری میں کوئی دعا نہیں کی بس یادِ الہی ہی میں مصروف رہے عرفات شریف کے لئے ان کا محبوب و طیفہ یہ تھا۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ

الْحَمْدُ يُبْدِئُ الْخَيْرَ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد و آلہ و صحبہ وسلم

○ ذکرِ الہی میں مصروف آدمی دعا نہ کر سکا تو اسے مانگنے والوں سے بہتر کا بل جانا اللہ تعالیٰ کے احسانات میں سے عظیم احسان ہے ایسے ستر آں معذس کی تلاوت کرنے والے کا ذکر آتا ہے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ تعالیٰ جل مجدہ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں۔  
مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْآنُ عَنِ ذِكْرِي وَمَسْئَلَتِي أَعْطَيْتُهُ  
أَفْضَلَ مَا أَعْطَى السَّائِلِينَ

جس شخص کو قرآن مقدس کی تلاوت نے سوال کرنے کا موقع نہ دیا میں  
 اسے سوال کرنے والوں سے زیادہ عطا کروں گا۔

اس حدیث کو امام ترمذی نے نقل کیا اور حسن کہا۔  
 وصلى الله تعالى على جيبه محمد وآله وصحبه وسلم



## دُعَا مانگنا بھی مقام ہے

○ گزشتہ صفحات میں آپ نے دعا مانگنے کی ضرورت، اس کے فوائد،  
 اس کے آداب وغیرہ عنوانات پر مطالعہ کیا ہے۔ اب چند سطور اس پر  
 لکھی جا رہی ہیں کہ بعض اوقات دعا کرنے پر نہ کرنے کو ترجیح دی جاتی  
 ہے اور یہ صورت حال ہر شخص کی نہیں ہو سکتی۔

سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے آتشِ مزود کے موقع پر دعا نہیں مانگی جب بریل  
 علیہ السلام حاضر ہو کر عرض کرتے ہیں اے خلیل علیہ السلام میں سدرہ پر  
 جا رہا ہوں کوئی حاجت ہے تو بتاؤ خدا سے عرض کر دوں خلیل علیہ السلام  
 نے جواب دیا ہاں حاجت تو ہے مگر تجھ سے نہیں۔ عرض کی پھر خدا سے  
 ہی عرض کر دیجئے فرمایا "حسبی من سوالی بعلہ بحالی"  
 وہ مجھ سے بہتر جانتا ہے۔



امام واسطی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں جو خدا تعالیٰ نے تیرے لئے ٹھہرا دیا ہے وہ اس سے بہتر ہے جو تو مانگتا ہے۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے بارگاہِ قدس سے مغفرت کی درخواست کی، سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے ہدایت کی تمنا کی۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ نعمتیں بن مانگے بدرجہ اتم عطا ہوئیں۔

اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں علیہ الرحمہ نے ایک روایت اس ضمن میں نقل کی ہے، اگر یوسف علیہ السلام مصر کے بادشاہ سے وزارتِ خزانہ کا مطالبہ نہ کرتے تو یہ کام کہیں پہلے ہو جاتا۔ اب ایک طرف دعا مانگنے کا حکم ہے اور دوسری طرف دعا نہ مانگنے کے شواہد ہیں تو عمل کس پر کیا جائے۔ مطابقت کے لئے بہتر صورت یہی نظر آتی ہے کہ زبان سے دعا کرے اور دل سے خدا کے فیصلہ پر راضی رہے۔ ہاں وہ شخص جو مقامِ رضا پر فائز ہو اور دعا نہ کر پایا تو یہ اس کی عظمت کی دلیل ہے نیز دعا مقامِ رضا و تسلیم کے خلاف بھی نہیں۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ جیبہ محمد و آلہ وصحبہ وسلم



## دُعَا تَقْدِیر کو بدل دیتی ہے

○ اس ضمن میں کہا گیا ہے تقدیر دو قسم پر ہے "معلق اور مبرم"۔ دعا سے تقدیر معلق بدل جاتی ہے، مثلاً ایک شخص بیمار ہے، اس کے متعلق لکھا گیا ہے کہ فلاں شخص اس کے حق میں دعا کر دے گا تو شفا پائے گا۔

ہو جائے گا۔ اب اگر اس نے دعا کر دی تو شفا یاب ہو گا نہ کی تو مر جائے گا۔ یہ معلق ہے کہ اس کی صحت اس مردِ صالح کی دعا سے وابستہ تھی۔ تقدیرِ مبرم جو حتمی فیصلہ ہے جن واقعات میں تقدیر بدلتے کا ذکر ہے اس سے مراد تقدیرِ معلق ہی ہے مگر اعلیٰ حضرت عظیم المرتبت مولانا شاہ احمد رضا خان صاحب نے اس عنوان پر ایک روایت نقل کی ہے جس میں واضح ذکر ہے کہ دعا سے تقدیرِ مبرم بھی بدل جاتی ہے۔

حدیث شریف کے الفاظ یہ ہیں۔

اَكْثَرُ مِنَ الدُّعَاءِ فَإِنَّ الدُّعَاءَ يُرَدُّ الْقَضَاءُ الْمُبْرَمَ

دعا کثرت سے مانگ کہ دعا قضاے مبرم کو رد کرتی ہے اس حدیث شریف کو ابی الشیخ نے کتاب الثواب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

اس عنوان پر دوسری حدیث شریف جسے ابن عساکر نے نیر ابن اوس اور دیمی نے ابو موسیٰ سے روایت کیا ہے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

الدُّعَاءُ جُنْدٌ مِنْ أَجْنَادِ اللَّهِ يُجَنِّدُ يُرَدُّ الْقَضَاءَ بَعْدَ

أَنْ تَبْرُمَ

دعا اللہ تعالیٰ کے لشکروں میں سے شکر ہے مبرم ہونے کے بعد قضا کو رد کر دیتا ہے۔

اس عنوان پر لکھنے سے پہلے یہ دونوں روایات میرے علم میں قطعی نہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ اعلیٰ حضرت کی قبر کو نور سے مزید بھر دے جن کے تبحر علمی سے عالم اسلام نے استفادہ کیا۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ جیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

## بندوں سے مانگنا درست ہے

○ بندے کو چاہیے کہ وہ اپنی حاجات و ضروریات کو ربِّ قدوس جل مجدہ سے مانگے اور مانگتا رہے کہ وہی ہے جو مانگنے سے خوش ہوتا ہے اور دیتا تھکتا نہیں۔ وہ چاہتا ہے کہ بندے اس سے مانگیں اور وہ دیتا رہے۔ اسلام نے پیشہ ور گداگروں کو انتہائی نفرت سے دیکھا ہے کہ وہ صبح سے شام تک مانگنے میں مصروف رہتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس گزیر اوقات کے لئے سامان ہے اور وہ پھر مانگتا ہے قیامت کے دن اس کے منہ کا گوشت گر پڑے گا اور سوائے مٹی کے کچھ باقی نہ رہے گا۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ گزیر اوقات کے ہوتے ہوئے جو لوگوں سے سوال کرتا ہے وہ جو کچھ لیتا ہے وہ دوزخ کی آگ ہے۔ اب چلے بہت لے یا تھوڑی۔

ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس قدر رکھتا ہو تو نہ مانگے فرمایا صبح و شام کا کھانا۔  
بندوں سے مانگنے میں کئی خرابیاں ہیں۔

○ پہلی خرابی یہ ہے کہ اپنی محتاجی کو بندے کے سامنے ظاہر کرنا اپنے حقیقی محسن کی شکایت ہے جس سے شدید ضروری ہے کہ بچا جائے۔  
○ دوسری خرابی یہ ہے کہ ایسا کرنے والا اپنے آپ کو مخلوق کی نگاہوں میں ذلیل کر لیتا ہے نیز اسے یہ بات بھی زیب نہیں دیتی کہ اپنے ہی جیسے بندوں کے سامنے عجز و انکساری کر کے اپنی خودداری کو داغ

دار بنائے۔

○ تیسری خرابی یہ ہے کہ کسی بندے سے سوال کرنا اسے دکھ دینا ہے۔ نہ دے تو مانگنے والا شرمسار، ریاکاری کے لئے دے دے تو خیرات بے کار، لوگوں سے شرمندگی کی وجہ سے دے تو دل پر بوجھ جو نقصان ہوگا۔

## سوال کرنے کی اجازت

بندوں سے مانگنا ایک قبیح فعل ہے جس سے ہر قیمت پر بچا جائے تاہم بعض ایسی مجبوریاں بھی ہو جاتی ہیں کہ بغیر سوال کے گزارہ نہیں ہوتا ایسی صورت حال میں مانگنا جائز ہے مگر درج ذیل ہدایات کو پیش نظر رکھا جائے۔

○ کسی بندے سے سوال کرنے کی صورت میں خدا تعالیٰ کا شکوہ نہ ہو اور ناشکری کا کلمہ زبان پر نہ لائے۔

○ کسی بلند ہمت، سخی طبع، نخوش اخلاق سے سوال کرے کہ ملنے کی توقع بھی ہو۔

○ مجمع میں سوال کرے تو کسی ایک شخص کو مختص نہ کرے کہ وہ نہ دے سکا تو شرمسار ہوگا۔

○ اپنی ضرورت سے زائد نہ مانگا جائے۔ امام محمد غزالی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں اصل حاجتیں تین ہیں۔

روٹی۔ کپڑا اور ضرورت کی رہائش

○ مانگے کے مال کو زیب و زینت کے لئے خرچ نہ کرے بلکہ گزارا وقت کے لئے کام میں لائے۔

○ دینے والے کا شکر یہ ادا کرے۔ اس سے کہیں زیادہ اس منعمِ حقیقی ربِّ قدوس کا شکر گزار ہو کہ اُس نے اس بندے کو اس کی تکمیل ضروریات کا وسیلہ بنا دیا۔

○ کسی شخص سے بار بار سوال نہ کرے کہ وہ تنگ ہو گا اور اُسے حریص سمجھے گا۔

○ دینے والے کے مال کے متعلق حرام کالیقین ہو جائے تو یہ رقم وصول نہ کرے اللہ تعالیٰ اس کے لئے کوئی بہتر صورت پیدا فرما دے گا۔

وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ

### لَا يَحْتَسِبُ

جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے کوئی بہتر راہ پیدا فرما دیتا ہے اور اُسے ایسے ذریعہ سے رزق دیتا ہے کہ اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتا۔

○ جیسے صدقہ دینے والے کو چاہیے کہ ناقص شے کا صدقہ نہ دے ایسے ہی لینے والے کو چاہیے اگر صدقہ ناقص ملا ہے تو اعلان کرنا پھرے بلکہ اس عیب کو چھپائے۔

○ ظلم کے مال سے صدقہ وصول نہ کیا جائے کہ بُرائی کے مال سے بُرائی کے بغیر کیا بل سکے گا۔

○ صدقہ تمھوڑا بھی ملے تو اسے عنینت جانے حقیر نہ سمجھے اور خدا کا شکر ادا کرے۔

○ مسجد میں سوال نہ کیا جائے اور نہ ہی سائل کو مسجد میں دیا جائے کہ حدیث شریف میں اس کی مخالفت آئی ہے اور بُرے کام پر اعانت بھی بُرا کام ہے۔ علماء فرماتے ہیں اگر مسجد میں سائل کو ایک پیسہ دیا تو اس گناہ کے کفارہ کے لئے مزید ستر پیسے خرچ کرنا ہوں گے۔ مسجد کے اندر سوال سے مراد اپنی ذاتی ضروریات کا سوال ہے۔ اگر مسجد کے اندر مسجد کی تعمیر، دینی ضروریات، کسی دوسرے غریب و یتیم کے لئے توجہ دلائی گئی ہو تو یہ جائز و درست ہے۔

○ مانگنے میں چالپوسی اور اس کی بے جا تعریف سے بچے کہ اسلام نے ایسے امور کو بہتر نہیں جانا۔

○ کسی ایسے نیک کام کے بدلہ میں سوال نہ کرے کہ یہ نیکی کو بیچنا ہوگا۔ جیسے بعض لوگ حج پر جانے کے لئے مانگتے ہیں یا حج کرتے ہیں تو جگہ جگہ اس کے ذکر سے فراہمی کرتے ہیں۔

○ کسی جھوٹے حیلے بہانے سے سوال نہ کیا جائے کہ یہ مسلمان سے دھوکہ ہے۔ مسجد مدرسہ کی اپیل کر کے ذاتی استعمال میں لائے۔ اگر مدرسے سے مسجد مدرسہ سے ہی نہیں تو زبردست دھوکہ ہوا۔ اگر ہے اور حاصل شدہ رقم خود کھائی تو خیانت ہے جو حرام ہے۔

○ اگر سیدہ ہاشمی علوی۔ عباسی ہے تو زکوٰۃ لینے کے لئے اپنے کونہ چھپائے اور نہ ہی وصول کرے۔ اگرچہ ضرورت کے مطابق ان ہدایات کی روشنی میں سوال کو مفتیان نے جائز کہا تاہم سوال نہ کرنا اولیٰ ہے۔ افضل ہے۔ بہتر ہے۔

وصلی اللہ علیٰ جیبہ محمد و آلہ وصحبہ وسلم

## چند قرآنی دعائیں

اس عنوان پر قرآنِ مقدس میں ایک سو سے زائد دعائیں وارد ہیں  
اس عنوان سے دلچسپی رکھنے والے حضرات کے لئے ان دعاؤں میں سے  
چند درج ذیل ہیں۔

### قبولِ نجات کی دعا

○ حضور سیدنا خلیل علیہ السلام نے بارگاہِ قدس میں کئی دعائیں کیں  
جن میں قرآنِ مقدس نے بیان فرمایا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

تعمیرِ کعبہ شریف مکمل ہو جانے کے بعد عرض کی۔

”اے ہمارے پروردگار! ہم باپ بیٹا کی یہ معمولی سی خدمت قبول فرما  
بیشک تو سننے اور جاننے والا ہے۔“

### بیت نبوی کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رَبَّنَا وَاَعْتَنَّا بِمُرْسُوْلِكَ فَاِنَّهُمْ يَشْلُوْنَ عَلَیْهِمْ اٰیٰتِكَ

وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ

الْعَزِيزُ الْكَافِرُ الْحَكِيمُ (البقرہ)

سیدنا خلیل علیہ السلام نے انسانیت کی حالتِ زار کا مشاہدہ کر کے عرض کی "اے ہمارے پروردگار ان میں ایک رسول بھیج جو انہیں میں سے ہو جو تیری آیات تلاوت فرمائے انہیں تیری کتاب اور سچے علم سکھائے اور انہیں صاف ستھرا فرمائے بیشک تو غالب حکمت والا ہے"

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

## اہلِ مکہ کے امن اور رزق کی دُعا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَذَا بَلَدًا آمِنًا وَارْزُقْ

أَهْلَهُ مِنَ الثَّمَرَاتِ (البقرہ)

ابراہیم علیہ السلام نے عرض کی "اے پروردگار اس شہر (مکہ) کو امن والا بنا دے اور اہلِ مکہ کو پھلوں سے رزق عطا فرما"

اس دعا کا نتیجہ ہے کہ آج حرمِ مکہ میں امن بھی ہے اور پھلوں کی فراوانی کا یہ عالم ہے کہ بے موسم پھل ملتے ہیں۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

## تالبع فرمانِ ربّنی کی دُعا



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمِينَ لَكَ وَمِنْ دُرِّثِينَا أُمَّةً مُّسْلِمَةً

تِلْكَ - (البقرہ)

”اے ہمارے پروردگار ہمیں اپنے حضور گردن جھکائے رکھنے والا بناؤ ہماری اولاد میں سے ایک امت جو تیری فرمانبردار ہو۔“

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

## دین و دنیا کی حساب مع دُعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً

وَقَاتِلْنَا ابْنَ الْمُنْكَارِ (البقرہ)

”اے ہمارے پروردگار ہمیں دنیا و آخرت میں بھلائی دے اور جہنم کے عذاب سے بچالے۔“

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

## صبرِ استقامت کی دُعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رَبَّنَا أَنْصِرْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَأَنْصِرْنَا

عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ .

”اے ہمارے پروردگار ہم پر صبر اندیل سے اور ہمیں ثابت قدمی عطا فرما  
اور کامیابیوں پر ہماری مدد فرما۔“

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

## معافی بخشش اور رحم کی دُعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَسِيتَا اَوْ اَنْحَطَا فَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ  
عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلٰی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا  
رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاَعْفُ عَنَّا  
وَاصْفِرْ لَنَا وَاَرْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلَانَا فَانصُرْنَا عَلٰی  
الْكٰفِرِیْنَ۔

”اے ہمارے پروردگار ہماری غلطیوں، کوتاہیوں اور بھول پر  
گرفت نہ فرما۔ اے ہمارے رب ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈال جیسا پہلوں  
پر ڈالا تھا۔ اے ہمارے رب ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جسے ہم اٹھا ہی نہ سکیں  
ہمیں معاف کر دے۔ ہم پر رحم فرما تو ہمارا مولا ہے ہمیں کفار پر غلبہ دے۔“  
وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

## ہدایت پر رہنے کی دُعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ

لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ - (آل عمران)

”اے ہمارے پروردگار ہدایت دینے کے بعد ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ کرنا اپنی طرف سے رحمت سے نواز لے بیشک تو عطا فرمانے والا ہے!“  
وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد و آلہ وصحبہ وسلم

## گناہوں کی معافی کی دُعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رَبَّنَا إِنَّا أَمْنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

”اے ہمارے پروردگار ہم تیری پلوات پراکان لائے ہمارے گناہ معاف فرما اور ہمیں جہنم سے بچا۔“

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد و آلہ وصحبہ وسلم

## صالح اولاد کی دُعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَا

”اے اللہ مجھے اپنی طرف سے صاف ستھری اولاد عطا فرما تو دعاؤں کو سنتا ہے۔“

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد و آلہ وصحبہ وسلم

## حق کے ساتھ چلنے کی دُعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رَبَّنَا آمَنَّا بِمَا آتَوْتَ لَنَا وَاتَّبَعْنَا الرَّسُولَ فَاكْتُبْنَا مَعَ

الشَّاهِدِينَ. (آل عمران)

اے ہمارے پروردگار جو کچھ تو نے آمارا اس پر ایمان لے آئے اور رسول  
صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع ہوئے ہمیں حق پر گواہی دینے والوں میں لکھ  
لے۔ و صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

## مثابت قدمی کی دُعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَاسْرِفْنَا فِيْ اْمْرِنَا وَثَبِّتْ

اَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا عَلٰی الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ. (آل عمران)

اے ہمارے رب ہمارے گناہوں کو معاف فرما دے، ہمارے کاموں  
میں جو زیادتیاں ہوئیں ان سے درگزر فرما اور ہمارے قدم جمادے اور  
کافروں پر فتح عطا فرما۔

و صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد و علی

آلہ وصحبہ وسلم



## نیکيوں کے ساتھ خاتمہ کی دُعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

رَبَّنَا فَاعْرِضْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا

مَعَ الْاَنْبِيَاءِ

”اے ہمارے پروردگار ہمارے گناہ بخش دے اور ہماری برائیاں مٹا

دے اور ہماری موت نیکوں کے ساتھ فرما“

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم

## ظالموں کی بستی سے بچ نکلنے کی دُعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مِنْ هَذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا

وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ وِلِيًّا وَاجْعَلْ لَنَا

مِنْ لَدُنْكَ نَصِيْرًا۔

”اے اللہ ہمیں اس بستی سے نکال لے جس کے لوگ ظالم ہیں اور ہمیں اپنے

پاس سے کوئی حمایتی دے دے اور مردِ دُعا عطا فرما دے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وعلیٰ آلہ

وصحبہ وسلم

○

## کو تاہمیوں سے درگزر کی دُعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَخْفَرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا  
لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ

”اے پروردگار ہم نے اپنے آپ پر بُرا کیا اگر تو نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم نقصان والوں میں ہوئے“

(یہ دعا حضرت آدم و حوا علیہم السلام نے کی)

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد و آلہ و صحبہ وسلم

## ظالموں سے بچنے کی دُعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ  
مِنَ الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ

”اے ہمارے پروردگار ہمیں ظالم لوگوں کے لئے آزمائش نہ بناؤ اپنی رحمت فرما کر ہمیں کافروں سے نجات دے“

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد و علی

آلہ و صحبہ وسلم



## عملِ صالح اور بخشش کی دُعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ  
دُعَا رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ

الْحِسَابِ

"اے میرے اللہ مجھے نماز کا پابند بنا اور میری اولاد میں سے اے اللہ  
دعا قبول فرما اے ہمارے اللہ مجھے معاف کر دے میرے ماں باپ کو معاف  
کر دے اور ایمان داروں کو معاف فرما دے جس دن حساب ہوگا"  
وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد و آلہ وصحبہ وسلم

## شرح صدر کی دُعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي اَمْرِي وَاخْلُ عُنُقَ دَعَا  
مَنْ تَسَانِي يَفْقَهُوا قَوْلِي (طه)

"اے میرے پروردگار میرے لئے میرا سینہ کھول دے اور میرے لئے میرا  
کام آسان کر دے اور میری زبان کی گرہ کھول دے کہ وہ میری بات  
سمجھیں"

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد و آلہ وصحبہ وسلم

## اضافہِ عِلم کی دُعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا (طہ)

”اے میرے پروردگار میرے عِلم میں اضافہ فرما“  
وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

## اولاد کی دُعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ۔

”اے میرے پروردگار مجھے نہمانہ چھوڑ تو سب سے بہتر وارث ہے“  
وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

## شیاطین سے پناہ کی دُعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيْطٰنِ وَاَعُوْذُ بِكَ  
رَبِّ اَنْ يَّخْضُرُوْنَ۔ (المؤمنون)

”اے میرے پروردگار شیاطین کے دوسوسوں سے تیرہ پناہ چاہتا ہوں  
اور تیری پناہ چاہتا ہوں کہ وہ میرے پاس آئیں۔“



وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

## جہنم سے پناہ کی دُعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(الفرقان)

رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا.

”اے ہمارے پروردگار ہمیں جہنم سے بچا بیشک اس کا عذاب وبالِ جان ہے“

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

## اہلِ خانہ سے سکون کی دُعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ

وَاَجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا. (الفرقان)

”اے ہمارے پروردگار ہماری بیویوں ہماری اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک

عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا“

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

## حصولِ عزت کی دُعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رَبِّ هَبْ لِي حُكْمًا وَأَلْحَمْنِي بِالصَّالِحِينَ -

”اے ہمارے پروردگار مجھے حکم عطا فرما اور مجھے نیکوں سے ملا“  
وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

## قیامت کی رسوائی سے پناہ کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَلَا تُخْزِنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ -

”قیامت کے دن مجھے رسوا نہ کرنا“

(یہ دعا حضرت خلیل علیہ السلام نے کی)

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

## ظالموں پر فسق کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رَبِّ الصُّورِ عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِينَ. (العنکبوت)

”اے میرے پروردگار فسادی لوگوں پر میری مدد فرما“

(یہ دعا حضرت نوح علیہ السلام نے کی)

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد

وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم

## شکر گزار بننے کی دُعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رَبِّ اَوْزِعْنِيْ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتِكَ الَّتِيْ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَى

وَالْبَدِيْ وَ اَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ (احقاف)

اے میرے پروردگار میرے دل میں یہ جذبہ پیدا کر دے کہ تیری دے ہوئی نعمتوں کا شکر ادا کرتا رہوں وہ نعمتیں جو تو نے مجھ پر فرمائیں اور میرے والدین پر، یہ بھی توفیق دے کہ ایسے اچھے کام کروں جن سے تو راضی ہو۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

## بدلہ لینے کی دُعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنِّیْ مُغْلُوْبٌ فَاَنْتَصِرُ۔ (القمر)

”میں مغلوب تو میرا بدلہ لے“

(یہ دعا حضرت نوح علیہ السلام نے کی)

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

## نورِ ایمان کی دُعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رَبَّنَا آتِنَا مِنَّا وَاعْفِرْ لَنَا إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ

شَيْءٍ قَدِيرٌ (التحریم)

”اے ہمارے پروردگار ہمارا نور پورا کر دے اور ہمیں بخش دے تو ہر شے پر قادر ہے۔“

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم۔

## مرتومین ورتما کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا

تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَؤُوفٌ رَّحِيمٌ

”اے ہمارے پروردگار ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ رکھے اے اللہ تو ہی نہایت مہربان ہے۔“

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد و آلہ وصحبہ وسلم۔

## جادو اور حسد سے بچنے کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْقَلْبِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ

إِذَا وَقَبَ وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ

## اِذَا حَسَدَ

”صبح کے پیدا کرنے والے رب سے پناہ مانگتا ہوں اس کی تمام مخلوق کے شر سے، اندھیرے کے شر سے، ان عورتوں کے شر سے جو گریہوں میں پھونکی ہیں (جادو کرنے والی) اور حسد کرنے والے کے حسد سے جب وہ حسد کرے۔  
وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم



## وسوسے کے شر سے بچنے کی دُعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ مَلِكِ النَّاسِ اِلٰهِ النَّاسِ مِنْ شَرِّ  
الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ الَّذِي يُّوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ  
مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّاسِ.

”لوگوں کے رب لوگوں کے بادشاہ لوگوں کے معبود سے اس کے شر سے بچو  
میں بُرے خطرات ڈالے وہ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتے ہیں جن  
اور آدمی۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم



## صحت یابی کی دُعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ رَبِّ اِنِّیْ مَسْتَشِیْ الضُّرِّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّحِیْمِ  
”مجھے تکلیف پہنچی ہے اور تو تمام مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے۔“  
وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

# انوارِ الہیہ سے صلی زبان کی دعائیں

## صبح کی دعا

اللَّهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَى وَبِكَ  
نَمُوتُ وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ۔

”اے رب! قدوس ہم نے تیرے ہی فضل سے صبح کی اور تیرے ہی کرم سے  
شام کی تیری ہی مرضی سے ہم زندہ ہیں اور تیری ہی مرضی سے فوت ہوں  
گے اور تیرے پاس قیامت کو لوٹ کر جانا ہے۔“

(یہ دعا حضور صلی اللہ علیہ وسلم صبح ہوتے پڑھتے اور صحابہ کو سکھاتے |  
(جمع الفوائد - سنن ابی داؤد)

وصلی اللہ تعالیٰ علی جیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

## شام کی دعا

شام ہوتی تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ دعا پڑھا کرتے۔  
اللَّهُمَّ بِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيَى وَبِكَ نَمُوتُ  
وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ۔

اے اللہ ہم نے تیرے ہی فضل سے شام کی اور تیرے ہی کرم سے صبح کی  
تیری ہی مرضی سے زندہ ہیں اور تیری ہی مرضی سے فوت ہوں گے اور تیری  
طرف لوٹ کر جانا ہے۔ (حصن حصین)

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

## سونے وقت کی دعا

○ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے کا ارادہ فرماتے تو  
اس دعا کو پڑھتے۔

اللَّهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تُبْعَثُ عِبَادَكَ.

اے اللہ مجھے قیامت کے دن عذاب سے بچا جب تو سارے بندے  
زندہ کرے گا۔ (سنن ابی داؤد)

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

○ سونے وقت کی دوسری دعا بھی مذکور ہے جسے جامع ترمذی نے نقل  
کیا وہ یہ ہے۔

أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَالتَّوْبُ إِلَيْهِ

”میں اللہ سے معافی چاہتا ہوں جس کے بغیر کوئی معبود نہیں وہ حی و قیوم  
ہے اسی کے حضور توبہ کرتا ہوں۔“

(بحوالہ عظیم نبی کی دعائیں)

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم



## بُری خواب آئے تو یہ دُعا پڑھی جائے

○ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی بُری خواب دیکھے تو تین مرتبہ بائیں طرف تھوک دے اور یہ دُعا پڑھے۔

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَمِنْ شَرِّ هَذِهِ الرَّؤْيَا

اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں شیطان مردود سے اور اس خواب کے شر سے  
وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

## سوئے ہوئے ڈرنے کی دُعا

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ

عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يُخَضِّرُونَ (البوراند)

اللہ تعالیٰ کے کلماتِ تامہ کے واسطے سے اس کے غضب اور عذاب سے اس کے بندوں کے شر سے اور شیطانی وسوسوں سے پناہ مانگتا ہوں اور اس بات سے شیاطین میرے پاس آئیں اور تنگ کریں۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

## سوکر اٹھنے کی دُعا

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا مَاتْنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ

(بخاری . حصن حصین)



بے حد شکر ہے اس رب ذوالجلال کا جس نے موت (نیند) کے ہمیں زندہ  
 (جگایا) کیا اور اسی کی طرف جانا ہے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

## خدا کے ذمہ میں جانے کی دعا

○ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح شام یہ دعائیں  
 مرتبہ پڑھ لیا کرے اللہ تعالیٰ نے قیامت کے دن اس بندے کو خوش  
 کرنا اپنے ذمے میں لے لیا ہے۔ دعایہ ہے۔

رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا۔

(ترمذی شریف)

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

## آفاتِ حفاظت کی دعا

○ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس دعا کو صبح شام  
 پندرہ مرتبہ پڑھ لیا کرے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اسے کوئی  
 نقصان نہیں پہنچے گا اور کسی حادثہ سے دوچار نہیں ہوگا۔ دعایہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ

وَالْفِي السَّمَاوٰتِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ۔

اللہ تعالیٰ کے نام سے جس کے نام کے ساتھ زمین و آسمان کی کوئی چیز

نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ سب سننے والا اور جاننے والا ہے۔  
 وصلى الله تعالى على جيبه محمد وآله وصحبه وسلم

## ○ غموں سے نجات کی دعا

○ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح شام یہ دعا  
 سات مرتبہ پڑھے دنیا و آخرت کے غموں سے نجات ہوگی۔ دعا یہ ہے۔  
حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ

الْعَظِيمِ (زار المعاد)

وصلى الله تعالى على جيبه محمد وآله وصحبه وسلم

## ○ شہادت کی موت

○ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص روزانہ تین  
 مرتبہ سورہ حشر کی آخری تین آیتیں اور یہ دعا پڑھا کرے اگر اس دن  
 اس کی موت واقع ہوئی تو شہادت کا ثواب ہوگا۔ دعا یہ ہے۔  
أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

(کنز العمال)

وصلى الله تعالى على جيبه محمد

وعلى آله وصحبه وبارك وسلم

○

## زہریلے جانوروں سے بچنے کی دُعا

○ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح شام یہ کلمات پڑھ لیا کرے وہ سانپ بچھو ایسے زہریلے جانوروں کے کاٹنے سے محفوظ رہے گا۔ دعا یہ ہے۔

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ.

پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کے کلمات تامہ کے ذریعہ ہر مخلوق کے شر سے۔  
(کنز العمال)

وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

## بلاؤں سے حفاظت کی دُعا

○ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے صبح کو یہ دعا پڑھ لی دن بھر کی دعاؤں سے محفوظ ہو گیا۔ رات کو پڑھ لی تو رات کی بلاؤں سے محفوظ ہو گیا۔ دعا یہ ہے۔

سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ مَا شَاءَ اللَّهُ

كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَكَ يَكُنْ أَعْلَمُ إِنَّ اللَّهَ عَلَى

عَمَلٍ شَيْءٍ بِرُشْدٍ يَرِيءُ وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا.

اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے تمام حمد و ثناء بھی اسی کے لئے ہے طاقت

و قوت بھی اسی کے لئے ہے اس نے جو چاہا ہو گیا جو نہ چاہا نہ ہوا۔ میرا

یقین ہے اللہ تعالیٰ بڑی قدرت والا ہے اور اس کا علم ہر چیز پر محیط ہے

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

## تنگدستی سے بچنے کی دُعا

○ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص روزانہ تسو مرتبہ یہ کلمات پڑھ لیا کرے اللہ تعالیٰ اسے فاقہ، تنگی، پریشانی حالی سے محفوظ فرمائے گا۔ دُعا یہ ہے۔

(الترغیب والترہیب)

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

## افضل ترین دُعا

○ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعاؤں میں بہترین دعا

یہ ہے۔  
اللَّهُمَّ ارْحَمْنَا رَحْمَةً عَامَّةً

”اے اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر رحم فرما۔“ (کنز العمال)

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

## بیت الخلاء جانے کی دُعا

○ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی بیت الخلاء

جائے تو یہ دعا پڑھ لیا کرے۔ اس دعا سے شیطان اور انسان کے درمیان پرزہ ہوجاتا ہے دعا یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخُبَائِثِ

(مشکوٰۃ حصن)

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ جیبہ محمد و آلہ وصحبہ وسلم

## وضو کے دوران کی دعا

○ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو کے دوران یہ دعا پڑھی جائے۔

اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَوَسِّعْ لِيْ دَارِيْ وَاَبَارِكْ لِيْ فِيْ رِزْقِيْ.

اے اللہ میرے گناہ بخش دے میرے قبر کے گھر کو وسیع فرما اور میرے رزق میں برکت دے۔ (حصن حصین)

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ جیبہ محمد و آلہ وصحبہ وسلم

## غروب آفتاب کی دعا

○ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہ کو فرمایا مغرب کے اذان کے وقت یہ دعا پڑھا کرو۔

اللّٰهُمَّ هَذَا اَقْبَالُ لَيْلِكَ وَ اِدْبَارُ نَهَارِكَ وَ اَصْوَاتُ

دُعَائِكَ فَاغْفِرْ لِيْ. (حصن حصین)

اے اللہ تیری رات کے آنے اور دن کے جانے اور تیرے موزوں کے  
آوازوں کا وقت ہے تو مجھے بخش دے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد و آلہ و صحبہ وسلم

## مسجد میں داخل ہونے کی دُعا

○ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوتے تو پہلے دایاں  
پاؤں مبارک مسجد میں رکھتے اور یہ دعا پڑھتے۔

اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

اے اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے  
وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد و آلہ و صحبہ وسلم

## مسجد سے نکلنے کی دُعا

○ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد سے باہر نکلتے تو پہلے  
دایاں پاؤں باہر نکالتے تو یہ دعا پڑھتے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ

اے اللہ میں تجھ سے تیرا فضل طلب کرتا ہوں۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد

و آلہ و صحبہ و بارک وسلم

○

## غم دور کرنے کی دعا

○ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تو دایاں ہاتھ سر پر پھیرتے اور یہ دعا پڑھتے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ  
اللّٰهُمَّ اذْهَبْ عَنِّي الْهَمَّ وَالْحُزْنَ

اللہ تعالیٰ کے نام سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بہت رحم فرمانے والا ہے بہت مہربان ہے اے اللہ مجھ سے رنج و غم کو دور کرنا۔  
وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ جیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

## فوری بخشش کی دعا

○ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص فرض نماز کے بعد تین مرتبہ یہ کلمات کہے تو نماز سے فارغ ہو کر اٹھنے سے پہلے اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ دعا یہ ہے کلمات یہ ہیں۔

سُبْحٰنَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ

إِلَّا بِاللّٰهِ

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ جیبہ محمد  
وعلیٰ آلہ وصحبہ وبارک وسلم

○

## فرضوں کے بعد محبوبِ دعا

○ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل سے فرمایا معاذ میں تجھے وصیت کرتا ہوں فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھا کرو۔  
اللَّهُمَّ اعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ  
 اے اللہ اپنے ذکر و شکر اور بہتر عبادت ادا کرنے پر میری مدد فرما۔  
 (ترغیب و ترہیب)

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ جیبہ محمد و آلہ وصحبہ وسلم

## سمندر کی جھاگ کے برابر گناہ معاف

○ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص فجر کی نماز کے بعد تین مرتبہ یہ دعا پڑھے اس کے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔ دعا یہ ہے۔  
أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الْعَظِيمَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ  
الْقَيُّومُ وَالتَّوْبُ إِلَيْهِ

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ جیبہ محمد و آلہ وصحبہ وسلم

## فالج سے نجات کی دعا

○ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز فجر کے بعد



اس دعا کو تین مرتبہ پڑھ لے اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے کوڑھی پن او فایح سے محفوظ فرمائے گا دعا یہ ہے۔

اللَّهُمَّ اهْدِنِي مِنْ عِنْدِكَ وَأَفْضِلْ عَلَيَّ مِنْ فَضْلِكَ

وَأَسْبِغْ عَلَيَّ مِنْ رَحْمَتِكَ وَأَنْزِلْ عَلَيَّ مِنْ بَرَكَاتِكَ

اے اللہ مجھے اپنی طرف سے ہدایت دے مجھے اپنا فضل عطا فرما مجھے اپنی رحمت سے ڈھانپ لے مجھ پر اپنی برکتیں نازل فرما۔ (کنز العمال)

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ جیبہ محمد و آلہ وصحبہ وسلم

## نماز چاشت کے بعد کی دعا

○ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نماز چاشت کے بعد یہ دعا پڑھتے۔  
اللَّهُمَّ بِكَ أَحْوَلُ وَبِكَ أَصْوَلُ وَبِكَ أَقَاتِلُ

اے اللہ میں تیرے ہی سہارے چلتا ہوں تیرے ہی بھروسہ پر دشمنوں سے لڑتا ہوں اور تیری ہی مدد سے جہاد میں حصہ لیتا ہوں۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ جیبہ محمد و آلہ وصحبہ وسلم

## تنگی سے نجات کی دعا

○ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم تہجد کے وقت اس دعا کو پڑھا کرتے۔  
اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ ضَيْقِ الدُّنْيَا وَضَيْقِ يَوْمِ

الْقِيَامَةِ

”اے اللہ دنیا اور قیامت کے دن کی تسکین سے تجھ سے پناہ مانگتا ہوں“  
 وصلى الله تعالى على حبيبه محمد وآله وصحبه وسلم

## گھر سے نکلنے کی دعا

○ زاد الميعاد میں ہے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر سے نکلتے تو یہ دعا فرماتے۔

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ  
 اللہ کے نام سے اللہ پر بھروسہ کرتا ہوں طاقت اور قوت سوائے اللہ کے کوئی نہیں دے سکتا۔

وصلى الله تعالى على حبيبه محمد وآله وصحبه وسلم

## گھر میں داخل ہونے کی دعا

اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَوْجِبِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ  
بِسْمِ اللّٰهِ وَاجْتَنَّا وَبِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللّٰهِ  
رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا

اے اللہ گھر سے نکلنے اور داخل ہونے کی تجھ سے خیر چاہتا ہوں۔ اللہ کا نام لے کر نکلے ہیں اسی کا نام لے کر داخل ہوتے ہیں اسی پر بھروسہ ہے۔

وصلى الله تعالى على حبيبه محمد وآله وصحبه وسلم

○

## سفر پر روانگی کی دعا

○ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سفر پر روانہ ہوتے تو یہ دعا پڑھتے۔  
اللَّهُمَّ بِكَ أَصُولُ رَيْكَ أَحْوَلُ رَيْكَ أَسِيرٌ  
 "اے اللہ تیری ہی مدد سے جہاد کرتا ہوں تیری ہی مدد سے پھرتا ہوں  
 تیری ہی مدد سے چلتا ہوں۔"

وصلی اللہ تعالیٰ علی جیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

### دوسری دعا

○ سفر پر روانگی کے موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ دعا بھی منقول  
 ہے۔ حضور فرماتے ہیں سفر پر روانہ ہونے پر یہ دعا پڑھی جائے تو سفر میں  
 برکت ہو، شر سے حفاظت ہو۔ دعا یہ ہے۔

أَمِنْتُ بِاللَّهِ اِعْتَصَمْتُ بِاللَّهِ كَوَلَّيْتُ عَلَى اللَّهِ اَلْأَحْوَالَ

وَالْأَسْوَأَ اِلَّا بِاللَّهِ

میں اللہ پر ایمان لایا اسی سے حفاظت چاہی اللہ پر بھروسہ کیا ہر طاقت  
 قوت اسی سے ہے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی جیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

## سوار ہونے کی دعا

○ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب سوار ہوتے تو یہ دعا  
 پڑھتے۔

سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرْنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ  
وَإِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ۔

پاک ذات ہے وہ جس نے اسے ہمارے تابع کیا اور ہم از خود اسے قابو میں نہ لاسکتے تھے اور ہمیں اللہ کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔  
وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ جیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

## کسی کو رخصت کرنے کی دُعا

○ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو رخصت فرماتے تو یہ دعا پڑھتے۔  
أَسْتَوْدِعُ اللَّهَ دِينَكَ وَأَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيمَ عَمَلِكَ  
تیرے دین و امانت داری اور تیرے عمل کے انجام کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ جیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

## بحری سفر کی دُعا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
بِسْمِ اللَّهِ فَجَبَّهَا وَمُرْسَاهَا إِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَحِيمٌ  
وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ  
يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَاوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ سُبْحَانَ  
اللَّهِ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ۔

نوٹ: یہ دعا دراصل تشریحی دعاؤں میں شامل ہے۔  
 وصلى الله تعالى على جيبه محمد وآله وصحبه وسلم

## کھانے کے بعد کی دُعا

○ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کھانا تناول فرمانے کے بعد یہ دُعا فرمایا کرتے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ

تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں کھانے پینے کو دیا اور مسلمان بنایا۔

وصلى الله تعالى على جيبه محمد وآله وصحبه وسلم

## کھانا کھلانے والے کے لئے دُعا

○ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ایک صحابی کے ہاں مہمان ہوئے

آپ کھانا تناول فرما کر جانے لگے تو صاحبِ خانہ صحابی نے عرض کی حضور ہمارے لئے دعا فرمائیں تو آپ نے یہ دعا فرمائی۔

اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيهِمْ أَرْزُقْهُمْ وَأَغْضِرْ لَهُمْ وَأَرْحَمْهُمْ

”اے اللہ جو کچھ تو نے انہیں رزق دیا ہے اس میں برکت فرما انہیں معاف فرما ان پر رحم فرما“

وصلى الله تعالى على جيبه محمد وآله وصحبه وسلم

## پانی پینے کے بعد کی دُعا

○ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم جو پانی نوش فرماتے تو یہ عابثہ کلماتِ طیبات پڑھتے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي سَقَانَا عَذْبًا فُرَاتًا بِرَحْمَتِهِ وَلَمْ  
يَجْعَلْهُ مَلِجًا أَحَابِدُنَا.

”تمام تعریفیں ہیں اس خدائے ذوالجلال کو جس نے ہمیں اپنی رحمت سے پیاس بجھانے والا پانی پلایا اور ہمارے گناہوں کی وجہ سے اسے کھاری سڑوا نہیں بنایا۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ جیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

## علم نافع کی دُعا

○ حضور صلی اللہ علیہ وسلم زمزم شریف پی کر یہ دعا فرمایا کرتے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا

وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ

اے اللہ میں تجھ سے فائدہ مند علم کا سوال کرتا ہوں، رزق کی کسادگی اور بیماری سے نجات مانگتا ہوں۔ (حسن حصین)

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ جیبہ محمد

وآلہ وصحبہ وسلم

○

## چاند دیکھنے کی دعا

○ جب نیا چاند نظر آتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ اکبر فرماتے اور یہ دعا پڑھتے۔

اللَّهُمَّ أَهْلَهُ عَلَيْنَا بِالْإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ  
وَالتَّوْفِيقِ لِمَا نَحْتِبُ وَتَرْضَى رَجَائِنا وَذَيْكَ اللَّهُ

اے اللہ تعالیٰ چاند کو ہم پر برکت، ایمان، سلامتی اور اسلام کے ساتھ  
طلوع رکھ، ان اعمال کی توفیق کے ساتھ رکھ جو تجھے پسند ہیں اے چاند  
میرا اور میرا رب اللہ ہے۔ (زاو المعاد)

وصلی اللہ تعالیٰ علی جیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

## روزہ رکھنے کی دعا

○ بِصَوْمِ الْيَوْمِ نَوَيْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ

میں نے رمضان المبارک کے مہینے میں آج کے روزہ کی نیت کی۔  
وصلی اللہ تعالیٰ علی جیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

## روزہ افطار کی دعا

اللَّهُمَّ إِنِّي بِكَ صُمْتُ وَرَزَقْتُكَ أَفْطَرْتُ

اے اللہ! میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تیرے رزق پر افطار کیا

دوسری جگہ ان الفاظ کی زیادتی ہے۔

وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ

اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر ہی بھروسہ کیا۔  
وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد و آلہ وصحبہ وسلم

## شبِ قدر کی دُعا

اللَّهُمَّ إِنَّكَ عَفُورٌ رَحِيمٌ الْحُفُوفَ عَفِ عَنِّي (توسلہ)

اے اللہ بے شک تو مہربان فرمانے والا ہے معافی کو پسند کرتا ہے مجھے معاف فرما۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد و آلہ وصحبہ وسلم

## آئینہ دیکھنے کی دُعا

○ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم آئینہ دیکھتے تو یہ کلمات طیباً فرماتے۔

اللَّهُمَّ حَسَنْتَ خَلْقِي فَحَسِّنْ خُلُقِي

اے اللہ تو نے میری صورت اچھی بنائی ہے میرے اخلاق کو بھی بہتر بنا دے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد و آلہ وصحبہ وسلم

○



## نیا لباس پہننے کی دُعا

○ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نیا لباس پہننے والے کو اس دعا کی ترغیب دلاتے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي وَاجْتَمَلُ

بِهِ فِي حَيَاتِي (جمع الفوائد)

تمام تعریفیں اس خدائے ذوالجلال کے لئے ہیں جس نے مجھے وہ لباس عطا فرمایا جس سے میں اپنی پردہ داری کھاتا ہوں اور وہ میرے حسن و جمال کا باعث بنتا ہے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

## مخفل ختم ہونے پر دُعا

○ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مخفل ختم ہونے پر یہ دعا پڑھ لی جائے کہ دورانِ مخفل کوئی غیر صحیح بات ہونے پر معافی کا باعث بن سکے گی۔ دُعا یہ ہے۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا

أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ عَلَيْكَ۔

اے اللہ تیری حمد و تقدیس کہتا ہوں، مہجود برحق صرف تو ہی ہے، تجھ سے گناہوں کی معافی چاہتا ہوں اور تیرے حضور تو بہ کرتا ہوں۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

## بیوی گھرانے کی دُعا

○ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نکاح کر کے بیوی لائے تو یہ دُعا پڑھے برکت ہوگی۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِهَا وَخَيْرِ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ

وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ (زاد المعاد)

اے اللہ میں تجھ سے اس کی بھلائی اور اس کی فطرتی خیر کا سوال کرتا ہوں اس کے اور اس کی فطرت کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔

وَصَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ جِيبَةَ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

## میاں بیوی کے ملنے کی دُعا

○ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میاں بیوی ملیں تو یہ دُعا پڑھ لی جائے تو اولاد شیطان کے شر سے محفوظ رہے گی۔ دُعا یہ ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا

اے اللہ ہمیں شیطان کے شر سے بچا اور جو اولاد بخشے اسے بھی بچا (مشکوٰۃ)

وَصَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ جِيبَةَ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

## بارش کی دُعا

○ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش

کے لئے اس طرح دعا فرمائی۔

اللَّهُمَّ اسْقِنَا عَيْشًا مُعِيثًا مَرِيًّا مُرِيْعًا نَافِعًا غَيْرَ

ضَارٍ عَاجِلٍ غَيْرِ آجِلٍ

اے اللہ تعالیٰ ہمیں ایسی بارش عطا فرما جو خوشگوار ہو، نفع بخش ہو، ضرر نہ پہنچائے، جلد ہی برسے دیر نہ لگائے۔

○ کبھی یہ دعا بھی فرماتے۔

اللَّهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهِيْمَتِكَ وَالشُّرُوحَ وَاجِي

بِلَدِكَ الْمَيِّتَ

اے اللہ اپنے بندوں اپنے چوپائیوں پر بارش برسا اور اپنی رحمت بھیج اور مردہ زمین کو زندگی بخش۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ جیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

## پریشانیوں کی نجات کی دعا

○ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دکھوں اور پریشانیوں سے محفوظ رہنے اور دشمن سے بچنے کے لئے اس دعا کو پڑھا کرتے۔

اللَّهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِي كُورِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ

اے اللہ ہم تجھ سے دشمنوں کے مقابلہ میں مدد طلب کرتے ہیں اور ان کے شر و فتنہ سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ جیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

○

## شدید بارش سے پناہ کی دُعا

○ شدید نقصان دہ بارش کی صورت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے۔

اللَّهُمَّ حَوِّ الْبِنَاءِ وَلَا عَيْدِنَا

اے اللہ ہماری آبادیوں کے ارد گرد برس ہم پر نہ برس  
وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ جیبہ محمد و آلہ وصحبہ وسلم

## آفاتِ سماوی سے بچنے کی دُعا

○ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم یادوں کی گرج اور سجلی کی کڑک سے  
تو یہ دُعا فرمایا کرتے۔

اللَّهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَاعْفِنَا

قَبْلَ ذَٰلِكَ (جمع الفوائد۔ بحوالہ عظیم نبی کی دعائیں)

اے اللہ ہمیں اپنے غضب سے برباد نہ کر اپنے عذاب سے ہلاک نہ کر اس  
سے پہلے ہی ہمیں امن سے نواز لے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ جیبہ محمد و آلہ وصحبہ وسلم

## حلِ مشکلات کی دُعا

○ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی بندہ ان کلمات

کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبول فرماتا ہے۔ کلماتِ طیبات یہ ہیں۔

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ۔

اے اللہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے میں اپنی جان پر ظلم کرنے والوں میں سے ہوں۔

وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى جَبِيْهٍ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

## مصیبت زدہ کو دیکھ کر یہ دعا پڑھی جائے

○ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی کسی دکھی اور مصیبت زدہ انسان کو دیکھے تو یہ دعا پڑھ لے۔ اللہ تعالیٰ پڑھنے والے کو اس مصیبت سے محفوظ رکھے گا۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَا بِهَا وَفَضَّلَنِي

عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا۔ (کنز العمال بحوالہ عظیم نبی کی دعائیں)

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے مجھے اس مصیبت سے بچایا جس میں سے مبتلا کیا اور اس نے بہت سی مخلوق پر مجھے فضیلت بخشی۔

وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى جَبِيْهٍ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

## بیماری سے شفا کی دعا

○ حضرت عثمان ثقفی فرماتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے

اپنے جسم کے درد کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا جس حصہ میں تکلیف ہے وہاں ہاتھ رکھ کر تین مرتبہ پڑھو بِسْمِ اللّٰهِ پھر سات مرتبہ یہ دُعا پڑھو شفا ہوگی۔ دعا یہ ہے۔

أَعُوذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ مَّا أَجْدُو أَحَاذِرُ

”اللہ تعالیٰ سے اس مصیبت سے پناہ چاہتا ہوں جو مجھے لاحق ہوں اور اس سے بھی جس کا مجھے خطرہ ہے“

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلٰى جَسَدِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

## قرض سے نجات کی دُعا

○ ایک شخص نے دربارِ رسالت میں حاضر ہو کر اپنی پریشانی، معاشی بد حالی اور مقروض ہونے کی شکایت کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح شام یہ دعا پڑھا کرو۔

اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَيْمَةِ وَالْحُرْنِ وَاعْوُذُ بِكَ

مِنَ الْعَجِيزِ وَالْكَسَلِ وَاعْوُذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ

وَاعْوُذُ بِكَ مِنْ غَلْبَةِ الدَّيْقِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ (مشکوٰۃ)

اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں فکر اور غم سے، تیری پناہ چاہتا ہوں سستی اور بزدلی سے، اے اللہ کنجوسی سے پناہ دے اور قرض سے بچالے اور لوگوں کے دباؤ سے محفوظ فرما۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلٰى جَسَدِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ



## تہجد کے وقت کی دُعا

اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيُّمُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ  
وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ  
وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ مَلِكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ

بخاری و مسلم

اے اللہ تیرے ہی لئے حمد ہے تو ہی زمین و آسمان کا مالک ہے اور ان کے قائم رکھنے والا ہے اور تیری ہی حمد ہے تو ہی زمین و آسمان کا نور ہے تو ہی زمین و آسمان کا بادشاہ ہے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ جیبہ محمد و آلہ وصحبہ وسلم



## وضو کے بعد کی دُعا

اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ

اے اللہ مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں میں شامل فرما۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ جیبہ محمد و آلہ وصحبہ وسلم



## دُعائے نور

○ صبح کے وقت یہ دعا پڑھی جائے مسلم شریف میں مذکور ہے۔

اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي لِسَانِي نُورًا وَاجْعَلْ فِي  
بَصِيرَتِي نُورًا وَاجْعَلْ مِنْ خَلْفِي نُورًا وَمِنْ أَمَامِي  
نُورًا وَاجْعَلْ مِنْ قَوْعِي نُورًا وَمِنْ تَحْتِي نُورًا اللَّهُمَّ  
أَعْظِيْنِي نُورًا

اے اللہ میرے دل میں نور کر دے، میری زبان میں نور کر دے، میری  
قوتِ سماعت میں نور کر دے، میری بینائی میں نور کر دے، میرے  
آنکے نور کر دے، میرے پیچھے نور کر دے، میرے اوپر نور کر دے، میرے  
نیچے نور کر دے، اے اللہ مجھے نور عطا فرما دے۔  
وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ جیبہ محمد و آلہ وصحبہ وسلم

## حاجت پوری ہونے کی دُعا

○ حضرت عطاء ابن ابی رباح فرماتے ہیں مجھے یہ حدیث شریف پہنچی  
ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کو سورۃ یسین پڑھے  
لے (شام تک) اس کی تمام حاجات پوری ہوں گی۔ (مشکوٰۃ)  
وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ جیبہ محمد و آلہ وصحبہ وسلم

## تکلیف سے بچنے کی دُعا

○ امام ترمذی نے نقل کیا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص  
صبح شام تین تین مرتبہ سورہ اخلاص قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ، سورۃ



قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْقَلْقِ ، قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھو لے تو  
یہ اسے ہر تکلیف کے لئے کافی ہیں۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

## سیدہ فاطمہ الزہرا کی دُعا

○ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی سیدہ فاطمہ  
الزہرا رضی اللہ عنہا کو اس دُعا کے پڑھنے کی تلقین فرمائی کہ اسے صبح شام  
پڑھا کریں۔ دُعا یہ ہے۔

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ أَصْلِحْ لِيْ شَاكِي  
كَلْبِيْ وَلَا تَكْنِيْ إِلَى نَفْسِيْ طُرُوْثَةً عَيْنِيْ۔

اے وہ ذات گرامی جو زندہ ہے اور سب کو قائم رکھے ہوئے ہے آپ  
کی رحمت کے واسطے سے آپ سے فرما دیکر تاہوں آپ میرے سب سے  
حالات درست فرمادیں اور مجھے پلک جھپکنے کے برابر بھی میرے نفس  
کے سپرد نہ فرمانا۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

## نیند نہ آنے تو یہ دُعا پڑھے

اللَّهُمَّ غَارَتْ النُّجُومُ وَهَدَّاتِ الْعِيُونُ وَأَنْتَ حَيُّ  
قَيُّوْمٌ لَا تَأْخُذُكَ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ

## أَهْدِنِي سُبُلَ رَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

اے اللہ ستارے دور چلے گئے اور آنکھوں نے آرام لیا اور تو زندہ ہے اور قائم رکھنے والا ہے تجھے نہ اونگھ آتی ہے نہ نیند اے حی و قیوم رات کو مجھے آرام دے اور میری آنکھ کو سلا دے۔  
وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد و آلہ وصحبہ وسلم

## اذانِ نعمت ہونے پر دعا

اللَّهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ  
إِتِّمِدْ بِمَنْ أُوَسِّيلَةً وَالْفَضِيلَةَ وَالْعِثَّةَ مَمَّا  
تَحْتَمُونَ الَّذِي وَعَدْتَهُ إِنَّكَ لَا تَخْلِفُ الْمِيعَادَ۔

اے اللہ اس پورے اعلان کے رب اور قائم ہونے والی نماز کے رب  
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ عطا فرما (جو جنت کا درجہ ہے)  
اور ان کو فضیلت عطا فرما اور ان کو مقام محمود پر پہنچا جس کا تُو نے  
ان سے وعدہ فرمایا ہے بیشک تُو وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔ مشکوٰۃ

## خدا کے غضب سے بچنے کی دعا

○ حسن حسین کے حوالے سے یہ دعا شریف نقل کی گئی ہے۔  
اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِعَافَاةِكَ  
مِنْ عَصُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ

## کَمَا أَتَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ

اے اللہ تعالیٰ میں تیری رضا کے ساتھ تیرے غضب سے پناہ چاہتا ہوں  
اور تیرے درگزر کے وسیلہ سے تیرے عذاب سے پناہ چاہتا ہوں،  
تیرے ہی ذریعہ تجھ سے معافی چاہتا ہوں اور تیری تعریف نہیں کر پایا  
جیسا کہ تو نے اپنی ذات کا ذکر کیا ہے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ جیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

## دس درجے بلند ہونے کی دُعا

مشکوٰۃ شریف میں یہ روایت احمد حدیث پاک منقول ہے۔ حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص فجر اور مغرب کے بعد دس مرتبہ یہ دُعا  
پڑھ لیا کرے تو اس کے نامہ اعمال میں ہر مرتبہ دس نیکیاں لکھی جائیں  
گے، دس گناہ مٹا دیئے جائیں گے، دس درجے بلند کر دیئے جائیں گے  
دُعا یہ ہے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ

الْحَمْدُ يَدِيهِ الْخَيْرُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ جیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

## سفر سے واپسی کی دُعا

أَيُّونَ تَأْتِيُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ.

ہم لوٹنے والے ہیں توبہ کرنے والے ہیں اللہ کی بندگی کرنے والے ہیں اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جمعرات کے دن سفر پر روانہ ہونے کو پسند فرماتے تھے (بخاری) واپسی پر چاشت کے وقت شہر میں داخل ہونا پسند فرماتے پھر مسجد میں جا کر دو رکعت نفل ادا فرماتے پھر گھر تشریف لے جاتے۔  
وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ جیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

## طواف کی دعا

سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ

أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

سیدنا ابو ہریرہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے طواف کیا اور یہ دعا پڑھتا رہا تو اس کے دس گناہ معاف کر دیے جائیں گے، دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور دس درجات بلند ہوں گے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ جیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

## جانکنی کی شدت سے بچنے کی دعا

اللَّهُمَّ أَعِزِّي عَلَى غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَكَرَاتِ الْمَوْتِ

اے اللہ تعالیٰ موت کی سختی میں میری مدد کرنا۔

جب موت قریب محسوس ہو تو یہ پڑھا جائے۔

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَالْحَقْنِي بِالسَّرْفِيِّ الْأَعْلَى

اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے اوپر والے ساتھیوں میں پہنچا دے۔

وَصَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ جَبِيهٍ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

## بد نظری سے بچنے کی دُعا

أُعِيذُكَ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ

وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ

پورے کلمات کے ساتھ تیری ذات سے پناہ چاہتا ہوں ہر شیطان سے ہر موزی جالور سے ہر بد نظری سے پناہ چاہتا ہوں۔

وَصَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ جَبِيهٍ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

## کسی بستی شہر میں داخل ہونے کی دُعا

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذِهِ الْقَرْيَةِ وَخَيْرَ مَا

حِيلَتْ أَقْصَاهُ أَعْرُجُكَ مِنْ شَرِّ هَذِهِ الْقَرْيَةِ

وَلَسْتُ عَلَيْهَا

اے اللہ تجھ سے اس بستی کی خیر مانگتا ہوں اور جس پر اس کی بنیاد ہوئی اس کی خیر چاہتا ہوں۔ اس بستی کے شر سے پناہ چاہتا ہوں اور جس

شر پر بنیاد ہوئی اس سے پناہ مانگتا ہوں۔

○ یہ دُعا بھی پڑھ لی جائے۔

اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهَا

اے اللہ تو ہمیں اس میں برکت دے۔

○ حصن حصین نے اسی عنوان پر ایک اور دُعا نقل کی ہے۔

اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاهَا وَحَبِّبْنَا إِلَى أَهْلِهَا وَحَبِّبْ صَالِحِي

أَهْلِهَا عَلَيْنَا

اے اللہ تو ہمیں اس کے پھل نصیب فرما اور یہاں کے لوگوں کے دلوں میں ہماری محبت اور یہاں کے نیک لوگوں کی محبت ہمارے دلوں میں پیدا کرنا۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ جیبہ محمد و آلہ وصحبہ وسلم

○

**کسی بھی مصیبت پر یہ دُعا پڑھی جائے**

إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاغِبُونَ اللَّهُمَّ اجْرِنِي فِي مُصِيبَتِي

وَاخْلُفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا

بیشک ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور ہم اللہ ہی کی طرف لوٹنے والے ہیں اے اللہ میری مصیبت میں اجر دے اور اس کے عوض مجھے اچھا بدل دے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ جیبہ محمد و آلہ وصحبہ وسلم

○

## زخم یا پھوڑا پھنسی پر یہ دُعا پڑھی جائے

بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةٌ اَرْضَنَا بِرُيْقَةٍ بَعْضُنَا لِيُشْفَى سَقِيمُنَا

بِاِذْنِ رَبِّنَا (حصنِ حصین)

میں اللہ تعالیٰ کے نام سے شفا چاہتا ہوں یہ ہماری زمین کی مٹی ہے جو ہم میں سے کسی کے تھوک میں ملی ہوئی ہے تاکہ ہمارے بیمار کو ہمارے رب کے حکم سے شفا ہو۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد و آلہ وصحبہ وسلم

## کسی بھی بیماری پر یہ دُعا پڑھی جائے

لَا يَأْسُ اِذْ هَبَ الْيَاسَ رَبِّ النَّاسِ اِشْفَا اَنْتَ الشَّافِي

وَلَا يَكْشِفُ الضُّرَّ اِلَّا اَنْتَ

کچھ ڈر نہیں اے لوگوں کے رب تکلیف دور فرما اور سفارے تو ہی شفا دینے والا ہے تیرے سوا کوئی تکلیف کو دور نہیں کر سکتا۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد و آلہ وصحبہ وسلم

## بخار سے شفا کی دُعا

بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِيْرِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ

عَرَقٍ نَّفَّارٍ وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ

اللہ کا نام لے کر شفا چاہتا ہوں جو بڑا ہے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں  
جو عظیم ہے جوش مارتی ہوئی آگ کے شر سے اور آگ کی گرمی کے  
شر سے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد و آلہ وصحبہ وسلم

## جلے کی شفا کی دُعا

اِذْ هَبَ الْبَاسُ رَبِّ النَّاسِ اِشْفِ اَنْتَ الشَّافِي لَا  
شَافِيَ اِلَّا اَنْتَ۔

اے تمام انسانوں کے رب تکلیف کو دور فرما تو شفا دے تیرے  
سوا کوئی شفا دینے والا نہیں۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد و آلہ وصحبہ وسلم





# ادعیہ دیارِ پاک

## گھر میں پڑھنے کی دُعا

اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ اللَّهُمَّ  
إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَمِنْ  
الْحَوْرِ بَعْدَ الْكُورِ وَمِنْ دَعْوَةِ الْمُظْلُومِ وَمِنْ سُوءِ  
الْمَنْظَرِ فِي الْأَهْلِ مَالٍ -

اے اللہ تو ہی سفر کا رفیق ہے اور تو ہی میرے گھر والوں کی خبر گیری کرنے  
والا ہے۔ اے اللہ میں سفر کی کلفتوں اور واپسی کی پریشانیوں سے اور  
نفع کے بعد نقصان اور مظلوم کی بددعا اور اہل و عیال اور مال کی بُری  
حالت دیکھنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد و آلہ وصحبہ وسلم

## گھر سے باہر نکلنے وقت کی دُعا

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُضَلَّمَ أَوْ أَجْهَلَ  
أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ  
إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ - اللَّهُمَّ وَفَّقْنِي لِمَا تَحِبُّ وَتَرْضَى

وَاعْصِمْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔

یا اللہ میں تجھ سے گمراہ ہونے یا گمراہ کیا جانے یا ظلم کرنے یا مظلوم ہونے یا بیوقوفی کرنے یا بیوقوف بنایا جانے سے پناہ طلب کرتا ہوں۔ اللہ کے نام سے اللہ پر ہی بھروسہ کرتے ہوئے سفر کا آغاز کرتا ہوں۔ نیکی کی طاقت برائی سے بچنے کی ہمت صرف اللہ بزرگ و برتر کی توفیق سے ہی ہے۔ اے اللہ جسے تو پسند کرے اور اچھا جانے اس کی توفیق دے اور مجھے شیطان مردود سے بچا۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد و آلہ وصحبہ وسلم

## گھروالوں کے لئے دعا

أَسْتُوذِعُكُمْ اللَّهُ الَّذِي لَا يُضِيعُ وَدَائِعَهُ

میں تمہیں اللہ کے سپرد کرتا ہوں جو اپنی امانتیں ضائع نہیں کرتا۔  
وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد و آلہ وصحبہ وسلم

## ست باب سے رخصت ہونے کا وقت دعا

أَسْتُوذِعُ اللَّهُ دِينَكُمْ وَإِيمَانَكُمْ وَنَحْوَاتَيْمَ أَعْمَالِكُمْ

میں تمہارا دین، تمہارا ایمان اور تمہارے کاموں کا انجام اللہ کے سپرد کرتا ہوں  
وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد و آلہ وصحبہ وسلم

## ریل تھام یا کسی سواری پر سوار ہونے کی دعا

اللَّهُ أَكْبَرُ - اللَّهُ أَكْبَرُ - اللَّهُ أَكْبَرُ - سُبْحَانَ الَّذِي  
سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ - وَإِنَّا إِلَى  
رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ.

اللہ سب سے بڑا ہے . اللہ سب سے بڑا ہے . اللہ سب سے بڑا ہے .  
جس نے اس سواری کو ہمارے بس میں کیا ورنہ ہم تو اس کو قابو میں نہ لا  
سکتے تھے اور ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں .  
وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

## بحری جہاز میں سوار ہونے کی دعا

بِسْمِ اللَّهِ فَجَّرَهَا وَمُرْسَفَاتٍ رَاقِي لَفَقُورٍ رَحِيمٍ  
رَبِّ أَنْزِلْنِي مُنْزَلًا مُبَارَكًا وَأَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِينَ -  
اللہ کے نام سے اس کا چلنا اور لنگر انداز ہونا ہے . میرا رب  
بخشنے والا مہربان ہے . میرے رب مجھے مبارک انداز میں اتارنا اور  
تو بہتر اتارنے والا ہے .

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمد وعلی  
آلہ وصحبہ وبارک وسلم

## مسجد حرام میں داخل ہونے کا وقت و دعا

بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ  
 اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ الْبُوابَ رَحْمَتِكَ وَاَدْخِلْنِيْ فِيْهَا۔ اَللّٰهُمَّ  
 اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مَقَامِيْ هٰذَا اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ  
 عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَاَنْ تُرَحِّمَنِيْ وَتَقْبَلَ عَشْرَتِيْ  
 وَتَغْفِرَ ذُنُوْبِيْ وَتَضَعَ عَنِّيْ وَذُرِّيْ وَصَلِّ اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ  
 وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ  
 وَسُلْطٰنِهِ الْمُتَدَيِّمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ  
 اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ  
 اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ جَمِيْعَ ذُنُوْبِيْ وَاَفْتَحْ لِيْ الْبُوابَ  
 رَحْمَتِكَ وَاَدْخِلْنِيْ جَنَّتِكَ۔

اللہ کے نام سے داخل ہو رہا ہوں۔ تمام حمد اللہ کے لئے اور تمام  
 درود و سلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اے اللہ میرے لئے  
 اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور مجھے ان میں داخل فرما۔  
 اے اللہ میں تجھ سے اپنے مقام پر سوال کرتا ہوں کہ تو ہمارے سردار  
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو تیرے بندے اور رسول ہیں پر رحمت

نازل فرما اور مجھ پر رحم فرما، میری معذرت قبول فرما اور میرے گناہ بخش دے اور مجھ سے میرا بوجھ دور فرما اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی اولاد پر رحمتیں اور سلامتی نازل فرما۔ میں پناہ مانگتا ہوں اللہ عظمت والے کی اور اس کی ذات کریمہ ہے اور اس کی بادشاہی قدیم ہے شیطان مردود سے۔ اللہ کے نام سے۔ تمام حمد اللہ ہی کے لئے ہے۔ درود و سلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اے اللہ میرے تمام گناہ معاف فرما دے اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور مجھے اپنی جنت میں داخل فرما۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ جیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

## خاندانِ کعبہ پر نظر پڑتے وقت دعا

○ اللَّهُ أَكْبَرُ. اللَّهُ أَكْبَرُ. اللَّهُ أَكْبَرُ. لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ.

اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔

○ أَعُوذُ بِرَبِّ الْبَيْتِ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَمِنْ ضَيْقِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ.

میں پناہ مانگتا ہوں اس گھر کے رب کی کفر سے تنگی رزق سے۔ تنگی صدر سے اور عذابِ قبر سے۔

○ اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَإِلَيْكَ يَرْجِعُ  
السَّلَامُ حِينَئِذِينَ يَا سَلَامُ وَأَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ  
تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ  
اللَّهُمَّ زِدْ بَيْتَكَ هَذَا تَعْظِيمًا وَتَشْرِيفًا  
وَمَهَابَةً وَزِدْ مِنْ تَعْظِيمِهِ وَتَشْرِيفِهِ مِنْ  
حُجَّةٍ وَعُمْرَةٍ تَعْظِيمًا وَتَشْرِيفًا وَمَهَابَةً.

اے اللہ تو سلام ہے، سلامتی تیری طرف سے ہے اور سلامتی تیری ہی  
طرف لوٹتی ہے۔ اے ہمارے رب ہمیں سلامتی کے ساتھ زندہ رکھ اور ہمیں  
سلامتی والے گھر میں داخل فرما۔ اے ہمارے رب تو بہت مبارک اور  
بہت اعلیٰ مرتبت ہے۔ اے جلال اور اکرام والے۔ اے اللہ اس گھر کی  
عزت، شرافت اور ہیبت اور بڑھا۔ جو لوگ حج اور عمرہ کرتے ہیں ان کی  
وجہ سے اسکی تعظیم، شرافت اور ہیبت میں اور اضافہ فرما۔

(یہی ہے دُعا حجرِ اسود کی زیارت ہونے پر پڑھیں)

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

## ○ عمرہ کیلئے احرام باندھنے کی نیت

اللَّهُمَّ إِنِّي أُرِيدُ الْعُمْرَةَ فَيَسِّرْهَا لِي وَتَقَبَّلْهَا مِنِّي  
اے اللہ میں عمرہ کا ارادہ کرتا ہوں تو اسے میرے لئے آسان فرما اور  
اسے مجھ سے قبول فرما۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

## تلبیہ

لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ . لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ  
إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ . لَا شَرِيكَ لَكَ .

میں حاضر ہوں میرے اللہ میں حاضر ہوں۔ میں حاضر ہوں تیرا کوئی  
شریک نہیں میں حاضر ہوں۔ تمام تعریفیں اور نعمتیں تیرے ہی لئے  
ہیں اور ملک بھی تیرا ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔  
وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

## تلبیہ کے بعد کی دعا

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ  
غَضَبِكَ وَمِنَ النَّارِ . اللَّهُمَّ أَحْرِمْ لَكَ شَعْرَتِي  
وَبَشَوْنِي وَحَيْوَتِي وَدَمِي مِنَ النِّسَاءِ وَالطَّيِّبِ وَكُلِّ  
شَيْءٍ حَرَّمَكَ عَلَى الْمُحْرِمِ ابْتِغَاءَ بَدَايِكَ وَجُحُكَ  
الْكَرِيمِ .

اے اللہ میں تجھ سے تیری رضا اور جنت طلب کرتا ہوں اور تجھ سے تیرے  
غضب اور جہنم سے پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ میں تیرے لئے اپنے بال  
اپنی کھال اپنا گوشت اپنا خون، عورتیں، خوشبو اور ہر وہ شے جو تو نے  
احرام والوں پر حرام کیا حرام کرتا ہوں۔ میں اس کے ساتھ صرف تیری  
بزرگ ذات کا طلب گار ہوں۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد و آلہ وصحبہ وسلم

## حد و حرم کی دعا

یعنی تقریباً ۲۳ کلومیٹر شہر مکہ سے پہلے اور یہی دعا شہر مکہ میں

داخلہ کی ہے۔

اللَّهُمَّ إِنَّا هَذَا حَرَمُكَ وَحَرَمُ رَسُولِكَ فَحَسْرَمِ

لِحِمِّي وَدَمِي وَعَظْمِي مِنَ النَّارِ. اللَّهُمَّ اهْتِنِي مِنْ

عِنْدَ إِبْنِكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ وَاجْعَلْنِي مِنْ أَوْلِيَاءِكَ

وَ أَهْلِ طَاعَتِكَ وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ

اے اللہ یہ تیرا اور تیرے رسول کا حرم ہے پس تو میرا گوشت، میرا خون

اور میری ہڈیاں جہنم پر حرام کر دے۔ اے اللہ مجھے اپنے عذاب سے اس

روز امن میں رکھنا جس روز تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا اور مجھے اپنے

دوستوں اور اطاعت گزاروں میں شامل فرما۔ مجھ پر توجہ فرما بے شک

تو ہی توجہ فرمانے والا مہربان ہے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد و آلہ وصحبہ وسلم

## شہر مکہ پر نظر پڑتے ہی پڑھنے کی دعا

اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي بِهَا قَرَارًا. وَارْزُقْنِي بِهَا حَلَالًا. اللَّهُمَّ

هَذَا الْبَلَدُ بِلَدِكَ وَالْبَيْتُ بِبَيْتِكَ جِئْتُ أَطْلُبُ رَحْمَتَكَ



وَأَرُوهُمُ أَسْئَلُكَ مَسْئَلَةَ الْمُضْطَرِّ إِلَيْكَ. أَلْمَشْفِقُ  
مِنْ عَذَابِكَ أَنْ تَسْتَقْبِلَنِي بِعَفْوِكَ وَأَنْ تَجَاوِزَ عَنِّي  
بِرُحْمَتِكَ وَأَنْ تُدْخِلَنِي جَنَّتِكَ.

اے اللہ مجھے اس میں سکون و قرار دے، رزقِ حلال دے، اے اللہ یہ  
شہر تیرا شہر ہے اور یہ گھر تیرا گھر ہے میں تیری رحمت کا طلبگار بن کر  
آیا ہوں، تیری اطاعت کا قصد کرتا ہوں، تجھ سے پریشان شخص سے جو  
تیرے عذاب سے ڈرتا ہے کی طرح سوال کرتا ہوں اپنی مہربانی سے میری  
معذرت قبول فرما، اپنی رحمت سے مجھے معاف فرما اور مجھے جنت میں  
داخل فرما۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ محمد وآلہ وصحبہ وسلم

## ○ مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ روانگی کی دُعا

رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ  
وَاَجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا. اَللّٰهُمَّ حَبِيْبُ  
الْيَتٰمِ الْمَدِيْنَةِ كَحَبِيْبِنَا مَكَّةَ اَوْ اَشَدَّ. اَللّٰهُمَّ اَجْعَلْ  
بِالْمَدِيْنَةِ ضِعْفِيْ مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبِرْكَاتِ

میرے رب مجھے سچے اور سچے مقام میں پہنچا اور سچے اور سچے مقام سے  
رخصت فرما اور آپ اپنی بارگاہ سے قوت دینے والی مدد عطا فرما،  
اے اللہ ہمارے لئے مدینہ طیبہ کو مکہ مکرمہ کی طرح بلکہ اس سے زیادہ  
محبوب بنا، اے اللہ مدینہ طیبہ میں مکہ مکرمہ کی نسبت دوگنا برکت

عطا فرما۔

وَصَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ جِيبِيهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

## مسجدِ نبوی میں داخل ہوتے وقت دعا

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ  
 اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَأَفْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ  
 اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي الْيَوْمَ مِنْ أَوْجِهٍ مَنْ تَوَجَّهَ إِلَيْكَ  
 وَأَقْرَبِ مَنْ تَقَرَّبَ إِلَيْكَ وَأَلْجَمُ مَنْ دَعَاكَ  
 وَابْتَغَى مَرْضَاتِكَ

اے اللہ ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج اور ہمارے  
 آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد پر رحمت فرما، اے اللہ میرے  
 گناہ معاف فرما میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے، اے  
 اللہ آج کے دن تیری طرف توجہ کرنے والوں میں سب سے زیادہ توجہ  
 کرنے والا بنا دے، تیرے قریب آنے والوں میں مجھے سب سے  
 زیادہ قریب فرما اور جنہوں نے تجھ سے دعائیں مانگیں اور تیری رضامندی  
 حاصل کی ان میں مجھے کامیاب فرما۔

وَصَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ جِيبِيهِ مُحَمَّدٍ

وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ

○

## حرامِ نبوی میں حاضری کی دُعا

اللَّهُمَّ هَذَا حَرَمُكَ وَحَرَمُ حَبِيبِكَ الْأَكْرَمِ فَخَرِّمِ  
لِحَبِيبي وَدَفِينِي وَعَظْمِي عَلَى النَّارِ - اللَّهُمَّ امْنِي مِنْ  
عَذَابِكَ يَوْمَ تَبْعَثُ بِبَارُكَ وَاجْعَلْنِي مِنْ أَوْلِيَاءِكَ  
وَ أَهْلِ طَاعَتِكَ وَتُبَّ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ.

اے اللہ تیرا اور تیرے حبیب پاک علیہ السلام کا حرم ہے پس میرا گوشت  
میرا خون، میری ہڈیاں جہنم پر حرام کر دے۔ اے اللہ مجھے اپنے عذاب سے  
جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا پناہ عطا فرمانا امن میں رکھنا۔  
مجھے اپنے اولیاء میں شامل فرما اور اطاعت گزاروں میں شامل فرما اور  
مجھ پر توجہ فرما بے شک تو ہی توجہ فرمانے والا مہربان ہے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی جیبہ محمد و آلہ وصحبہ وسلم





# مؤلف کی دیگر کتابلیفات

التائید فی التوحید

جنگ مصر

فیوضات فریدی

بہائی امرال اسلام

علم القرآن

مدینۃ الرسول

اسم اللہ تعالیٰ فی سبیل اللہ

سود اور اسلام

بلد الامین

قاریاں اور بائیکاٹ کی سختی

عصمت انبیاء

مکتوبات مدینہ

سیر برزخ

سیدتیق و عتیق

دہنما کے حج

درد و سلام

الحامد (ذمیت)

احرام والدین

نفساں دعا

قلب سلیم

فدۃ زکوٰۃ

منزل شوق

فطرت بنو آدم

المقالات العربیہ

تشریح عماریہ

شہباز قدس

الجماد

ذوق دعا

کلمات طیبات

آئینہ حق

مقالات طیبات

اسلام اور تصرف

تذکرہ

مکتبہ نظامیہ

مکتبہ نظامیہ جامعہ فریدیہ ساہیوال